mthanvi's

اشرف النبیین

شرح اردو

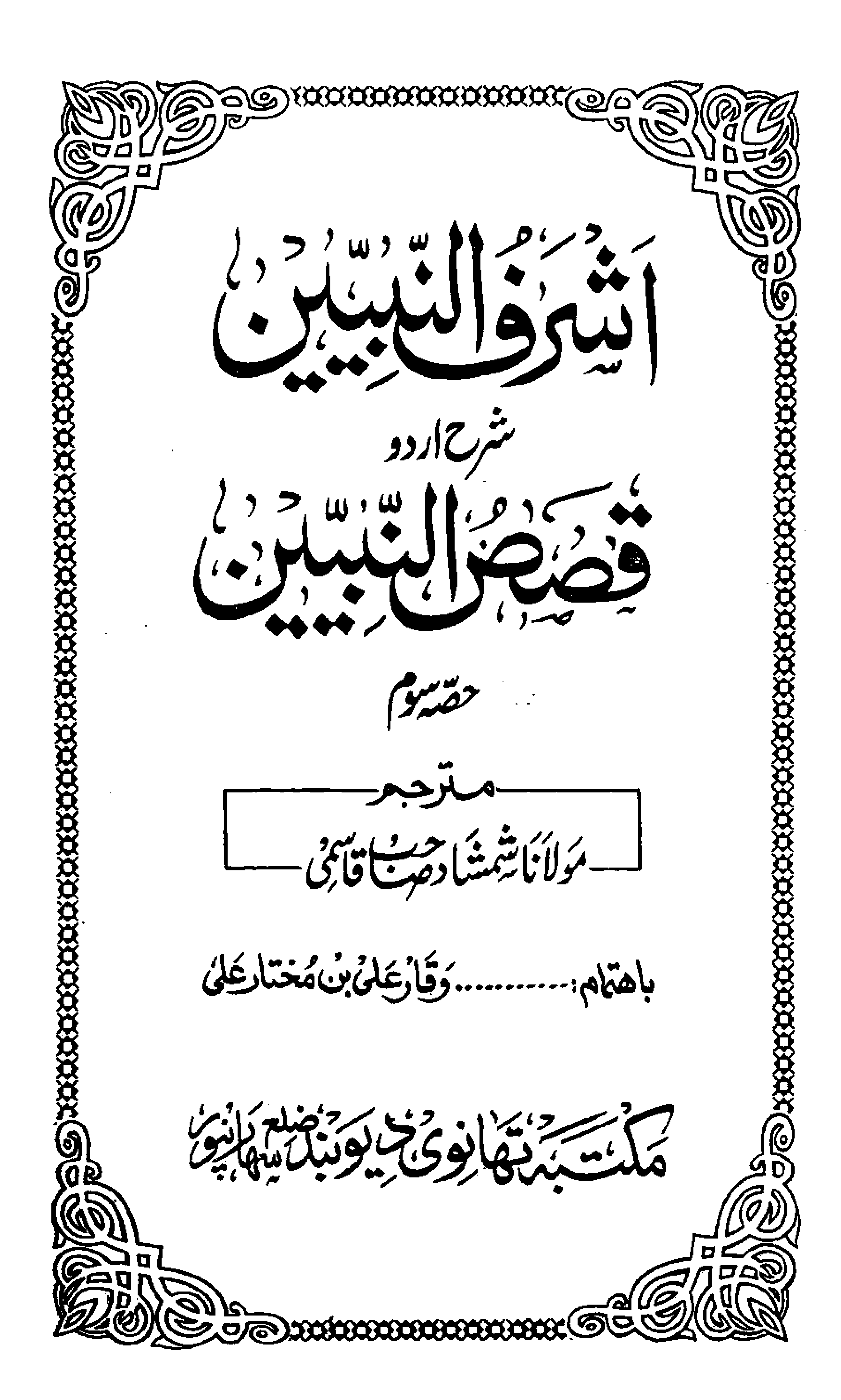
قصص النبیین

مترجم: مولانا شمشاد صاحب قاسمی

3

باهتمام — وقار علی بن مختار علی

مکتبہ تھانوی دیوبند



اشرف النبیین

شرح اردو

قصص النبیین

حصہ سوم

مترجم

مولانا شمشاد صاحب قاسمی

باہتمام:.........وقار علی بن مختار علی

مکتبہ تھانوی دیوبند ضلع سہارنپور

بیادگار

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رح

نام کتاب .... اشرف النبیین شرح اردو قصص النبیین

مترجم .... مولانا شمشاد صاحب قاسمی۔

ناشر .... مکتبہ تھانوی دیوبند

باھتمام .... وقار علی بن مختار علی

مطبع .... تھانوی آفسیٹ پرنٹرس

کتابت .... معین الدین پورنوی، دیوبند

سن طباعت ۲۰۰۹ء

ملنے کے پتے

مکتبہ تھانوی دیوبند .... مکتبہ الرشید دیوبند

فاران کمپنی دیوبند

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں
Maktaba -e- Thanvi Deoband
Visit us at: www.maktabathanvi.com
E mail: books@maktabathanvi.com
Phone-No 01336 222053(O) 222891 (FAx) 222891

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من كنعانَ إلىٰ مِصْرَ

کنعان سے مصر تک کا سفر

مفردات اِنْتَقَلَ اِنْتِقَالاً (افتعال) منتقل ہونا۔ أَوْلَادٌ، واحد: وَلَدٌ، لڑکے، فرزند۔ يَأْمُرُ، أَمَرَ أَمْراً (ن) حکم کرنا يَنْهٰى، نَهٰى نَهْياً (ف) روکنا، منع کرنا۔ يَرْعَوْنَ، رَعٰى رَعْياً (ف) بکری چرانا۔ يَحْلِبُوْنَ، حَلَبَ حَلْباً (ض) دودھ دوہنا۔ اَلْغَنَمُ، بکری، جمع: أَغْنَامٌ۔ اَلشَّاةُ، بکری۔ يَبِيْعُوْنَ، بَاعَ بَيْعاً (ض) فروخت کرنا، بیچنا۔ اَلصُّوْفُ، اون۔ عَبِيْدٌ، واحد: عَبْدٌ، غلام۔ خَدَمٌ، واحد: خَادِمٌ، نوکر۔ يَنْعَمُوْنَ، نَعِمَ نِعْمَةً (س) آرام وراحت سے رہنا، عیش وعشرت سے رہنا۔ يَصْنَعُوْنَ، صَنَعَ صُنْعاً (ف) بنانا، کرنا۔ أَرْسَلَ إِرْسَالاً (افعال) بھیجنا، روانہ کرنا۔ لَا يَطِيْبُ، طَابَ طِيْباً (ض) لذیذ ہونا، اچھا اور عمدہ ہونا۔ وَحِيْدٌ، تنہا۔ اَلْقُصُوْرُ، واحد: اَلْقَصْرُ، محل۔ أُسْرَةٌ، جمع: أُسَرٌ، خاندان، فیملی۔ سَيِّدٌ، جمع: سَادَةٌ، سردار، آقا۔ مَلِكٌ، جمع: مُلُوْكٌ، بادشاہ۔ أَحَبَّ إِحْبَاباً (افعال) چاہنا، محبت کرنا۔ نَاصِحٌ، جمع: نَاصِحُوْنَ، خیرخواہ۔ شَفِيْقٌ، مہربان۔ مشفق۔ مَاجِدٌ، بزرگ۔

ترجمہ: حضرت یعقوب علیہ السلام مصر کی جانب منتقل ہو گئے اور ان کے ساتھ ان کی اولاد بھی منتقل ہو گئی، وہ لوگ ملک مصر اس لیے منتقل ہو گئے کہ حضرت یوسف بن یعقوب علیہما السلام مصر کے سردار اور حاکم تھے، وہاں انہی کا حکم چلتا تھا، اور وہ لوگ کنعان میں بکریاں چرایا کرتے، بکری کا دودھ دوہتے اور اون بیچتے تھے، اور حضرت یوسفؑ کے غلام اور نوکر چاکر مصر میں کھاتے پیتے اور عیش سے رہتے تھے، لہٰذا وہ لوگ کنعان میں کیا کرتے؟ اور مصر کیوں نہیں جاتے؟ حضرت یوسفؑ نے حضرت یعقوبؑ کو اور ان کے اہل وعیال کو پیغام بھیج کر کنعان سے بلا بھیجا، حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ تو کھانا اچھا لگتا تھا اور نہ ہی پینا اچھا لگتا تھا تا آنکہ اپنے والد ماجد اور اپنے بھائیوں کو دیکھ لیں، اور ان کو کھانا پینا کیسے اچھا لگ سکتا تھا اور کیسے ان کو آرام دہ زندگی بھلی لگ سکتی تھی، جبکہ وہ مصر میں تنہا تھے؟ وہ محلوں میں کیا کرتے جبکہ ان کے والد اور بھائی کنعان کے اندر ایک چھوٹے سے گھر میں ہوں؟ حضرت یعقوب اور ان کی اولاد مصر آئی تو حضرت یوسفؑ نے ان سب کا استقبال کیا، اور ان لوگوں سے مل کر ان کو بہت خوشی ہوئی، مصر (کے باشندوں) نے اپنے آقا کے خاندان کا اور اپنے کریم بادشاہ کے گھر والوں کا استقبال کیا، اور ان سے مل کر بہت خوش ہوئے، مصر کے لوگوں نے اس شریف گھرانے سے محبت کی اس لیے کہ وہ لوگ حضرت یوسفؑ سے ان کے احسان اور لوگوں کے ساتھ ان کے حسن وسلوک کی وجہ سے محبت کرتے تھے، اور اس لیے کہ ان لوگوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی شکل میں ایک مہربان اور خیرخواہ بھائی کو دیکھا تھا، چنانچہ انہوں نے

حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت میں ایک کریم بزرگ باپ کو دیکھا، حضرت یعقوبؑ ملک کی سربرآوردہ اور مصر کی بزرگ ہستی تھی، مصر کے باشندے ان کے لیے بیٹوں کی مانند تھے، حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد کو مصر میں رہائش اختیار کرنا راس آگیا اور ملک مصر ان لوگوں کا وطن ہوگیا۔

بَعدَ یوسُف ــــــ حضرت یوسفؑ کے بعد

مفردات مَاتَ مَوْتاً (ن، س) مرنا، وفات پانا۔ حَزِنَ حُزْناً (س) غم زدہ ہونا، غمگین ہونا۔ دَفَنُوْا، دَفَنَ دَفْناً، (ض) گاڑنا، چھپانا، دفن کرنا۔ فَقَدُوْا، فَقَدَ فَقْداً (ض) گم کرنا، کھونا۔ بَکَوْا، بَکیٰ بُکَاءً (ض) رونا۔ نَسِيَ نِسْیَاناً (س) بھولنا، فراموش کرنا۔ أَحْزَان، واحد: حُزْنٌ، غم۔ لَمْ تُصِبْ، أَصَابَ إِصَابَةً (افعال) پہنچنا، لاحق ہونا۔ مُصِیْبَةٌ، جمع: مَصَائِبُ، مصیبت۔ عَزّیٰ تَعْزِیَةً (تفعیل) تعزیت کرنا، تسلی دینا۔ مَشیٰ مَشْیاً (ض) چلنا، جانا۔ السَّادَةُ، واحد: سَیِّدٌ، سردار، آقا۔ خَسَارَةٌ، جمع: خَسَارَات، نقصان، خسارہ۔ دَفِیْنٌ، مدفون۔ شَفِیْقٌ، مہربان، مشفق۔ رَحِیْمٌ، جمع: رُحَمَاءُ، رحم دل۔ مَلِكٌ، جمع: مُلُوْكٌ، بادشاہ۔ عَادِلٌ، جمع: عَادِلُوْنَ، انصاف پسند، عادل۔ أَرَاحَ، إِرَاحَةً (افعال) آرام وراحت دینا۔ العِبَاد، واحد: عَبْدٌ، بندے۔ أَزَالَ إِزَالَةً (افعال) زائل کرنا، دور کرنا، مَنَعَ مَنْعاً (ف) منع کرنا، روکنا

يَظْلِمُ، ظَلَمَ ظُلْمًا (ض) ظلم کرنا۔ الْقَوِيُّ، جمع: الْأَقْوِيَاءُ: طاقت ور۔ أَغَاثَ إِغَاثَةً (افعال) فریادرسی کرنا۔ أَجَارَ إِجَارَةً، (افعال) پناہ دینا۔ الْخَائِفُ، خوف زدہ۔ أَطْعَمَ إِطْعَامًا (افعال) کھلانا۔ الْجَائِعُ، جمع، جَائِعُونَ، بھوکا۔ هَدَىٰ، هِدَايَةً (ض) راہنمائی کرنا۔ دَعَا دَعْوَةً (ن) دعوت دینا، بلانا۔ قُدُومٌ، آمد۔ بَهَائِمُ، واحد: بَهِيمَةٌ، جانوروں۔ أَيَّامَ الْمَجَاعَةِ، قحط کا زمانہ۔ نَشْبَعُ، شَبِعَ شَبَعًا (س) چھکنا، سیراب ہونا۔ لَا نَنْسٰى، نَسِيَ نِسْيَانًا (س) فراموش کرنا، بھلانا۔

ترجمہ تھوڑے عرصے کے بعد حضرت یعقوبؑ کا انتقال ہوگیا تو حضرت یوسفؑ ان پر غم زدہ ہوئے اور مصر والے بھی ان پر غمگین ہوئے، اور انہوں نے مصر میں اپنے بڑے بزرگ کو دفن کردیا اور گویا کہ ان لوگوں نے اپنے باپ کو دفنا دیا ہو، اور کچھ عرصے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام بھی وفات پا گئے، چنانچہ وہ دن باشندگانِ مصر پر بڑا سخت دن تھا، مصر کے لوگ ان پر بہت زیادہ غم زدہ ہوئے اور کافی عرصے تک ان پر روتے رہے، لوگوں نے اپنے غموں کو بھلا دیا، اور ایسا محسوس ہونے لگا کہ اس دن سے پہلے ان کو کوئی مصیبت پہنچی ہی نہیں، اور انہوں نے حضرت یوسف ؑ کو بھی دفنا دیا اور ان لوگوں نے ایک دوسرے کی تعزیت کی، اور یوسفؑ کے سلسلے میں وہ لوگ برابر تھے، ہر چھوٹے نے اپنے باپ کو کھو دیا اور ہر بڑے نے اپنے بھائی کو کھودیا، لوگ حضرت یوسفؑ کے بھائیوں اور ان کے بیٹوں کے پاس ان کو تسلی دینے کے لیے گئے اور ان سے کہنے لگے:

اے سردار! آج آپ لوگوں کا نقصان ہمارے نقصان سے بڑھ کر نہیں ہے، یقیناً ہم لوگوں نے آج کے مدفون کی شکل میں ایک مہربان بھائی، رحم دل سردار اور ایک انصاف پسند بادشاہ کو کھودیا ہے، انہوں نے ہی بندوں (لوگوں) کو آرام وراحت پہنچائی اور ملک سے ظلم کو دور کردیا، انہوں نے ہی مظلوم کی فریادرسی کی، خوف زدہ کو پناہ دیا اور بھوکے کو کھانا کھلایا، انہوں نے ہی حق کی طرف ہماری راہنمائی کی، اور اللہ کی طرف ہم لوگوں کو بلایا، ان کی آمد سے پہلے ہم لوگ جانوروں کی طرح تھے، نہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے تھے اور نہ ہی آخرت کو پہچانتے تھے، انہوں نے ہی قحط کے زمانے میں ہماری فریادرسی کی، چنانچہ ہم لوگ کھاتے پیتے اور سیراب ہوتے تھے جبکہ لوگ دوسرے ملکوں میں مرتے تھے، یقیناً ہم لوگ اپنے کریم بادشاہ کو کبھی بھی بھلا نہیں سکتے، اور اے آقا! ہم لوگ اس کو بھی نہیں بھلا سکتے ہیں کہ آپ لوگ ان کے بھائی اور ان کے گھر والے ہیں، ہمارے آقا (یوسف) کو آپ لوگوں کی مصر آمد کے دن کتنی خوشی ہوئی تھی، اور ہم لوگوں کو اپنے آقا کی خوشی پر کتنی خوشی ہوئی تھی، لہٰذا یہ ملک آپ ہی کا ہے اور اے سرداران گرامی! ہم لوگ آپ کے لیے ویسے ہی ہیں جیسا کہ اپنے آقا کی زندگی میں تھے۔

بَنُواسرَائیلِ فِي مِصْرَ (بنی اسرائیل میں)



حَفِظَ حِفْظاً (س) یاد کرنا، محفوظ کرنا۔ الفَضْلُ، فضیلت۔ تَغَیَّرَت، تَغَیَّرَ تَغَیُّراً (تفعل) بدلنا،

الاَحْوَال، واحد: حَالٌ،حالت۔ فَسَدَتْ،فَسَدَ فَسَاداً (ن) بگڑنا،خراب ہونا۔ تَرَكُوا،تَرَكَ تَرْكاً (ن) چھوڑنا۔ سَقَطُوا،سَقَطَ سُقُوطاً (ن) گرنا۔ لَايَمْتَازُوْنَ،اِمْتَازَ اِمْتِيَازاً (افتعال) ممتاز ہونا۔ يَحْسُدُوْنَ، حَسَدَ حَسَداً (ن) حسد کرنا۔ يَحْتَقِرُوْنَ، اِحْتَقَرَ اِحْتِقَاراً (افتعال) حقیر سمجھنا۔ يَعْتَقِدُوْنَ،اِعْتَقَدَ اِعْتِقَاداً (افتعال) اعتقاد کرنا،یقین کرنا۔ اَلْمِصْرِيُّوْنَ،مصر والے۔ غَرِيْبٌ،جمع: غُرَبَاءُ، اجنبی،پردیسی۔ اِشْتَرٰى اِشْتِرَاءً (افتعال) خریدنا۔ يَحْكُمُ،حَكَمَ حُكْماً (ن) حکم کرنا،حکومت کرنا،فیصلہ کرنا۔ نَسِيَ نِسْيَاناً (س) بھلانا،فراموش کرنا۔

ترجمہ: عرصۂ دراز تک معاملہ ایسا ہی رہا، چنانچہ مصریوں نے اپنی کہی ہوئی باتوں کو محفوظ رکھا اور کنعانیوں کی فضیلت کو مانتے رہے، اور یہ کنعانی حضرات جن کو بنی اسرائیل کہا جاتا تھا، مال وعزت والے تھے، لیکن اس کے بعد لوگوں کے احوال بدل گئے، چنانچہ ان کے اخلاق بگڑ گئے اور انہوں نے اللہ کی طرف دعوت دینا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا چھوڑ دیا، اور دنیا پر ٹوٹ پڑے، نیز لوگ ان (کنعانیوں) کے تئیں بھی بدل گئے اور لوگ ان کو اس نظر سے نہیں دیکھا کرتے تھے جس نظر سے وہ لوگ ان کی طرف اور ان کے آباؤ اجداد کی طرف دیکھا کرتے تھے، اور وہ لوگ عام آدمیوں کی طرح ہو گئے، لوگوں کے درمیان ان کا امتیاز صرف نسب کے ذریعہ ہوتا تھا، اور لوگ ان (کنعانیوں) میں سے مالدار سے حسد کرنے لگے اور ان میں سے فقیر کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے اور مصر والے ان کی طرف اس طرح

دیکھنے لگے جیسے کوئی دوسرے ملک سے آیا ہوا پردیسی ہو اور مصر میں اس کا کوئی حق نہ ہو، مصر کے باشندگان یہ سمجھتے تھے کہ وہی ملک کے باشندے ہیں اور یہ کہ مصر مصریوں کا ہے، مصر کے باشندوں میں سے کچھ لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت یوسفؑ کنعان سے آئے ہوئے ایک پردیسی (مسافر) تھے، اور عزیز مصر نے ان کو خرید لیا تھا اور کنعان کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ملک مصر پر حکومت کرے، اور بہت سے لوگوں نے حضرت یوسفؑ کی فضیلت، ان کے کرم واحسان کو فراموش کر دیا۔

فِرعَونِ مِصرَ ——— (مصر کا فرعون)

مفردات عَرْشٌ، جمع: عُرُوشٌ، تخت (حکومت)۔ فَرَاعِنَةٌ، واحد: فِرعون، مصر کے بادشاہ کا لقب۔ مُلُوکٌ، واحد: مَلِكٌ، بادشاہ۔ یُبْغِضُوْنَ، أَبْغَضَ إِبْغَاضًا (افعال) نفرت کرنا، مبغوض رکھنا۔ جَبَّارٌ، زور آور، جبر و تشدد کرنے والا۔ یَسْتَحِقُّوْنَ، اِسْتَحَقَّ اِسْتِحْقَاقًا (استفعال) مستحق ہونا۔ نَوْعٌ، جمع: اَنْوَاعٌ، قسم۔ یَحْکُمُوْا، حَکَمَ حُکْمًا (ن) حکومت کرنا، حکم کرنا، فیصلہ کرنا۔ اَلْعَبِیْدُ، واحد، عَبْدٌ، غلام۔ یَخْدِمُوْا، خَدَمَ خِدْمَةً، (ض) خدمت کرنا۔ یُعَامِلُ، عَامَلَ مُعَامَلَةً (مفاعلة) معاملہ کرنا اَلْحَمِیْرُ، واحد: حِمَارٌ، گدھا۔ اَلدَّوَابُّ، واحد: دَابَّةٌ، چوپائے یَسْتَخْدِمُ، اِسْتَخْدَمَ اِسْتِخْدَامًا (استفعال) خدمت لینا، کام لینا۔ لَا یُعْطِی، أَعْطٰی إِعْطَاءً (افعال) دینا، عطا کرنا۔

قُوْتٌ، جمع: أَقْوَاتٌ، روزی، غذا۔ لَایُؤْمِنُ، اٰمَنَ إِیْمَانًا (افعال) ایمان رکھنا۔ رَبٌّ، جمع: أَرْبَابٌ، پروردگار، رب۔ اَلْاَعْلٰی، سب سے بلند و برتر۔ مَغْرُوْرٌ، مغرور، دھوکا کھائے ہوئے۔ قُصُوْرٌ، واحد: قَصْرٌ، محلات۔ قُوَّةٌ، جمع: قُوَّاتٌ وقُوًی، طاقت۔ اَلْاَنْهَارُ، واحد: نَهْرٌ، دریا، نہر۔ تَجْرِیْ، جَرٰی جَرَیَانًا (ض) بہنا، جاری ہونا۔ لَاتُبْصِرُوْنَ، أَبْصَرَ إِبْصَارًا (افعال) دیکھنا۔ خَلِیْفَةٌ، جمع: خُلَفَاءُ، خلیفہ، نائب۔ یَغْضَبُ، غَضِبَ غَضَبًا (س) غصہ ہونا۔ دَعَا دَعْوَةً (ن) بلانا، دعوت دینا۔ أَطَاعَ إِطَاعَةً (افعال) اطاعت کرنا، فرمانبرداری کرنا۔ اِمْتَنَعَ اِمْتِنَاعًا (افتعال) رکنا، باز رہنا۔ اِشْتَدَّ اِشْتِدَادًا (افتعال) سخت ہونا، بڑھ جانا۔

ترجمہ مصر کے تخت پر فرعون مصر کے بادشاہ قابض ہو گئے جو بنی اسرائیل سے بہت زیادہ نفرت کرتے تھے، مصر کے تخت پر انتہائی ظالم بادشاہ قابض ہو گیا، وہ بنی اسرائیل کو انبیاء کی اولاد میں سے نہیں سمجھتا تھا، نیز وہ ان کو مصر کے کریم بادشاہ حضرت یوسف ؑ کے گھرانے میں سے نہیں سمجھتا تھا بلکہ وہ ان کو رحمت اور انصاف کا مستحق انسان بھی نہیں سمجھتا تھا، وہ سمجھتا تھا کہ اس کی قوم "قبط" ایک الگ قسم سے تعلق رکھتی ہے اور بنی اسرائیل دوسری قسم سے تعلق رکھتے ہیں، قوم "قبط" بادشاہوں کی قسم میں سے ہے وہ حکومت کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے اور بنی اسرائیل غلاموں کی قسم میں سے ہیں وہ خدمت کرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے۔ فرعون بنی اسرائیل کے ساتھ گدھوں اور جانوروں (چوپایوں) جیسا کہ معاملہ کرتا تھا جن سے انسان دن بھر کام

لیتا ہے اور ان کو صرف ایک دن کی خوراک دے دیتا ہے، فرعون انتہائی متکبر، ظالم بادشاہ تھا وہ اپنے سے بڑھ کر کسی کو سمجھتا ہی نہیں تھا، وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا، بلکہ وہ کہا کرتا تھا "میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں" اس کو اپنی بادشاہت، محلوں اور طاقت پر بڑا غرور تھا، اور کہتا تھا: کیا میرے لیے مصر کی بادشاہت نہیں ہے اور یہ نہریں نہیں ہیں جو میرے نیچے سے بہتی رہتی ہیں؟ کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ شاہِ بابل نمرود کا خلیفہ ہو، اور اس کو بہت غصہ آتا تھا جب اس کو معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اس سے بڑا کسی کو سمجھتا ہے، وہ لوگوں کو اپنی عبادت اور اپنے سجدے کی طرف بلاتا تھا، لوگوں نے اس کی اطاعت کی اور بنی اسرائیل باز رہے اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے اور اللہ کے رسولوں پر ایمان رکھتے تھے، فرعون کا غصہ بنی اسرائیل پر انتہائی سخت ہو گیا۔

ذَبحُ الأَطفَال ـــــ (بچّوں کو ذبح کرنا)

مُفردات كَاهِنٌ، جمع: كُهَّان، غیب کی باتیں بتانے کا دعوی کرنے والا۔ يُوْلَدُ، وَلَدَ وِلَادَةً (ض) جننا، پیدا کرنا۔ مَوْلُوْدٌ، بچہ۔ الشُّرْطَةُ، واحد: شُرْطِيٌّ، پولس۔ يَذْبَحُوْا ذَبَحَ ذَبْحًا (ف) ذبح کرنا۔ يَشَاءُ، شَاءَ مَشِيْئَةً (ف) چاہنا يَتْرُكُ، تَرَكَ تَرْكًا، چھوڑنا۔ صَاحِبُ الغَنَمِ، بکریوں کا مالک، اِنْتَشَرَتْ، اِنْتِشَارًا (افتعال) پھیل جانا۔ يُفَتِّشُوْنَ، فَتَّشَ تَفْتِيْشًا،

(تفعیل) تفتیش کرنا، چھان بین کرنا۔ یَبْحَثُوْنَ، بَحَثَ بَحْثًا (ف) تلاش کرنا۔ النَّعْجَةُ، جمع: نِعَاجٌ، بھیڑ۔ عَاشَتْ، عَاشَ عَیْشًا (ض) زندگی گذارنا۔ الذِّئَابُ، واحد: الذِّئْبُ، بھیڑیا۔ الغَابَةُ، جمع: الغابات، جنگل۔ الحیَّاتُ، واحد: الحَیَّةُ، سانپ۔ العَقَارِبُ واحد: العقربُ، بچھو۔ لَمْ یَتَعَرَّضْ، تَعَرَّضَ تَعَرُّضًا (تفعل) چھیڑنا۔ مَمْلَکَةٌ، حکومت۔ أُلُوْفٌ، واحد: أَلْفٌ، ہزاروں۔ الأطفال واحد: طِفْلٌ، بچے۔ أُمَّهَاتٌ، واحد: أُمٌّ، ماؤں۔ عَسِیْرٌ، مشکل، دشوار۔ رِثَاءٌ، مرثیہ۔ مِائَتُ، واحد: مِائَةٌ، سینکڑوں۔ عَلَا، عُلُوًّا (ن) بلند ہونا، سر اٹھانا۔ شِیَعٌ، واحد: شِیْعَةٌ، جماعت، گروہ۔ یَسْتَضْعِفُ، اِسْتَضْعَفَ اِسْتِضْعَافًا (استفعال) کمزور سمجھنا۔ یُذَبِّحُ، ذَبَّحَ تَذْبِیْحًا (تفعیل) ذبح کرنا۔ یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیٰی اِسْتِحْیَاءً (استفعال) زندہ چھوڑنا۔ المُفْسِدُوْنَ، واحد: المُفْسِدُ، فساد برپا کرنے والا۔

ترجمہ: ایک قبطی کاہن فرعون کے پاس گیا اور اس سے کہا: بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جس کے ہاتھ پر آپ کی بادشاہت ختم ہو جائے گی، فرعون مارے غصہ کے پاگل ہوگیا اور اس نے اپنی پولس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بچہ بھی پیدا ہو اس کو ذبح کردیں، فرعون اپنے آپ کو لوگوں کا پروردگار سمجھتا تھا، جس کو چاہے ذبح کردے اور جس کو چاہے چھوڑ دے، بکریوں کے مالک کی طرح کہ وہ اپنی بکریوں میں سے جس کو چاہتا ہے ذبح کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے چھوڑ دیتا ہے، پولس والے پورے مصر میں پھیل گئے

اور چھان بین اور تلاش کرنے لگے پس جب ان کو بنی اسرائیل میں پیدا ہونے والے کسی بچے کا علم ہوتا تو وہ اس کو لے کر ذبح کر ڈالتے تھے جیسا کہ بھیڑ کو ذبح کیا جاتا ہے، بھیڑیے جنگل میں زندگی گذاریں اور سانپ اور بچھو شہر میں زندہ رہیں ان کو کوئی چھیڑنے والا نہیں، لیکن بنی اسرائیل کے کسی بچے کو فرعون کی حکومت اور ملک میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا، ہزاروں بچے اپنے باپ اور اپنی ماؤں کے سامنے ذبح کر دیے گئے، جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تھا وہ دن انتہائی مشکل ہوتا تھا، اور وہ دن غم اور رونے کا دن ہوتا تھا، جس دن بنی اسرائیل میں کوئی بچہ جنم لیتا تھا وہ تعزیت اور مرثیہ کا دن ہوتا تھا سینکڑوں بچے عید الاضحیٰ کی طرح ایک ہی دن میں ذبح کر دیے جاتے تھے جس طرح ایک ہی دن (عید الاضحیٰ) میں سینکڑوں بکریاں، بھیڑ اور گائیں ذبح کر دی جاتی ہیں، بے شک فرعون نے زمین (ملک) میں سر اٹھا رکھا تھا اور اس کے باشندوں کو مختلف گروہ میں تقسیم کر رکھا تھا، ان میں سے ایک گروہ کو کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا، اور وہ فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔

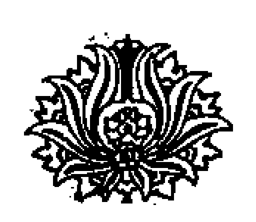
وِلَادَةُ مُوسٰی ـــــ (حضرت موسیٰؑ کی پیدائش)



أَرَادَ إِرَادَةً (افعال) ارادہ کرنا، چاہنا۔ يَخَافُ، خَافَ خَوْفاً (س) ڈرنا، اندیشہ کرنا۔ يَحْذَرُ، حَذِرَ

حَذَرًا (س) اندیشہ کرنا، خوف کرنا۔ قَدَّرَ، تَقْدِیْرًا (تفعیل) مقدر کرنا۔ خَلَاصٌ، چھٹکارا۔ یُخْرِجُ، أَخْرَجَ إِخْرَاجًا (افعال) نکالنا۔ عِبَادَۃٌ، پوجا، پرستش۔ الظُّلُمَاتُ، واحد: الظُّلْمَۃُ، تاریکیاں۔ عَلَی الرَّغْمِ، ناپسندیدگی کے باوجود۔ جُنُوْدٌ، واحد: جُنْدٌ، فوجیں۔ أَشْهُرٌ، واحد: شَهْرٌ، مہینہ، ماہ۔ رَقَابَۃٌ، نگرانی، ہوشیاری۔

ترجمہ لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جس چیز کا فرعون کو خوف اور اندیشہ ہے وہ واقع ہوجائے، وہ بچہ پیدا ہوگیا جس کے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے فرعون کی حکومت اور بادشاہت کا زوال مقدر کردیا تھا، وہ بچہ پیدا ہوگیا جس کے ہاتھ بنی اسرائیل کی خلاصی کو اللہ تعالیٰ نے مقدر کردیا تھا وہ بچہ پیدا ہوگیا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کردیا تھا کہ وہ انسانوں کو انسان کی پرستش سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف نکال کر لائے گا، وہ بچہ پیدا ہوگیا جس کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر کردیا تھا کہ وہ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال کر لائے گا، فرعون اور اس کی فوجوں کی ناپسندیدگی کے باوجود حضرت موسیٰ بن عمران کی پیدائش ہوگئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام ان کی ہوشیاری (نگرانی) کے باوجود تین ماہ تک زندگی گذارتے رہے۔



فِي النِّيـل ـــــ (دریائے نیل میں)

مفردات خَافَتْ، خَافَ خَوْفاً (س) ڈرنا، خوف کرنا، اندیشہ کرنا، عَـدُوٌّ، جمع: أَعْدَاءٌ، دشمن۔ مِرْصَادٌ، گھات۔ اختطفت، اِخْتَطَفَ اِخْتِطَافاً (افتعال) اچک لینا۔ الشُّرْطَةُ، واحد: شُرْطِيٌّ، پولس، سپاہیوں۔ عَشَرَاتٌ، واحد: عَشَـرَةٌ، دسیوں۔ الأَطْفَال، واحد: طِفْلٌ، بچوں۔ حِجْرٌ، جمع: حُجُورٌ، گود۔ الأُمَّهَاتُ، واحد: أُمٌّ، ماؤں۔ أُسْرَةٌ، جمع: أُسَـرٌ، خاندان۔ تَصْنَعُ، صَنَعَ صُنْعًا (ف) کرنا۔ المِسْكِينَةُ، بے چاری۔ تُخْفِيْ، أَخْفٰى إِخْفَاءً، (افعال) چھپانا۔ عُيُونٌ، واحد: عَيْنٌ، آنکھ۔ الغُرَابُ، جمع: غِرْبَانٌ، کوا۔ شَامَّةٌ، سونگھنے کی صلاحیت۔ النَّمْلُ، واحد: نَمْلَةٌ، چیونٹیاں۔ أَغَاثَ إِغَاثَةً، (افعال) فریادرسی کرنا، مدد کرنا۔ أَلْهَمَ إِلْهَامًا (افعال) الہام کرنا۔ دل میں کسی بات کا ڈالنا۔ تُلْقِيْ أَلْقٰى إِلْقَاءً (افعال) ڈالنا۔ اَلْحَنُونَ، مہربان۔ يُرْضِعُ، أَرْضَعَ إِرْضَاعًا (افعال) دودھ پلانا۔ يَتَنَفَّسُ، تَنَفَّسَ تَنَفُّسًا، (تفعل) سانس لینا۔ فَكَّرْتُ، فَكَّرَ تَفْكِيْرًا (تفعیل) غور وفکر کرنا۔ سوچنا۔ تَوَكَّلْتُ، تَوَكَّلَ تَوَكُّلاً (تفعل) توکل کرنا، بھروسہ کرنا۔ اِعْتَمَدْتُ، اِعْتَمَدَ اِعْتِمَاداً (افتعال) اعتماد کرنا، بھروسہ کرنا۔ جَزِعَ جَزَعًا (س) گھبرانا، ڈرنا۔ أَوْحٰى إِيْحَاءً (افعال) وحی بھیجنا، دل میں کسی بات کا ڈالنا۔ اليَمُّ، دریا، سمندر۔ رَادٌّ، لوٹانے والا

اَلْمُرْسَلِیْنَ، واحد: اَلْمُرْسَلُ، رسول، پیغمبر۔

ترجمہ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اپنے خوبصورت بیٹے کے بارے میں اندیشہ لگا رہا اور ان کو کیسے اندیشہ نہیں رہتا جبکہ بچوں کے دشمن گھات میں لگے تھے؟ اور کیسے ان کو اندیشہ نہیں ہوتا جبکہ سپاہیوں نے دسیوں بچوں کو ماؤں کی گود سے ان کے گھر والوں کی موجودگی میں اچک لیا تھا، بے چاری ماں کیا کرتی اور اس خوبصورت بچے کو کہاں چھپاتی جبکہ پولس والوں کی کوے جیسی نگاہیں اور چیونٹی کی طرح سونگھنے کی حس تھی، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے بے چاری ماں کی مدد کی اور ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ بچے کو صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دے، اللہ اکبر! مہربان ماں اپنے بچے کو ایک صندوق میں رکھ کر کیسے اس کو دریائے نیل میں ڈال سکتی ہے؟ صندوق میں بچے کو کون دودھ پلائے گی؟ اور صندوق میں بچہ سانس کیسے لے گا؟ مہربان ماں نے ان تمام چیزوں کو سوچا، لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر اعتماد کیا، اور بچے کے لیے گھر بھی صندوق سے زیادہ محفوظ نہیں تھا، یہاں پولس والے ہر جگہ موجود ہیں اور بچوں کے دشمن گھات میں لگے ہوئے ہیں، اور پولس والوں کی کوّے جیسی آنکھیں اور چیونٹیوں جیسی سونگھنے کی حس تھی، بے چاری ماں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو بجالایا اور اپنے خوبصورت بچے کو ایک صندوق میں رکھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا، مہربان ماں گھبرائی بھی پھر اس نے صبر کیا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور ہم نے موسیٰ کی ماں کے پاس وحی بھیجی کہ تم اس کو دودھ پلاؤ، پس جب تم کو اس کے بارے میں اندیشہ ہو تو تم اس کو سمندر میں

ڈال دینا اور خوف مت کرنا اور نہ ہی غم کرنا، بے شک ہم اس کو تمہارے پاس واپس لائیں گے اور ہم اس کو رسولوں میں سے بنائیں گے۔

فِي قَصْرِ فِرْعَوْنَ ــــ (فرعون کے محل میں)

مُفردات قُصُوْرٌ، واحد: قَصْرٌ، محلات، محلوں۔ شَاطِئٌ، جمع: شَوَاطِئُ، کنارہ۔ يَتَنَقَّلُ، تَنَقَّلَ تَنَقُّلًا (تفعل) منتقل ہونا۔ يَتَنَزَّهُ، تَنَزَّهَ تَنَزُّهًا (تفعل) تفریح کرنا۔ بَصَرٌ، جمع: أَبْصَارٌ، نگاہ۔ تَلْعَبُ، لَعِبَ لَعِبًا (س) کھیلنا۔ أَمْوَاجٌ، واحد: مَوْجٌ، موج۔ تُقَبِّلُ، قَبَّلَ تَقْبِيْلًا (تفعیل) چومنا، بوسہ لینا۔ خَشَبَةٌ، لکڑی کا ٹکڑا، تختہ۔ سَقَطَتْ، سَقَطَ يَسْقُطُ سُقُوْطًا، (ن) گرنا۔ قَرُبَ، قُرْبَةً (ک) قریب ہونا۔ أَمَرَ أَمْرًا (ن) حکم دینا۔ الخَدَمُ، واحد: الخَادِمُ، نوکر۔ أَخْرَجَ إِخْرَاجًا (افعال) نکالنا۔ يَبْتَسِمُ، اِبْتَسَمَ اِبْتِسَامًا (افتعال) مسکرانا۔ تَحَيَّرَ تَحَيُّرًا (تفعل) متحیر ہونا، حیران ہو جانا۔ ضَمَّتْ، ضَمَّ ضَمًّا (ن) ملانا۔ صَدْرٌ، جمع: صُدُوْرٌ، سینہ۔ شَفَعَتْ، شَفَعَ شَفَاعَةً (ف) سفارش کرنا، پیروی کرنا۔ قُرَّةٌ، ٹھنڈک۔ لَا تَقْتُلُوْا، قَتَلَ قَتْلًا (ن) قتل کرنا۔ نَتَّخِذُ، اِتَّخَذَ اِتِّخَاذًا (افتعال) بنانا۔ لَمْ يَهْتَدِ، اِهْتَدٰى اِهْتِدَاءً (افتعال) رہنمائی حاصل کرنا۔ يُرَبِّي، رَبّٰى تَرْبِيَةً (تفعیل) تربیت کرنا، پرورش کرنا۔ أَخْطَأَ إِخْطَاءً (افعال) غلطی کرنا، چوکنا۔ اِلْتَقَطَ اِلْتِقَاطًا (افتعال) اٹھالینا، اچک لینا۔

ترجمہ: دریائے نیل کے کنارے فرعون کے بہت سارے محلات تھے، وہ ایک محل سے دوسرے محل منتقل ہوتا رہتا تھا، اور دریائے نیل کے کنارے تفریح کرتا رہتا تھا، ایک دن وہ دریائے نیل کے کنارے بیٹھ کر تفریح کر رہا تھا اور اپنے پیروں کے نیچے بہتے ہوئے دریا کو دیکھ رہا تھا، اور اس کے ساتھ ملکۂ مصر بھی تھی جو بادشاہ کے ساتھ تفریح کر رہی تھی اور دریائے نیل کو دیکھ رہی تھی جبکہ وہ بہہ رہا تھا، جس وقت وہ دونوں تفریح کر رہے تھے کہ اچانک ان دونوں کی نگاہ ایک صندوق پر پڑی جس سے دریائے نیل کی موجیں کھیل رہی تھیں گویا کہ وہ اس کو بوسہ لے رہی ہوں (ملکہ نے کہا:) میرے سرتاج! کیا آپ وہ صندوق دیکھ رہے ہیں؟ (فرعون نے کہا:) نیل میں صندوق کہاں؟ وہ تو لکڑی کا تختہ ہے جو دریائے نیل میں گر گیا ہے، (ملکہ نے کہا:) نہیں، سرتاج! وہ تو ایک صندوق ہی ہے، صندوق قریب ہوا تو لوگوں نے کہا: ہاں ہاں یہ صندوق ہے، بادشاہ نے ایک نوکر کو حکم دیا اور کہا: اس صندوق کو لے کر آؤ، نوکر گیا اور صندوق نکال لایا، جب صندوق کھولا گیا تو اس میں ایک خوبصورت لڑکا تھا جو مسکرا رہا تھا، لوگ حیران رہ گئے، ہر ایک شخص اس کو اٹھاتا اور دیکھتا تھا، فرعون کو بھی حیرانی ہوئی اور اس کو دیکھا، بعض نوکر نے کہا: بے شک یہ بچہ اسرائیلی ہے اور بادشاہ کو چاہیئے کہ اس کو ذبح کر دے، ملکہ نے بھی اس کو دیکھا تو اس بچہ کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی، چنانچہ اس کو اپنے سینے سے چمٹالیا اور اس کو چومنے لگی، اور اس نے بادشاہ سے اس کے لیے سفارش کی اور بولی: یہ میرے اور آپ کے آنکھ کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا، اس کو

مت قتل کیجیے، ہوسکتا ہے کہ یہ ہم کو نفع دے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں گے اس طرح حضرت موسیٰ بن عمران فرعون کے محل میں داخل ہوئے اور فرعون اور اس کی پولس کی ناپسندیدگی کے باوجود زندہ رہے، پولس کو اس اسرائیلی بچہ کی طرف راہنمائی حاصل نہ ہوسکی، حالانکہ ان کی آنکھیں کوے جیسی اور سونگھنے کی صلاحیت چیونٹیوں جیسی تھی، اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بچوں کا دشمن فرعون ایک ایسے بچے کی پرورش کرے جس کے ہاتھ سے اس کی بادشاہت کا خاتمہ ہوجائے گا۔ بے چارا فرعون حضرت موسیٰ کے معاملے میں غلطی کر بیٹھا اور اس کے ساتھ اس کا وزیر ہامان اور اس کے فوجی بھی غلطی کر بیٹھے، آل فرعون نے اس کو اٹھالیا تاکہ وہ ان کے لیے دشمن اور غم کا سبب بن جائے۔ بے شک فرعون، ہامان اور اس کی فوج سب کے سب خطا کار تھے۔

مَنْ يُرْضِعُ الطِّفلَ ۔ (بچے کو دودھ کون پلائے گی)

مفردات

لُعْبَةٌ، جمع: لُعَبٌ، کھلونا۔ لَهْوٌ، کھیل کود۔ يَأْخُذُ، أَخَذَ أَخْذًا (ن) لینا۔ يُقَبِّلُ، قَبَّلَ تَقْبِيلًا، (تفعیل) چومنا، بوسہ دینا۔ يُحِبُّ، أَحَبَّ إِحْبَابًا (افعال) چاہنا، محبت کرنا۔ يَمْدَحُ، مَدَحَ مَدْحًا (ف) تعریف کرنا۔ سَيِّدَاتٌ، واحد سَيِّدَةٌ، مالکن۔ خَدَمٌ، واحد: خَادِمٌ، نوکر۔ مُرْضِعٌ، جمع: مُرْضِعَاتٌ، دودھ پلانے والی۔ يَبْكِي، بَكَى، بُكَاءً (ض) رونا۔ يَأْبَىٰ، أَبَىٰ إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔ ثَالِثَةٌ، تیسری۔ رَابِعَةٌ، چوتھی۔

خَامِسَةٌ پانچویں۔ عَجَبًا، تعجب ہے، عجیب بات ہے۔ لَایَرْتَضِعُ، اِرْتَضَعَ اِرْتِضَاعًا (افتعال) دودھ پینا۔ اجتھدتُ، اِجْتَھَدَ اِجْتِھَادًا (افتعال) کوشش کرنا، جدوجہد کرنا۔ المَرَاضِعُ، دودھ پلانے والی عورتیں۔ تَسُرُّ، سَرَّ سُرُوْرًا (ن) خوش کرنا۔ تَنَالُ، نَالَ نَیْلًا (س) حاصل کرنا، لینا۔ جَائِزَۃٌ جمع: جَوَائِزُ انعام۔ حَرَّمَ، تَحْرِیْمًا (تفعیل) حرام کرنا۔ شُغْلٌ جمع: أَشْغَالٌ، کام۔ مشغولیت۔ مَضٰی، مُضِیًّا (ض) گذرنا۔

ترجمہ نیا اور خوبصورت بچہ محل کا کھلونا اور گھر کے کھیل کود کی چیز بن گیا تھا، ہر شخص اس کو اٹھاتا اور اس کو چومتا، ہر ایک اس سے محبت کرتا اور اس کی تعریف کرتا اس لیے کہ ملکہ اس کو بہت زیادہ چاہتی تھی، لہٰذا محل کی دیگر معزز خواتین اس سے کیسے محبت نہیں کرتیں اور محل کے نوکر چاکر اس کو کیسے نہیں چاہتے، ہر ایک شخص اس کو لیتا اور اس کو چومتا، اس لیے کہ بچہ خوبصورت تھا، ملکہ نے ایک دودھ پلانے والی (دائی) کو بلوایا جو اس بچہ کو دودھ پلائے، پس وہ آئی اور بچہ کو لیا، لیکن بچہ رونے لگا اور دودھ پینے سے انکار کرنے لگا، ملکہ نے دوسری دودھ پلانے والی عورت کو بلوایا، وہ حاضر ہوئی اور بچہ کو لیا، لیکن بچہ رونے اور انکار کرنے لگا، اسی طرح تیسری، چوتھی اور پانچویں آئی لیکن بچہ روتا اور انکار کر دیتا، لوگوں کو تعجب ہوا کہ بچہ دودھ کیوں نہیں پیتا ہے اور کس وجہ سے روتا ہے؟ دودھ پلانے والی عورتوں (دائیوں) نے کافی کوشش کی، بچے کو دودھ پلانے کی تاکہ ملکہ کو خوشی حاصل ہو اور وہ ان سے انعام حاصل کرے، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر دودھ پلانے والی

عورتوں کو حرام کردیا اور بچہ محل کی گفتگو کا موضوع اور گھر کا کام بن گیا، اے بہن! کیا تم نے اس نئے بچے کو دیکھا ہے؟ ہاں! میں نے اس کو دیکھا ہے، وہ انتہائی خوبصورت بچہ ہے لیکن وہ تو عجیب وغریب بچہ ہے وہ عام بچوں کی طرح نہیں ہے وہ تو دودھ نہیں پیتا ہے جب کوئی دودھ پلانے والی عورت اس کو لیتی ہے تو وہ رونے اور دودھ پینے سے انکار کرنے لگتا ہے، بے چارہ کیسے زندہ رہے گا؟ ہاں کئی دن گذر گئے ہیں اس نے دودھ نہیں پیا ہے۔

فِي حِجْرِ اُمِّهٖ ـــــــ (اپنی ماں کی گود میں)

مفردات حِجْرٌ، جمع: حُجُوْرٌ، گود۔ الْحَنُوْنُ، مہربان۔ حَيٌّ، جمع: أَحْيَاءٌ، زندہ۔ وَعَدَ وَعْدًا (ض) وعدہ کرنا۔ يَرُدُّ، رَدَّ رَدًّا (ن) واپس کرنا، لوٹانا۔ تَبْحَثُ، بَحَثَ بَحْثًا، (ف) تلاش کرنا۔ يَتَحَدَّثُوْنَ، تَحَدَّثَ تَحَدُّثًا (تفعل) گفتگو کرنا۔ وَقَفْتَ، وَقَفَ وَقُوْفًا (ض) ٹھہرنا، کھڑا ہونا۔ جَرَّبْتَ، جَرَّبَ تَجْرِبَةً (تفعیل) تجربہ کرنا، آزمانا۔ نَظِيْفَةٌ، صاف ستھری۔ أَدَبٌ، جمع: آدَابٌ، شائستگی، لُطْفٌ، نرمی، آہستگی۔ أَعْرِفُ، عَرَفَ مَعْرِفَةً (ض) پہچاننا۔ لَا أُصَدِّقُ، صَدَّقَ تَصْدِيْقًا (تفعیل) تصدیق کرنا۔ وَصَلَ وُصُوْلًا (ض) پہنچنا۔ الْجَارِيَةُ، لڑکی۔ خَادِمَةٌ، نوکرانی۔ قَدَّمْتُ، قَدَّمَ تَقْدِيْمًا (تفعیل) پیش کرنا، آگے کرنا۔ اِعْتَنَقَ، اِعْتِنَاقًا (افتعال) گلے میں لپٹنا، چمٹ جانا۔ جَائِعٌ، جمع: جَائِعُوْنَ،

بھوکا۔ مُنْذُ، سے۔ عَجِبْتُ۔ عَجِبَ عَجَبًا (س) تعجب کرنا۔ اِرْتَابَ اِرْتِيَابًا (افتعال) شک کرنا۔ قَبِلَ قَبُوْلًا (س) قبول کرنا۔ سَكَتَ، سُكُوْتًا (ن) خاموش رہنا۔ أَجْرىٰ إِجْرَاءً (افعال) دینا، عطا کرنا۔ تَقَرُّ، قَرَّ قَرَارًا (س) قرار حاصل ہونا، ٹھنڈک پہنچنا۔

ترجمہ: مہربان ماں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن سے کہا: بیٹی! جاکر دیکھو اپنے بھائی کو، شاید وہ زندہ ہو، بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بچے کو میرے پاس لوٹائے گا اور یہ کہ وہ اس کی حفاظت کرے گا، حضرت موسیٰؑ کی بہن اپنے بھائی کو تلاش کرنے کے لیے گئی، اس نے لوگوں کو بادشاہ کے محل کے ایک خوبصورت بچے کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے سنا۔ یہ صاحبہ گئیں اور کھڑی ہوکر محل کی عورتوں کی بات سننے لگی، کیا وہ دودھ پلانے والی عورت آئی جس کو ملکہ نے اسوان سے بلوایا تھا؟ ہاں محترمہ! لیکن بچہ نے پھر انکار کردیا اور دودھ نہیں پیا، پتا نہیں اس بچہ کا کیا معاملہ ہے؟ شاید یہ چھٹی عورت ہے جس کو ملکہ نے آزمایا ہے، ہاں! لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ انتہائی پاک صاف دودھ پلانے والی عورت ہے اور ہر بچہ اس سے دودھ پی لیتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی بہن نے اس گفتگو کو سنا اور ادب اور نرمی کے ساتھ کہا: میں شہر کے اندر ایک عورت کو جانتی ہوں، یہ بچہ ضرور اس کا دودھ قبول کرلے گا، ایک عورت نے کہا: میں نہیں مانتی، ہم لوگوں نے چھ عورتوں کو آزمالیا ہے، لیکن اس بچہ نے دودھ نہیں پیا، دوسری عورت نے کہا: کیوں نہ ہم لوگ ساتویں عورت کو آزمالیں، ہمارا کیا حرج ہے؟ یہ خبر ملکہ کو پہنچ گئی، چنانچہ اس نے اس لڑکی کو بلوایا اور کہا

جاؤ اور اپنے ساتھ اس عورت کو لے کر آؤ، حضرت موسیٰؑ کی والدہ آئیں تو ایک خادمہ نے آکر ان کے سامنے حضرت موسیٰؑ کو پیش کیا تو بچہ اس عورت کے گلے میں چمٹ گیا اور دودھ پینے لگا، ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اس کا منتظر ہو، اور وہ کیوں نہ دودھ پیتے جبکہ وہ ان کی مہربان ماں تھیں؟ اور کیوں نہ پیتے جبکہ وہ تین دن سے بھوکے تھے، ملکہ کو تعجب ہوا، اور محل والوں کو بھی تعجب ہوا، نیز فرعون کو شک ہوا اور اس نے کہا: اس بچے نے اس عورت کو کیوں قبول کر لیا، کیا یہ اس کی ماں تو نہیں ہے؟ حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے فرمایا: میرے آقا! میں صاف ستھری اور پاکیزہ دودھ والی عورت ہوں، ہر بچہ مجھ کو قبول کر لیتا ہے، فرعون خاموش ہو گیا اور اس کا وظیفہ جاری کر دیا، حضرت موسیٰؑ کی ماں اپنے گھر واپس ہوئیں جبکہ حضرت موسیٰ ان کی گود میں تھے، چنانچہ ہم نے ان کو ان کی ماں کی طرف لوٹایا تاکہ ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم زدہ نہ ہوں اور تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

إلیٰ قصرِ فرعون —— (فرعون کے محل میں)

مفردات أَتَمَمْتَ، أَتَمَّ إِتْمَامًا (افعال) پورا کرنا۔ رَضَاعَةٌ شیر خوارگی کی مدت۔ رَدَدْتَ. رَدَّ رَدًّا (ن) لوٹانا، واپس کرنا۔ نَشَأَ نَشْأَةً (ف) پلنا، بڑھنا، پرورش پانا۔ زَالَتْ، زَالَ زَوَالًا (ن) زائل ہونا۔ مَهَابَةٌ، ڈر، رعب، خوف۔ الأَغْنِيَاءُ، واحد غَنِيٌّ، مالداروں۔ يَنْعَمُ، نَعِمَ نِعْمَةً (س) آرام وراحت میں رہنا۔

یَشْقٰی، شَقِیَ شَقَاوَۃً (س) محروم ہونا۔ یَجُوْعُ، جَاعَ جَوْعًا (ن) بھوکا رہنا۔ تَشْبَعُ، شَبِعَ شَبْعًا (س) سیراب ہونا، چھکنا۔ دَوَابٌّ، واحد: دَابَّۃٌ، چوپائے، جانور۔ الحَمِیْرُ، واحد: حِمَارٌ، گدھے۔ یَسْتَخْدِمُوْنَ، اِسْتَخْدَمَ اِسْتِخْدَامًا (استفعال) خدمت لینا، کام لینا۔ یَسُوْمُوْنَ، سَامَ سَوْمًا (ن) ستانا، تکلیف دینا۔ یَسْکُتُ، سَکَتَ سُکُوْتًا (ن) خاموش رہنا۔ یَغِیْظُ، غَاظَ غَیْظًا (ض) غصہ دلانا۔ اِھَانَۃٌ، توہین کرنا۔ ذلیل کرنا۔ اُسْرَۃٌ، جمع: اُسَرٌ، خاندان۔ الکِرَامُ، شریف لوگوں۔ ذَنْبٌ، جمع: ذُنُوْبٌ، گناہ۔ اَقْبَاطٌ، واحد: قِبْطٌ، قوم قبط کا۔

ترجمہ جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے ان کی شیر خوارگی کی مدت کو پورا کر دیا تو ان کو محل میں واپس کر دیا، حضرت موسیٰؑ بادشاہ کے محل میں پلے بڑھے جس طرح بادشاہوں کے فرزند پرورش پاتے ہیں، اسی وجہ سے حضرت موسیٰؑ کے دل سے بادشاہوں اور مالداروں کا رعب ودبدبہ ختم ہوگیا، حضرت موسیٰؑ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح فرعون اور اس کے اہل وعیال آرام وراحت میں رہتے ہیں اور کس طرح بنی اسرائیل فرعون اور اس کے اہل وعیال کے آرام وراحت کے لیے محروم رہتے ہیں، اور کس طرح بنی اسرائیل فرعون کے جانوروں کی سیرابی کے لیے بھوکے رہتے ہیں، اور کس طرح وہ لوگ بنی اسرائیل کے ساتھ گدھوں اور چوپایوں جیسا معاملہ کرتے ہیں اور کس طرح ان سے وہ لوگ کام لیتے ہیں اور ان کو بری سزا دیتے ہیں، حضرت موسیٰؑ یہ تمام چیزیں صبح وشام دیکھتے اور خاموش رہتے تھے، لیکن حضرت موسیٰؑ کو ان تمام چیزوں سے غصہ آتا تھا اور کس طرح ان کو اپنی قوم اور اپنے خاندان کی توہین سے غصہ

نہ آتا حالانکہ وہ لوگ انبیاء کرام کے بیٹے اور شرفاء کے فرزند تھے، بنی اسرائیل کا کیا گناہ تھا؟ کیا یہ کہ وہ لوگ قبطی نہیں تھے؟ آیا یہ کہ وہ کنعانی تھے؟ یہ کوئی گناہ نہیں ہے! یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔

الضَّرْبَةُ القَاضِيَةُ ــــ (فیصلہ کن ضرب)

مفردات الضَّرْبَةُ القَاضِيَةُ، فیصلہ کن مار۔ القَاضِيَةُ اسم فاعل، قَضٰى قَضَاءً (ض) پورا کرنا، فیصلہ کرنا۔ شَابٌّ، جمع: شُبَّانٌ، نوجوان۔ آتٰى. إِتْيَاءً (افعال) دینا، عطا کرنا۔ حُكْمٌ، سمجھ، دانائی۔ يُبْغِضُ، أَبْغَضَ إِبْغَاضًا (افعال) نفرت کرنا۔ يَكْرَهُ، كَرِهَ كَرَاهَةً، ناپسند کرنا۔ ضُعَفَاءُ، واحد، ضَعِيفٌ، کمزور لوگ۔ لَهْوٌ، کھیل کود۔ يَقْتَتِلَانِ، اِقْتَتَلَ اِقْتِتَالًا (افتعال) باہم جھگڑا کرنا۔ أَعْدَاءٌ، واحد: عَدُوٌّ، دشمن۔ صَرَخَ صُرَاخًا، (ن) سخت چیخنا، فریاد کرنا۔ نَادٰى مُنَادَاةً (مفاعلۃ) پکارنا، آواز لگانا شَكٰى شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔ غَضِبَ غَضَبًا (س) غصہ ہونا۔ نَدِمَ نَدَامَةً (س) شرمندہ ہونا، تَابَ تَوْبَةً (ن) توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ أَنَابَ إِنَابَةً (افعال) رجوع کرنا۔ مُضِلٌّ، گمراہ کرنے والا۔ مُبِينٌ، کھلا ہوا۔ لَمْ يَقْصِدْ، قَصَدَ قَصْدًا (ض) ارادہ کرنا حَمِدَ حَمْدًا (س) تعریف کرنا۔ أَنْعَمَ إِنْعَامًا (افعال) انعام کرنا۔ ظَهِيرٌ، پشت پناہ، مددگار۔ خَائِفٌ، خوف زدہ۔ يَتَرَقَّبُ، تَرَقَّبَ تَرَقُّبًا (تفعل) انتظار کرنا۔ الشُّرْطَةُ، واحد، شُرْطِيٌّ، پولس والے

الجَبَّار، ظالم، قَتِیلٌ مقتول۔ فَتَّشُوا، فَتَّشَ تَفْتِیشًا (تفعیل) چھان بین کرنا، تفتیش کرنا۔ لَمْ یَهْتَدُوا، اِهْتَدٰی اِهْتِدَاءً (افتعال) راہ یاب ہونا۔ یَدُلُّ، دَلَّ دَلَالَةً (ن) راہنمائی کرنا۔

ترجمہ جب حضرت موسیٰؑ طاقت ور نوجوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو دانائی (سمجھ) اور علم عطا فرمایا، حضرت موسیٰؑ ظلم کرنے والوں سے نفرت کرتے اور ان کو ناپسند کرتے تھے اور کمزوروں اور مظلوم لوگوں سے محبت کرتے تھے اور یہی ہر نبی کی شان ہوتی ہے، ایک مرتبہ حضرت موسیٰؑ فرعون کے شہر میں داخل ہوئے جبکہ لوگ لہو ولعب اور کام میں مصروف تھے، انہوں نے شہر میں دو شخصوں کو باہم جھگڑتے ہوئے دیکھا ایک بنی اسرائیل میں سے تھا اور دوسرا قبطی تھا جو بنی اسرائیل کے دشمن تھے، چنانچہ اسرائیلی شخص نے فریاد کی اور حضرت موسیٰؑ کو اپنی مدد کے لیے پکارا اور قبطی کی شکایت کی، موسیٰؑ کو غصہ آگیا، لہذا انہوں نے قبطی کو مارا تو یہ مار فیصلہ کن ثابت ہوئی اور قبطی مرگیا، حضرت موسیٰؑ بہت زیادہ نادم ہوئے اور آپؑ نے جان لیا کہ شیطانی عمل ہے، چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اور اس کی طرف رجوع کیا، اور اسی طرح ہر نبی ہوتے ہیں" فرمایا یہ شیطانی عمل ہے، بے شک وہ کھلم کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کی توبہ قبول کی اس لیے کہ حضرت موسیٰؑ نے قبطی کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا، بلکہ اس کو مارا لیکن یہ مار فیصلہ کن ثابت ہوگئی، حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کرم فرمایا اور میری مغفرت فرمائی، لہذا میں کبھی بھی مجرموں کا مددگار نہیں ہوں گا، حضرت موسیٰؑ نے شہر میں

خوف زدہ ہو کر اور ڈرتے ہوئے اور چوکنا رہتے ہوئے صبح کی کہ کب فرعون کی پولس ان کے پاس آجائے، حالانکہ ان کی آنکھیں کوّے جیسی اور سونگھنے کی حس چیونٹیوں جیسی تھی، انہوں نے ڈرتے ہوئے اور چوکنا رہتے ہوئے صبح کی کہ کب پولس ان کے پاس آجائے اور ان کو پکڑ کر ظالم فرعون کے پاس لے جائے، پولس نے فرعون کے نوکروں میں سے ایک قبطی کو مقتول دیکھا تو انہوں نے قاتل کے بارے میں چھان بین کی لیکن ان کو سراغ نہیں لگا، اور قاتل کے بارے میں ان کی کون راہنمائی کرتا، حالانکہ اس کو حضرت موسیٰ اور اسرائیلی کے علاوہ کوئی جانتا ہی نہیں تھا، یہ مقتول شہر کے اندر موضوع سخن اور ایک کام بن گیا، ہر شخص اس کے بارے میں گفتگو کرتا اور اس کے قاتل کا پتہ نہیں چلتا فرعون کو غصہ آگیا اور اس نے پولس کو حکم دیا کہ جیسے بھی ہو قاتل کا پتہ لگاؤ۔

يَظْهَرُ السِّرُّ ——— (راز کھلتا ہے)

مفردات السِّرُّ جمع: الأَسْرَارُ، راز، بھید۔ خِصَامٌ، جھگڑا کرنا، لڑائی کرنا۔ اِسْتَحْيٰ اِسْتِحْيَاءً، (استفعال) شرمانا۔ صَرَخَ صُرَاخًا (ن) فریاد کرنا۔ چیخنا۔ وَقِحٌ، بے ہودہ، کمینہ۔ وَقُحَ وَقَاحَةً (ک) بے ہودہ ہونا، کمینہ ہونا۔ جِدَالٌ، جھگڑا کرنا۔ اُسَاعِدُ سَاعَدَ مُسَاعَدَةً (مفاعلة) مدد کرنا، تعاون کرنا۔ غَوِيٌّ، جمع: أَغْوِيَاءُ، گمراہ۔ يُؤَدِّبُ أَدَّبَ

تَأدِیبًا (تفعیل) باادب بنانا، ادب سکھانا۔ أَخْبَرَ إِخْبَارًا (افعال) خبر دینا، باخبر کرنا۔ رَبِیبٌ، پروردہ۔ رَضِیعٌ، شیرخوار۔ یَنْجُو، نَجَا نَجَاۃً (ن) نجات پانا، بچ جانا۔ لَایُسَلِّمُوْنَ، سَلَّمَ تَسْلِیمًا، (تفعیل) تسلیم کرنا، ماننا۔ لَایَقْبَلُوْنَ، قَبِلَ قَبُوْلًا (س) قبول کرنا۔ قَدَّرَ، تَقْدِیرًا (تفعیل) مقدر کرنا۔ خَلَاصٌ، چھٹکارا، نجات۔ خلاصی۔ یُخْرِجُ، أَخْرَجَ إِخْرَاجًا (افعال) نکالنا۔ یَتَشَاوَرُوْنَ، تَشَاوَرَ تَشَاوُرًا (تفاعل) مشورہ کرنا۔ یَعْزِمُوْنَ، عَزَمَ عَزْمًا (ض) پختہ ارادہ کرنا۔ نَجِّ نَجّٰی تَنْجِیَۃً (تفعیل) نجات دینا، بچانا۔

ترجمہ دوسرے دن حضرت موسیٰ اسی اسرائیلی کو دیکھتے ہیں کہ وہ دوسرے قبطی کے ساتھ لڑ جھگڑ رہا ہے اسرائیلی شخص کو شرم نہیں آئی بلکہ اس نے فریاد کی اور حضرت موسیٰ کو اپنی مدد کے لئے پکارا، حضرت موسیٰ نے فرمایا بے شک تو ہی بے ہودہ آدمی ہے، کیا تم ہمیشہ لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرتے رہوگے اور مجھے پکارتے اور بلاتے رہوگے اور کیا میں ہمیشہ تمہاری مدد اور تمہارا ساتھ دیتا رہوں گا، بے شک تو کھلا ہوا گمراہ ہے، لیکن حضرت موسیٰ نے ارادہ کیا کہ اس قبطی کی تھوڑی سرزنش کریں اور ان دونوں کی طرف بڑھے، اسرائیلی حضرت موسیٰ کے غصہ کو دیکھ چکا تھا اور ان کی بات کو سن چکا تھا، اس کو اندیشہ ہوا کہ حضرت موسیٰ اس کو بھی ماریں اور اس کا بھی کام تمام ہو جائے جیسا کہ قبطی کو مارا تھا اس کا کام تمام ہو گیا تھا، چنانچہ اس نے کہا: اے موسیٰ! کیا تم مجھے قتل کرنا چاہتے ہو جیسا کہ تم نے کل گذشتہ ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، تم نہیں ارادہ رکھتے

ہو مگر یہ کہ تم زمین میں ظلم کرنے والے ہو جاؤ اور تم اصلاح کرنے والے لوگوں میں سے ہونا نہیں چاہتے ہو، اب قبطی کو معلوم ہو گیا کہ موسیٰ ہی کل گذشتہ کے قاتل ہیں، قبطی گیا اور پولس کو خبر دی کہ موسیٰ ہی قاتل ہے، یہ خبر فرعون کو پہنچ گئی اور وہ غصہ میں آ گیا اور اس نے کہا: کیا یہی نوجوان جو محل کا پروردہ ہے اور شاہی شیر خوار ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ حضرت موسیٰ فرعون اور اس کی پولس سے نجات پا جائیں، کیوں کہ حضرت موسیٰؑ نے قبطی کو قتل کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا بلکہ صرف مارا تھا اور وہ جان لیوا ثابت ہوا، لیکن فرعون اور اس کی پولس اس کو تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی حضرت موسیٰؑ کے کسی عذر کو قبول کرتی، بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے فرعون کی حکومت کا خاتمہ مقدر کر دیا تھا اور بلاشبہ اللہ نے حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کی خلاصی کو مقدر کر دیا تھا کہ حضرت موسیٰ لوگوں کو لوگوں کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف نکالیں گے اور یہ سب کیسے ممکن ہو سکتا تھا اگر ظالم پولس کا ہاتھ ان تک پہنچ جاتا، فرعون کے کارندے (آدمی) اور اس کے وزراء آپس میں مشورہ کرنے لگے اور حضرت موسیٰ کے قتل کا پختہ ارادہ کر لیا تھا، اور ایک شخص ان تمام باتوں کو سن رہا تھا اور اس کو جان رہا تھا، چنانچہ وہ حضرت موسیٰ کے پاس آیا اور ان کو یہ خبر پہنچائی اور کہا: آپ یہاں سے نکل جائیں، بے شک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں، چنانچہ حضرت موسیٰ وہاں سے نکلے خوف کرتے ہوئے اور چوکنا رہتے ہوئے، اور فرمایا (دعا کی) اے میرے رب! مجھ کو ظالم قوم سے بچائیے۔

من مصر الیٰ مدینَ ــــ (مصر سے مدین تک)

مفردات مَمْلَکَۃٌ حکومت۔ مِرْصَادٌ گھات۔ اَلْھَمَ اِلْھَامًا (افعال) الہام کرنا، دل میں کسی بات کا ڈالنا بَادِیَۃٌ جمع: بَوَادِیْ، دیہات۔ قُرًی، واحد: قَرْیَۃٌ، گاؤں۔ مَدَنِیَّۃٌ شہریت۔ اَسْوَاقٌ واحد: سُوْق، بازار، مارکیٹ۔ سَعِیْدَۃٌ، مبارک۔ حُرَّۃٌ، آزاد۔ یَاحَبَّذَا البَدَاوَۃ، دیہاتی زندگی کیا خوب ہے۔ الحُرِّیَّۃُ، آزادی۔ العَدل، انصاف۔ یَاشَقَاوَۃَ الْمَدَنِیَّۃِ، شہری زندگی کیا ہی بری ہے۔ العُبُوْدِیَّۃُ غلامی، ماتحتی۔ الذُّل، ذلت۔ یُصْبِحُ، اَصْبَحَ اِصْبَاحًا (افعال) صبح کرنا۔ سَطْوَۃٌ، اثر و رسوخ، ظلم و زیادتی۔ یَبِیْتُ، بَاتَ بَیْتُوْتَۃً (ض) رات گذارنا۔ لَاتَذْبَحْ ذَبَحَ ذَبْحًا (ف) ذبح کرنا۔ مَدْیَن، حضرت شعیب علیہ السّلام کا قصبہ اور علاقہ۔ یَتَرَقَّبُ، تَرَقَّبَ تَرَقُّبًا (تفعل) انتظار کرنا، چوکنا رہنا یَتْبَعُ، تَبِعَ تَبْعًا (س) تابع ہونا، پیچھے آنا۔ تَوَجَّہَ تَوَجُّھًا (تفعل) متوجہ ہونا۔ تِلْقَاءُ، جانب۔

ترجمہ لیکن حضرت موسیٰؑ کہاں جائیں، مصر تو پورا کا پورا فرعون کے زیر حکومت ہے اور فرعون کی پولس گھات میں لگی ہوئی ہے اور ان کی آنکھیں کوے کی طرح ہیں اور ناک چیونٹیوں کی طرح، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ عربی ملک مدین چلے جائیں، جہاں فرعون کا ہاتھ ان تک نہیں پہنچ سکتا ہے، بے شک مدین دیہات

اور گاؤں ہے جس میں مصر کی شہریت نہیں تھی اور نہ ہی اس میں مصر کے محلات اور مصر کے بازار تھے، لیکن وہ خوش قسمت ملک تھا اس لیے کہ وہ فرعون سے دور تھا، اور اس لیے وہ خوش قسمت ملک تھا کہ وہ ایک آزاد ملک تھا جو فرعون کے زیر اقتدار نہیں تھا، کیا ہی خوب ہے دیہاتی زندگی آزادی اور انصاف کے ساتھ اور کیا ہی بری ہے شہری زندگی غلامی اور ذلت کے ساتھ، وہاں ہر شخص اس حال میں صبح کرتا ہے کہ نہ تو اس کو فرعون کے ظلم کا خوف ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے قہر کا، اور وہاں ہر شخص اس حال میں رات گذارتا ہے کہ اس کو فرعون کی پولس اور اس کے شر کا اندیشہ نہیں ہوتا، وہاں بیٹے ذبح نہیں کیے جاتے ہیں، حضرت موسیٰؑ نے مدین کا قصد کیا اور مصر سے ڈرتے ہوئے اور چوکنا رہتے ہوئے نکلے، آیا کوئی ان کا پیچھا تو نہیں کر رہا ہے، لیکن پولس ان سے بے خبر ہو کر سو گئی، حضرت موسیٰؑ اللہ کا نام لے کر اللہ سے دعا کرتے ہوئے اور اس سے مدد طلب کرتے ہوئے نکلے، اور جب وہ مدین کی جانب متوجہ ہوئے تو انہوں نے فرمایا: یقیناً ہمارا رب ہم کو سیدھے راستے کی راہنمائی کرے گا۔

فِي مَدْيَنَ ______ (مدین میں)

مفردات يَأْوِيْ، أَوَىٰ إِوَاءً (ض) پناہ لینا۔ يَبِيْتُ بَاتَ بَيْتُوْتَةً (ض) رات گزارنا۔ تَحَيَّرَ تَحَيُّراً (تفعل) حیران ہونا۔ أَيْقَنَ إِيْقَاناً (افعال) یقین کرنا۔ لَا يُضِيْعُ أَضَاعَ

إِضَاعَةً (افعال) ضائع کرنا۔ يَسْقِي، سَقَى سَقْيًا (ض) پانی پلانا، سیراب کرنا۔ مَاشِيَةٌ، جمع: مَوَاشِي، چوپائے، جانور۔ تَذُوْدَان، ذَادَ ذَوْدًا (ن) ہٹانا۔ حَنَانٌ، ہمدردی، مہربانی۔ سَبَقَتَا، سَبَقَ سَبْقًا (ض) آگے بڑھنا، سبقت کرنا۔ هَاجَ هَيَجَانًا (ض) جوش مارنا، بھڑکنا۔ تَوَلّٰى، تَوَلِّيًا (تفعل) پلٹنا۔ الظِّلُّ، سایہ۔ أَنْزَلْتَ، أَنْزَلَ إِنْزَالًا (افعال) نازل کرنا، اتارنا۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ مدین پہنچے، نہ تو وہ کسی کو پہچانتے تھے اور نہ ہی کوئی ان کو پہچانتا تھا، رات میں کس کے پاس پناہ لیں اور کہاں رات گذاریں؟ حضرت موسیٰؑ حیران ہوئے لیکن ان کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا، وہاں ایک کنواں تھا جس پر لوگ اپنی بکریوں اور مویشیوں کو پانی پلایا کرتے تھے، انہوں نے دو عورتوں کو دیکھا کہ اپنی بکریوں کو ہٹائے ہوئے ہیں اور لوگوں کے پلانے کا انتظار کر رہی ہیں پھر اس کے بعد وہ پلائیں گی۔ حضرت موسیٰؑ نے اس کو دیکھا، ان کے دل میں کریم شخص کی مہربانی اور رحم دل باپ کی شفقت تھی، چنانچہ انہوں نے فرمایا: تم دونوں کیوں نہیں پلا رہی ہو؟ دونوں نے جواب دیا: ہمارے لیے ممکن نہیں ہے کہ ہم اپنی بکریوں کو پلائیں حتیٰ کہ لوگ پلالیں اس لیے کہ وہ طاقت ور ہیں اور ہم کمزور ہیں، اور اس لیے کہ وہ مرد ہیں اور ہم عورت ہیں، اور گویا کہ ان دونوں عورتوں نے پرکھ لیا کہ حضرت موسیٰؑ سوال کریں گے کہ تمہارے گھر کا کوئی مرد کیوں نہیں پانی پلاتا ہے؟ لہٰذا ان دونوں نے گفتگو میں سبقت کرکے کہا: اور ہمارے والد صاحب بہت بوڑھے اور کمزور ہیں، حضرت موسیٰؑ کے

کے اندر کریم شخص کی شفقت نے جوش مارا اور ان دونوں کی (بکریوں کو) پانی پلادیا اور وہ دونوں چلی گئیں، اب حضرت موسیٰؑ کہاں جائیں؟ رات میں کہاں پناہ لیں اور رات کہاں گذاریں؟ نہ تو وہ کسی کو جانتے تھے اور نہ ہی کوئی ان کو جانتا تھا، پھر وہ سائے کی جانب لوٹے اور دعاء فرمائی: اے میرے رب! بے شک میں اس بھلائی کا محتاج ہوں جس کو آپ میری طرف اتاریں۔

اَلطَّلَبُ ——— (بُلاوا)

مُفردات اَلمِیعَاد، وقت مقررہ۔ أَعْجَلَ إِعْجَالاً (افعال) جلدی کرنا۔ قَدَّرَ تَقْدِیرًا (تفعیل) مقدر کرنا۔ بھیج دینا۔ غَرِیبٌ، جمع: غُرَبَاءُ، مسافر، اجنبی۔ مَاوًی، ٹھکانا۔ جائے پناہ۔ أَحْسَنَ إِحْسَانًا (افعال) احسان کرنا، بھلائی کرنا۔ یَجْزِیْ، جَزٰی جَزَاءً (ض) بدلہ دینا۔ أَجْرٌ، جمع: أُجُورٌ، بدلہ، اجرت۔ أَجَابَ إِجَابَةً (افعال) قبول کرنا۔ بَوَّأَ، تَبْوِیَةً (تفعیل) ٹھکانا دینا۔ أَبٰی إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔ قَصَّ قَصَصًا (ن) واقعہ بیان کرنا۔ هُدُوْءٌ، سکون واطمینان۔



دونوں لڑکیاں وقت مقررہ سے پہلے گھر پہنچی تو ان دونوں کے والد کو تعجب ہوا اور ان دونوں سے اس کا سبب دریافت کیا، اور ان دونوں سے فرمایا: میری بیٹیو! تم دونوں کیوں بہت جلدی واپس آگئیں؟ اور کیسے آج وقت مقررہ

سے پہلے پہنچ گئیں؟ دونوں محترمہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے ایک مہربان آدمی کو مقرر کر دیا جس نے ہمارے لیے (بکریوں کو) پانی پلادیا، حضرت شیخ کو حیرانی ہوئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ کوئی پردیسی (مسافر) آدمی ہے اس لیے کہ کسی دن بھی ان پر کسی نے رحم نہیں کیا، شیخ نے کہا: تم دونوں نے اس شخص کو کہاں چھوڑا، دونوں نے کہا: ہم نے ان کو ان کی جگہ پر چھوڑ دیا، اجنبی آدمی ہے اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے، شیخ نے فرمایا: بیٹیو! تم نے اچھا نہیں کیا، ایک اجنبی آدمی نے ہم پر احسان کیا ہے حالانکہ شہر میں اس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے، رات میں کس کے پاس ٹھہرے گا اور کہاں رات گذارے گا؟ بے شک ہم پر اس کی مہمان نوازی واجب ہے، اور ہم پر اس کے احسان کا بدلہ لازم ہے، تم دونوں میں سے کوئی ایک جائے اور اس کو اپنے ساتھ لے کر آئے۔ ان دونوں میں سے ایک ان کے پاس آئی اس حال میں کہ وہ شرم کے ساتھ چل رہی تھیں، اس نے کہا: میرے والد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ نے جو پانی پلایا ہے اس کا بدلہ آپ کو دیں، حضرت موسیٰؑ سمجھ گئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور ان کے لیے ٹھکانا مہیا کر دیا ہے، چنانچہ انہوں نے انکار نہیں کیا۔ حضرت موسیٰؑ اس لڑکی کے آگے آگے چلے تاکہ ان کی نگاہ اس پر نہ پڑ جائے، اور حضرت موسیٰؑ شرافت کی چال چلے، جب شیخ کے پاس پہنچے تو شیخ نے ان سے ان کا نام، ان کا وطن اور ان کے احوال کو دریافت کیا، حضرت موسیٰؑ نے اپنے احوال بتائے اور ان کے سامنے اپنا قصہ سنایا، شیخ نے ان تمام چیزوں کو بڑے صبر اور سکون کے ساتھ سنا، جب حضرت موسیٰؑ نے اپنا قصہ

پورا کیا تو شیخ نے فرمایا: تم خوف نہ کرو، تم ظالم قوم سے نجات پا گئے ہو۔

الزّواج ــــــ شادی

مفردات أَقَامَ إِقَامَةً (افعال) رہنا، ٹھہرنا، قیام کرنا۔ حَلَّ حَلاًّ (ن) اترنا۔ بَسَاطَةٌ سادگی۔ اِسْتَأْجِرْ، اِسْتَأْجَرَ اِسْتِيجَاراً (استفعال) اجرت پر لینا، اجیر بنانا الأَمِيْنُ، جمع: الأُمَنَاءُ، امانت دار، رَفَعَ رَفْعًا (ف) اٹھانا۔ الغِطَاءُ، جمع: الأَغْطِيَةُ، ڈھکن۔ وَافَقَ مُوَافَقَةً (مفاعلة) موافقت کرنا۔ هَوىٰ، خواہش، چاہت۔ فَكَّرَ تَفْكِيرًا (تفعیل) غوروفکر کرنا، سوچنا۔ صِهْرٌ، جمع: أَصْهَارٌ، داماد۔ سَاقَ سُوْقًا (ن) پہنچانا، لانا۔ وَزِيْرٌ جمع: وُزَرَاءُ، مددگار۔ أُنْكِحُ أَنْكَحَ إِنْكَاحًا، شادی کرنا، نکاح کردینا۔ تَأْجُرَ، أَجَرَ أَجْرًا (ن) اجرت دینا، مزدوری دینا۔ حِجَجٌ، واحد: حِجَّةٌ، سال۔ صَدَاقٌ، مہر۔ السَّنَوَاتُ، واحد سَنَةٌ سال۔ أَتْمَمْتَ، أَتَمَّ إِتْمَامًا (افعال) پورا کرنا۔ أَشُقُّ، شَقَّ شَقًّا (ن) دشواری ڈالنا، مشقت میں ڈالنا۔ يُجَرِّبُ، جَرَّبَ تَجْرِبَةً (تفعیل) آزمانا، تجربہ کرنا۔ وَدَّعَ تَوْدِيعًا (تفعیل) رخصت کرنا۔ يُبَارِكُ، بَارَكَ مُبَارَكَةً (مفاعلة) برکت دینا، مبارک بنانا۔ أَرْسَلَ إِرْسَالاً (افعال) بھیجنا۔ أَلْقىٰ، إِلْقَاءً (افعال) ڈالنا۔ يَسْأَمُ، سَئِمَ سَآمَةً (س) اکتاجانا، دل اچٹ جانا۔ الأَجَلَيْن واحد: الأَجَلُ، مدت، جمع: آجَال۔ قَضَيْتُ، قَضىٰ قَضَاءً (ض) پورا کرنا۔ عدوان، زیادتی، زور زبردستی۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ ان کے پاس ایک باعزت مہمان کی حیثیت سے قیام فرمارہے بلکہ ان کے عزیز بیٹے کا مقام حاصل کرلیا، ایک دن ایک بیٹی نے اپنے والد صاحب سے سادگی اور پاکیزگی کے ساتھ کہا: ابّا جان! اس کو اجرت پر رکھ لیجیے، اس لیے کہ سب سے اچھا اجیر وہ ہوتا ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو، شیخ نے فرمایا: بیٹی تجھے اس کی طاقت اور امانت داری کا علم کیسے ہوا؟ اس نے کہا: جہاں تک اس کی طاقت کا تعلق ہے تو اس لیے کہ اس نے تن تنہا کنویں کا ڈھکن ہٹادیا حالانکہ اس کو ایک جماعت ہی مل کر ہٹا سکتی تھی، اور رہی اس کی امانت داری تو اس لیے کہ وہ میرے آگے آگے چل کر آئے اور پورے راستے میں میری طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا، اجیر اور خادم کے لیے ضروری ہے کہ وہ طاقت ور اور امانت دار ہو، کیونکہ جب وہ طاقت ور نہیں ہوگا تو کام میں کمزوری ظاہر ہوگی اور جب امانت دار نہیں ہوگا تو خیانت کے ساتھ اس کی طاقت ہمارے لیے نفع بخش نہیں، بیٹی کی گفتگو شیخ کی دلی خواہش کے مطابق ہوگئی، لیکن انہوں نے اس مسئلے میں ایک باپ کی طرح غور وفکر کیا، اور ایک عقل مند بوڑھے کی طرح مسئلے میں غور وفکر کیا، شیخ نے اپنے دل میں سوچا کون اس نوجوان سے زیادہ میرا داماد بننے کا مستحق ہوگا؟ اور دنیا میں اس نوجوان سے افضل اور بہتر مجھے کہاں ملے گا؟ بہرحال مدین میں تو مجھے کوئی اس کا اہل نہیں ملا، شاید اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو میرے پاس پہنچادیا ہے تاکہ وہ میرا داماد اور مددگار ہوجائے چنانچہ انہوں نے انتہائی وقار، شفقت اور دانائی کے ساتھ فرمایا: میں

تمہارا نکاح اپنی ان بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری مزدوری کروگے، اور یہ تمہاری مہر ہے، رہے یہ آٹھوں سال تو یہ ضروری اور لازمی ہیں، پس اگر تم نے دس سال پورے کردیئے تو یہ تمہاری طرف سے ہونگے، اور میں تم پر دشواری پیدا نہیں کرنا چاہتا ہوں، عنقریب تم مجھ کو نیک لوگوں میں پاؤگے، شیخ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ ان کی بیٹی کو لے کر چلے جائیں اور شیخ تنہا رہ جائیں اور شیخ نے خیال کیا کہ وہ بھی نوجوان کو آزمالیں یہاں تک کہ جب ان کو ان پر اطمینان ہوجائے گا تو ان کو رخصت کردیں گے، حضرت موسیٰ ؑ نے اس پر اتفاق کرلیا اور سوچا کہ یہ اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ نے ان کو مدین پہنچایا اور ان کو شیخ کے پاس بھیجا اور شیخ کے دل میں مہربانی اور محبت ڈال دیا، چنانچہ حضرت موسیٰ ؑ نے فرمایا: یہ میرے اور آپ کے درمیان معاہدہ طے ہوگیا، لیکن حضرت موسیٰ ؑ نے اپنی دانائی اور عقلمندی سے یہ چاہا کہ اپنے لیے اختیار کا حق محفوظ رکھیں ہوسکتا ہے وہ اکتا جائیں، لہذا انہوں نے فرمایا: دونوں مدتوں میں سے میں جس کو بھی پوری کردوں تو مجھ پر کوئی زور زبردستی نہیں ہوگی، اور اللہ تعالیٰ ہماری باتوں پر نگہبان ہے

إلىٰ مِصْرَ —— (مصر کی جانب)

مفردات قَضٰى، قَضَاءً (ض) پورا کرنا۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔ وَدَّعَ، تَوْدِيْعًا (تفعیل) الوداع کہنا، رخصت کرنا۔ الصَّحْرَاءُ، جمع: صَحَارٰى، جنگل، بیابان۔ يَصْطَلِيَانِ،

اِصۡطَلیٰ اِصۡطِلَاءٌ (افتعال) آگ تاپنا۔ یَھۡتَدِیَانِ اِھۡتَدیٰ اِھۡتِدَاءً (افتعال) راہنمائی حاصل کرنا۔ یَبۡحَثُ، بَحَثَ بَحۡثًا، (ف) تلاش کرنا۔ اُمۡکُثُوۡا، مَکَثَ مَکۡثًا (ن) ٹھہرنا۔ اٰنَسۡتُ، اٰنَسَ اِیۡنَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔ قَبَسٌ، آگ کا شعلہ۔ قِبَلَ، جانب۔ جَنَاحٌ جمع: اَجۡنِحَۃٌ، بازو۔ اِخۡلَعۡ، خَلَعَ خَلۡعًا (ف) اتارنا۔ نَعۡلٌ، جمع: نِعَالٌ جوتے، چپل۔ الوَادِي، جمع: اَوۡدِیَۃٌ، وادی۔ کَلَّمَ تَکۡلِیۡمًا (تفعیل) بات کرنا، گفتگو کرنا۔ اَوۡحیٰ اِیۡحَاءً (افعال) وحی بھیجنا۔ اِخۡتَرۡتُ، اِخۡتَارَ اِخۡتِیَارًا (افتعال) منتخب کرنا، پسند کرنا۔ اِسۡتَمِعۡ اِسۡتَمَعَ اِسۡتِمَاعًا (افتعال) بغور سننا، کان لگا کر سننا۔ عَصَا، لاٹھی۔ یَحۡمِلُ، حَمَلَ حَمۡلًا (ض) اٹھانا۔ لَایَدۡرِی، دَریٰ دِرَایَۃً (ض) جاننا۔ اَجَابَ اِجَابَۃً (افعال) جواب دینا۔ سَذَاجَۃٌ، سادگی۔ یَعُدُّ، عَدَّ عَدًّا (ن) شمار کرنا۔ اَتَوَکَّأُ، تَوَکَّأَ تَوَکُّأً، (تفعل) ٹیک لگانا۔ اَھُشُّ، ھَشَّ ھَشًّا (ن) پتے جھاڑنا۔ مَاٰرِبُ واحد: مَاْرُبَۃٌ، حاجت، ضرورت۔ حَیَّۃٌ، جمع: حَیَّات، سانپ اژدہا۔ تَسۡعیٰ، سَعیٰ سَعۡیًا (ف) دوڑنا، تیز چلنا۔ نُعِیۡدُ، اَعَادَ اِعَادَۃً (افعال) لوٹانا، واپس کرنا۔ سِیۡرَۃٌ، جمع: سِیَرٌ، حالت۔ مَنَحَ مَنۡحًا (ف) عطا کرنا، دینا۔ اٰیَۃٌ، نشان۔ اُضۡمُمۡ، ضَمَّ ضَمًّا (ن) ملانا۔ سُوۡءٌ، بیماری، خرابی۔



جب حضرت موسیٰؑ نے مدت پوری کر لی تو اپنے اہل خانہ کو لے کر چلے اور شیخ کو الوداع کہا، اور شیخ نے

بھی ان کو رخصت کیا، اور ان کے لیے دعا کی، بیٹے! اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے، میری بیٹی! تم اللہ تعالیٰ کی امان میں رہو، حضرت موسیٰؑ نے اپنے اہل خانہ کو لے کر سفر شروع کیا، رات ساری کی ساری سرد اور تاریک تھی، لیکن بیابان جنگل میں آگ کہاں؟ وہ دونوں کیا کرتے اگر وہ تاپنے (سینکنے) کے لیے کوئی آگ نہ پاتے اور راہنمائی حاصل کرنے کے لیے کوئی روشنی نہ ملتی، جس وقت وہ دونوں چل رہے تھے اس حال میں کہ حضرت موسیٰؑ آگ تلاش کر رہے تھے کہ اچانک انہوں نے آگ دیکھی تو اپنے اہل خانہ سے کہا: تم لوگ ٹھہرو بے شک میں نے آگ محسوس کیا ہے (دیکھا ہے) شاید میں تمہارے پاس اس میں سے ایک انگارا (شعلہ) لے آؤں، یا میں آگ کے پاس کوئی راہنمائی حاصل کر لوں، حضرت موسیٰؑ انتہائی شوق کے ساتھ آگ کی جانب چلے، پس جب اس (آگ) کے پاس آئے تو انہیں آواز آئی اے موسیٰ! بے شک تمہارا رب ہوں تم اپنے جوتے اتار دو، اس لیے کہ تم مقدس وادی طویٰ میں ہو، وہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے گفتگو کی اور ان کی طرف وحی بھیجی، اور میں نے تم کو منتخب کر لیا ہے (رسالت کے لیے) لہٰذا تم غور سے اس چیز کو سنو جو تمہاری طرف وحی بھیجی جا رہی ہے، بلاشبہ میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، لہٰذا تم میری عبادت کرو، اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو، بے شک قیامت آنے والی ہے، حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ میں ایک لاٹھی تھی جس کو وہ اٹھائے رکھتے تھے اور اس کے ذریعہ (کاموں میں) مدد لیا کرتے تھے، اور حضرت موسیٰؑ نہیں جانتے تھے کہ اس لاٹھی کی حقیقت اور فائدہ کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تمہارے دائیں

ہاتھ میں یہ کیا ہے، حضرت موسیٰؑ نے انتہائی سادگی کے ساتھ جواب دیا۔ "یہ میری لاٹھی ہے" اور حضرت موسیٰؑ پوری تفصیل کے ساتھ اس لاٹھی کے فوائد کو شمار کرانے لگے، اس لیے کہ آپ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے بات چیت کرتے رہیں اور آپ کی گفتگو لمبی ہو جائے، یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں، اس کے ذریعہ اپنی بکریوں کے لیے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میری دوسری ضروریات ہیں، اس نے کہا: اے موسیٰ! تم اس (لاٹھی) کو ڈال دو، چنانچہ انہوں نے لاٹھی کو ڈال دیا تو اچانک وہ ایک دوڑتا ہوا سانپ بن گیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اس کو پکڑ لو، اور ڈرو مت، عنقریب ہم اس کو اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو ایک دوسری نشانی (معجزہ) عطا فرمائی، وہ ید بیضاء کی شکل میں تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم اپنے ہاتھ کو اپنے پہلو میں ملا لو تو وہ بغیر کسی بیماری کے روشن چمکدار ہو کر دوسری نشانی کے طور پہ نکلے گا۔

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى

فرعون کے پاس جاؤ وہ سرکش ہو گیا ہے

مفردات طَغٰى طَغْيًا (ف۔س) سرکشی کرنا، سرکش ہونا۔ يَشْرَعُ شَرَعَ شُرُوْعًا (ف) شروع کرنا، آغاز کرنا۔ عَلَا عُلُوًّا (ن) بلند ہونا، سر ابھارنا۔ أَفْسَدَ إِفْسَادًا (افعال) بگاڑ پیدا کرنا، فساد پھیلانا۔ يُوَاجِهُ، وَاجَهَ مُوَاجَهَةً (مفاعلة) سامنا کرنا، سامنے آنا۔ يَتَرَقَّبُ، تَرَقَّبَ تَرَقُّبًا (تفعل) انتظار کرنا، چوکنا رہنا۔ حُبْسَةٌ، لکنت۔ رَغْمَ ذٰلِكَ، اس کے باوجود۔ يَضِيْقُ، ضَاقَ ضَيْقًا

(ض) تنگ ہونا۔ لَایَنْطَلِقُ، اِنْطَلَقَ اِنْطِلَاقًا (انفعال) چلنا۔
اَرْسِلْ، اَرْسَلَ اِرْسَالًا (افعال) بھیجنا۔ ذَنْبٌ، جمع: ذُنُوْبٌ،
گناہ، چوک۔ اَوْصٰی اِیْصَاءً (افعال) وصیت کرنا۔ اَللِّیْنُ، نرمی۔
یَتَذَکَّرُ، تَذَکَّرَ تَذَکُّرًا (تفعل) نصیحت حاصل کرنا۔ یَخْشٰی
خَشِیَ خَشْیَۃً (س) ڈرنا، خوف کرنا۔

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو ان تمام چیزوں کے بعد یہ حکم دیا کہ وہ اپنا کام شروع کردیں جس کے لیے ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا تھا، بے شک فرعون نے زمین میں سر اٹھا رکھا تھا، بلاشبہ فرعون نے زمین میں فساد برپا کر رکھا تھا، بے شک فرعون کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تھی، بلاشبہ فرعون کی قوم نے اللہ کی زمین میں فساد پھیلا رکھا تھا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ زمین میں فساد کو پسند نہیں کرتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون اور اس کی قوم کے پاس بھیجنے کا ارادہ فرمایا، بے شک وہ نافرمان قوم تھی، لیکن حضرت موسیٰؑ فرعون کے پاس کیسے جاتے اور کیسے ظالم کا سامنا کرتے، حالانکہ انہوں نے ہی کل گذشتہ قبطی کو قتل کیا تھا اور ابھی اس کو زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا اور وہی مصر سے خوف زدہ ہو کر چوکنا رہتے ہوئے نکلے تھے اور پولس ان کو پہچانتی تھی اور اہل محل بھی ان کو پہچانتے تھے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اے میرے رب! بے شک میں نے ان کے ایک آدمی کو قتل کر دیا ہے، لہٰذا مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ کہیں مجھ کو قتل نہ کر ڈالیں، اور حضرت موسیٰؑ نے اپنی زبان میں لکنت کا بھی تذکرہ کیا، لیکن اللہ تعالیٰ

ان تمام چیزوں کو جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ تھا کہ حضرت موسیٰؑ ان تمام چیزوں کے باوجود جائیں، اور جس وقت تیرے رب نے موسیٰ کو پکارا کہ تم ظالم قوم یعنی فرعون کی قوم کے پاس جاؤ کیا وہ لوگ ڈرتے نہیں ہیں حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اے میرے رب! بے شک مجھے اندیشہ ہے کہ وہ لوگ میری تکذیب نہ کردیں اور میرا سینہ تنگ ہوجاتا ہے اور میری زبان چلتی نہیں ہے، لہٰذا ہارون کو میرے ساتھ بھیجئے اور میرے اوپر ان کا ایک جرم ہے، چنانچہ مجھے ڈر ہے کہ وہ لوگ مجھ کو قتل نہ کر ڈالیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، تم دونوں ہماری نشانی لے کر جاؤ، بے شک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں، تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، اور کہو بے شک ہم سارے جہان کے رب کے رسول ہیں، یہ کہ تم ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو جانے دو، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارون علیہما السلام کو فرعون کے ساتھ نرمی اور مہربانی کے ساتھ پیش آنے کا تاکیدی حکم دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ایک حد تک اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی نرمی کو پسند فرماتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں اس سے نرم بات کہنا ہوسکتا ہے وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈرے۔

أَمَامَ فِرْعَوْنَ ——— (فرعون کے سامنے)

مفردات جَرَاءَةً، جرأت، بے باکی۔ تَعِظُ، وَعَظَ عِظَةً، (ض) نصیحت کرنا۔ اِلْتَقَطْنَا، اِلْتَقَطَ اِلْتِقَاطًا (افتعال) اٹھانا، اچک لینا۔ لَمْ نُرَبِّ، رَبّٰی تَرْبِیَةً (تفعیل) تربیت کرنا، پرورش

کرنا۔ وَلِیدٌ، جمع: وِلْدَانٌ، بچہ۔ لَبِثْتَ، لَبِثَ لُبْثًا (س) ٹھہرنا۔ فَعْلَةٌ، حرکت۔ لَمْ یَجْحَدْ، جَحَدَ جَحْدًا (ف) انکار کرنا۔ لَمْ یَعْتَذِرْ، إِعْتَذَرَ اِعْتِذَارًا (افتعال) معذرت کرنا۔ صَرَاحَةٌ، وضاحت۔ فَرَرْتُ، فَرَّ فِرَارًا (ض) بھاگنا۔ وَهَبَ هِبَةً (ف) عطا کرنا، ہبہ کرنا۔ تَمُنُّ، مَنَّ مَنًّا (ن) احسان جتلانا۔ أَمْكَنَ إِمْكَانًا (افعال) ممکن ہونا۔ أَلْقَتْ، أَلْقَىٰ إِلْقَاءً (افعال) ڈالنا۔ نِعْمَةٌ احسان قَسَاوَةٌ، سختی، سنگ دلی۔ الحَمِیرُ، واحد، حِمَارٌ، گدھوں۔ الدَّوَابُّ واحد، دَابَّةٌ، چوپائے، جانور۔ تَزْجُرُ، زَجَرَ زَجْرًا (ن) جھڑکنا، دھتکارنا۔ الکِلَابُ، واحد: الْكَلْبُ، کتا۔ تَسُومُ، سَامَ سَوْمًا (ن) سزا دینا، چکھنا۔ کَفَلْتَ، کَفَلَ کِفَالَةً (ن) کفالت کرنا، پالنا۔ عَبَّدْتَ، عَبَّدَ تَعْبِیدًا (تفعیل) غلام بنانا۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ فرعون کے پاس آئے اور اس کی مجلس میں کھڑے ہو کر اس کو اللہ کی طرف بلانے لگے، ظالم (فرعون) حضرت موسیٰؑ کی جرأت و بے باکی سے غصہ میں آ گیا اور اس نے گھمنڈ اور تکبر میں کہا، اے نوجوان! تم کون ہو؟ یہاں تک کہ میری ہی مجلس میں کھڑے ہو کر مجھے ہی نصیحت کر رہے ہو، کیا تم وہی بچے نہیں ہو جس کو ہم نے سمندر سے اٹھا لیا تھا؟ کیا ہم نے بچپنے میں تمہاری اپنے یہاں تربیت اور پرورش نہیں کی اور تم ہمارے یہاں اپنی عمر کے چند سال ٹھہرے رہے، اور تم نے وہ حرکت (جرم) کی جو تم نے کی، اور تو ناشکروں میں سے ہے، حضرت موسیٰؑ غصہ نہیں ہوئے اور نہ ہی جھٹلایا اور نہ ہی انکار کیا اور نہ ہی معذرت پیش کی بلکہ پوری

صراحت اور وقار کے ساتھ جواب دیا، انہوں نے کہا: میں نے وہ حرکت کی اس وقت جبکہ میں انجان لوگوں میں سے تھا، چنانچہ میں تم لوگوں سے فرار اختیار کی جب مجھے تم سے خوف ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دانائی عطا فرمائی اور مجھ کو رسولوں میں سے بنایا۔ اور حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اے فرعون! بے شک تو مجھ پر تربیت اور پرورش کا احسان جتلاتا ہے لیکن تم اس کو نہیں دیکھتے ہو کہ میں تمہارے ہاتھ میں کیوں آگیا اور کیسے تمہارے لیے میری پرورش ممکن ہوئی. بے شک اگر تم بچوں کے قتل کرنے کا حکم نہ دیتے تو میری ماں مجھ کو دریائے نیل میں نہ ڈالتی اور میں تمہارے ہاتھوں نہ آتا. اور کیا تیری سنگدلی اور تیرے ظلم کے مقابلے میں یہ کوئی احسان ہے جس کو شمار کیا جائے اور جس کا تذکرہ کیا جائے؟ بے شک تم نے میری پوری قوم کے ساتھ گدھوں اور چوپایوں جیسا معاملہ کیا، اور تم ان کو کتوں کی طرح دھتکارتے تھے، اور تم ان کو بری سزائیں دیتے تھے تو تمہارا کون سا احسان ہے اگر تم نے ان کے ایک بچہ کی پرورش کی؟ اور وہ بھی ناواقفیت اور غلطی کی وجہ سے ہوئی، اور یہ کوئی احسان ہے جس کو تم مجھ پر جتلاتے ہو اس کے باوجود کہ تم نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے۔

الدَّعْوَةُ إِلَى اللهِ ـــــ (اللہ کی طرف بلانا)



عَجَزَ عَجْزاً (ض) عاجز ہونا۔ يَتَخَلَّصُ، تَخَلَّصَ تَخَلُّصًا (تفعل) چھٹکارا پانا۔ مُوقِنِيْنَ، واحد:

مُوْقِنٌ، یقین رکھنے والے۔ لَمْ یَقْطَعْ، قَطَعَ قَطْعًا (ف) کاٹنا، ختم کرنا اِشْتَدَّ، اِشْتِدَادًا (افتعال) سخت ہونا، بڑھ جانا۔ یَعْقِلُوْنَ عَقَلَ عَقْلاً (ض) سمجھنا۔ اَلْمُرُّ، کڑوا، تلخ۔ یُثِیْرُ، اَثَارَ اِثَارَةً (افعال) بھڑکانا۔ مَلَأٌ، سرداروں۔ بَالٌ، حالت۔ اَلْقُرُوْن، واحد: قَرْنٌ، صدیاں، زمانے۔ اَلْاَصْنَام، واحد: صَنَمٌ، بتوں۔ ضَلَالَةٌ، گمراہی سَفَاهَةٌ، بے وقوفی۔ سَبَّ سَبًّا (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔ اَعْقَلُ، عقل مند، سب سے بڑھ کر سمجھ دار۔ لَایَضِلُّ، ضَلَّ ضَلَالاً (ض) گمراہ ہونا، بھولنا۔ لَایَنْسیٰ، نَسِيَ نِسْیَانًا (س) بھولنا۔ مَهْدٌ، جمع: مُهُوْدٌ، گہوارہ۔ سَلَكَ سُلُوْكًا (ن) چلنا، بنانا۔ سُبُلٌ، واحد: سَبِیْلٌ، راستہ۔ اَنْزَلَ اِنْزَالاً (افعال) اتارنا، برسانا۔ بُهِتَ، بَهِتَ بَهْتًا (س) ہکا بکا رہ جانا، مبہوت رہ جانا۔ اَلْمُلُوْك، واحد: اَلْمَلِكُ، بادشاہ۔ اَلْمَسْجُوْنِیْن، واحد: اَلْمَسْجُوْن قیدیوں۔

ترجمہ فرعون جب عاجز ہو گیا اور اس سے کوئی جواب نہ بن پڑا تو اس نے چھٹکارا حاصل کرنا چاہا، چنانچہ اس نے کہا: کون ہے سارے جہانوں کا وہ رب جس کا تذکرہ کرتے ہوئے میں تم کو سنتا ہوں؟ (حضرت موسیٰؑ) نے کہا: وہ آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان جو چیزیں ہیں ان سب کا رب ہے، اگر تمہیں یقین ہو، فرعون اس جواب سے برہم ہوا اور اس نے چاہا کہ اہل مجلس بھی غصہ ہوں اور حیران ہوں، چنانچہ اس نے اپنے آس پاس (ارد گرد) کے لوگوں سے کہا: کیا تم لوگ سن نہیں رہے ہو؟ حضرت موسیٰؑ نے

قطع کلامی نہیں کی، بلکہ فرعون پر انہوں نے ایک دوسری چوٹ لگائی (حضرت موسیٰؑ) نے فرمایا: وہ تم سب کا اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا رب ہے، فرعون غصہ میں آپے سے باہر ہوگیا اور صبر نہ کرسکا اور اس نے کہا: (اے لوگو!) تمہارا وہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے وہ مجنوں (پاگل) ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے اب بھی کلام کو ختم نہیں کیا، اور فرعون پر تیسری چوٹ کی، فرمایا: وہ مشرق (پورب) اور مغرب (پچھم) اور ان دونوں کے درمیان جو چیزیں ہیں ان سب کا رب ہے، اگر تم لوگوں کو سمجھ ہو، فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو اس تلخ موضوع سے پھیرنا چاہا، اور فرعون نے اپنے سرداروں کے غصہ کو بھڑکانا چاہا، چنانچہ اس نے کہا: گذشتہ زمانوں کے لوگوں کا کیا حال ہے؟ فرعون نے دل میں سوچا کہ اگر موسیٰ کہیں گے کہ وہ لوگ حق پر تھے تو میں کہوں گا، بے شک وہ لوگ تو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے، اور اگر حضرت موسیٰؑ یہ کہیں گے کہ وہ لوگ گمراہی اور بے وقوفی میں پڑے ہوئے تھے، تو اہل مجلس غصہ اور برہم ہوجائیں گے اور کہیں گے کہ موسیٰؑ نے ہمارے باپ دادوں کو گالی دی ہے، لیکن حضرت موسیٰؑ فرعون سے کہیں زیادہ عقل مند تھے، اور حضرت موسیٰ اپنے رب کی طرف سے ایک خاص نور کے حامل تھے، چنانچہ انہوں نے فرمایا: اس کا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے، میرا رب نہ تو بھٹکتا ہے اور نہ اس پر نسیان (بھول) طاری ہوتا ہے، پھر حضرت موسیٰؑ نے ایسی باتیں شروع کردیں جن سے فرعون بھاگنا اور چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا، (حضرت موسیٰؑ فرمانے لگے) میرا رب نہ تو بھٹکتا ہے اور نہ ہی بھولتا ہے، اسی نے تمہارے واسطے زمین

کو بچھونا بنادیا اور زمین میں تمہارے لیے راستے نکالے اور آسمان سے پانی برسایا، فرعون حیران رہ گیا اور ہکا بکا رہ گیا، اور اس کو سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا جواب دے، چنانچہ اس نے وہ بات کہی جو سارے بادشاہ کہا کرتے ہیں جب وہ عاجز ہو کر غصہ ہو جاتے ہیں، فرعون نے کہا: اگر تم میرے علاوہ کسی کو معبود بناؤ گے تو میں تم کو ضرور بالضرور قید کر دوں گا۔

مُعجِزاتُ مُوسٰی ۔ (حضرت موسیٰؑ کے معجزات)

مفردات مُعجِزَاتٌ، واحد: مُعجِزَۃٌ، عاجز کرنے والی چیز (کسی اللہ کے نبی سے خلاف عادت چیز کا ظاہر ہو جو انسانی طاقت سے باہر ہو) أَطلَقَ إِطلَاقًا (افعال) چلانا، چھوڑنا۔ سَهمٌ، جمع: سِهَامٌ، تیر۔ يَرمِي رَمَى رَميًا (ض) چلانا، تیر اندازی کرنا۔ ثُعبَانٌ، جمع: ثَعَابِينُ، اژدہا (انتہائی بڑا سانپ) نَزَعَ نَزعًا، (ف) نکالنا۔ بَيضَاءُ، سفید روشن اور چمکدار۔ جُلَسَاءُ، واحد: جَلِيسٌ، ہم نشین۔ سَاحِرٌ، جمع: سَاحِرُونَ، جادوگر۔ سِحرٌ، جادو۔ لَا يُفلِحُ، أَفلَحَ إِفلَاحًا (افعال) کامیاب ہونا، فلاح پانا۔ تَلفِتُ، لَفَتَ لَفتًا (ض) ہٹانا، پھیرنا۔ الكِبرِيَاءُ، بڑائی، عظمت۔ يُخَوِّفُ، خَوَّفَ تَخوِيفًا (تفعیل) ڈرانا۔ أَشَارَ، إِشَارَةً (افعال) مشورہ دینا۔ السَّحَرَةُ، واحد: سَاحِرٌ، جادوگر۔ مَملَكَةٌ، حکومت۔ ملک۔ نَاحِيَةٌ، جمع: نَوَاحِي، گوشہ، اطراف۔ يَومُ الزِّينَةِ، خوشی کا دن۔ المِيعَادُ، وقت مقرر۔ نَتَّبِعُ، اِتَّبَعَ اِتِّبَاعًا (افتعال) پیروی

کرنا، اتباع کرنا۔

ترجمہ جب فرعون نے تیر چلایا تو حضرت موسیٰؑ نے ارادہ کیا کہ اس کو اللہ کے تیر سے ماریں، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کیا اگرچہ میں تمہارے سامنے واضح چیز پیش کر دوں؟ فرعون نے کہا تم اس کو لے کر آؤ اگر تم سچوں میں سے ہو، پس حضرت موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی پھینکی، پس اچانک وہ کھلا اژدہا بن گیا، اور اپنا ہاتھ نکالا تو وہ یکایک دیکھنے والوں کے لیے روشن اور چمکدار بن گیا، فرعون کو اپنے ہم نشینوں کو کہنے کے لیے ایک بات ہاتھ لگ گئی، فرعون نے اپنے اردگرد کے سرداروں سے کہا بے شک یہ بڑا ماہر جادوگر ہے، اہل مجلس نے اس کی موافقت کی، اور بولے: بے شک یہ کھلا ہوا جادو ہے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: کیا تم لوگ حق کے متعلق یہ کہتے ہو جب وہ تمہارے پاس پہنچ گیا کہ یہ جادو ہے، حالانکہ جادوگر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، فرعون نے حضرت موسیٰؑ پر دوسرا تیر چلایا، چنانچہ اس نے کہا: ——— کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم کو اس طریقہ سے ہٹا دو جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے، اور تاکہ زمین میں تم دونوں کے لیے بڑائی (عظمت اور سرداری) قائم ہو جائے، اور ہم لوگ تو تم دونوں کی وجہ سے ایمان لانے والے نہیں ہیں، فرعون نے دوسرے بادشاہوں کے طرز پر اپنے درباریوں (سرداروں) کو حضرت موسیٰ سے ڈرایا، چنانچہ اس نے کہا: یہ تم لوگوں کو اپنے جادو کے ذریعہ تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے، لہٰذا تم لوگ کیا رائے دیتے ہو، سرداروں نے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ اپنی حکومت (ملک) سے تمام جادوگروں کو جمع کیا جائے اور ان کے

ذریعہ موسٰی پر حملہ کیا جائے، اور اسی طرح طے ہوا، پورے ملک مصر میں اعلان کروادیا گیا کہ جو کوئی جادو جانتا ہو وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہوجائے، سلطنت کے تمام اطراف سے جادوگر اکٹھا ہوئے، اور خوشی کا دن مقرر ہوا، اور لوگوں سے کہا گیا کیا تم لوگ اکٹھا ہوگے شاید ہم لوگ جادوگروں کی پیروی کریں گے اگر یہ غالب رہے۔

إلى الميدانِ ——(میدان کی طرف)

مفردات ضُحًى، چاشت کے وقت۔ أَفْوَاجًا، جوق درجوق، گروہ درگروہ۔ أَطْفَالٌ، واحد: طِفْلٌ، بچے۔ شُبَّانٌ، واحد: شَابٌّ، نوجوان۔ شُيُوخ، واحد: شَيْخٌ، بوڑھے۔ المَطَرِيَّة، فرعون کے زمانے میں مصر کے ایک قصبہ کا نام۔) أَسْمَاءٌ، واحد: إِسْمٌ، نامون۔ أَفْلَاذ، واحد: فَلَذٌ، ٹکڑا، پارہ۔ كَبِدٌ، جمع: أَكْبَادٌ، جگر، کلیجہ۔ نَشَأَ نَشْأَةً (ف) پرورش پانا، پروان چڑھنا۔ يَأْسٌ، ناامیدی، مایوسی رَجَاءٌ، امید۔ خُيَلَاءُ، تکبر، غرور، ناز۔ مَلَابِسُ، واحد، مَلْبَسٌ، کپڑے، لباس، جوڑے، مُدَبَّنَةٌ، رنگ برنگ۔ العِصِيُّ، واحد: عصا، لاٹھیاں الحِبَالُ، واحد: الحَبْلُ، رسیاں، يَمْرَحُونَ، مَرِحَ مَرَحًا (س) اترانا، اکڑنا۔ المُقَرَّبِيْنَ، واحد: مُقَرَّبٌ، قریبی لوگ، جَائِزَةٌ، جمع جَوَائِزُ، انعام۔ عَطَاءٌ، عطیہ۔ يُخْدَعُ، خَدَعَ خَدْعًا (ف) دھوکا دینا۔ يُصَادُ، صَادَ صَيْدًا (ض) شکار کرنا۔ الأَبْطَالُ، واحد: بَطَلٌ، بہادر، ہیرو۔ مَوَاعِيدُ، واحد: مِيْعَادٌ، وعدے کا وقت، وعدے۔

ترجمہ لوگ چاشت کے وقت اپنے گھروں سے نکلتے ہوئے اور میدان کی طرف گروہ در گروہ چلتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے، میدان کی طرف چلے جارہے تھے، بچے، جوان، بوڑھے مرد اور عورتیں سب کے سب، گھر میں بیمار اور معذور کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا، اور قصبۂ مطریہ میں آپ جادو کی گفتگو اور جادوگروں کے نام کے علاوہ کچھ نہ سنتے، کیا شہر اُسوان کا بڑا جادوگر آیا ہے؟ ہاں، اور شہر اُقصر کا جادوگر، اور شہر جیزہ کا مشہور جادوگر، اے میرے بھائی! تمہاری کیا رائے ہے کون غالب ہوگا؟ بے شک مصر نے اپنے جگر کے ٹکڑوں کو اگل دیا ہے، تمہارا کیا خیال ہے ان پر کوئی غالب آئے گا؟ اور موسیٰؑ اور اس کے بھائی کیسے ان پر غالب آسکتے ہیں، انہوں نے جادو کہاں سیکھا ہے؟ وہ تو بادشاہ کے محل میں پلا بڑھا ہے پھر مصر سے ڈر کر اور چوکنا ہو کر نکل کر چلا گیا اور شہر مدین میں چند سال رہا، تو کہاں ان دونوں نے جادو سیکھ لیا ہے؟ کیا مصر میں؟ نہیں، کیا مدین میں؟ ہم نے تو نہیں سنا ہے کہ وہاں جادو کا فن ہے، بنی اسرائیل آئے جبکہ وہ نا امیدی اور امید کے درمیان تھے، اور شاید نا امیدی غالب تھی، اللہ تعالیٰ عمران کے بیٹے پر رحم کرے، اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کی مدد کرے، جادوگر آئے وہ لوگ تکبر اور فخر کے ساتھ آتے، وہ لوگ رنگ برنگ کپڑے میں نکلے، وہ لوگ لاٹھیاں اور رسّیاں اٹھائے ہوئے نکلے، وہ لوگ ہنستے ہوئے اور اتراتے ہوئے نکلے، آج فن کے مظاہرے کا دن ہے، آج بادشاہ ہمارے فن کو دیکھے گا، آج قوم ہماری فضیلت کو دیکھے گی، چنانچہ جب جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: اگر ہم لوگ غالب رہے تو

ہم کو کیا اجر ملے گا؟ (کیا انعام ملے گا؟) فرعون نے کہا: ہاں، اور بے شک تم لوگ اس وقت (ہمارے) مقربین میں سے ہو جاؤ گے، اور یہ بادشاہوں کا انعام ہے، اور یہ بادشاہوں کا عطیہ ہے، اور یہی وہ چیز ہے جس سے ماہرین فن کو دھوکا دیا جاتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ بہادروں کو شکار کیا جاتا ہے، جادوگر فرعون کے وعدوں سے خوش ہوئے۔

بَیْنَ الحَقِّ وَالبَاطِلِ

حق اور باطل کے درمیان

مفردات دُهِشَ دَهِشَ دَهْشًا (س) متحیر ہونا، دہشت زدہ ہونا۔ تَرَاجَعُوا، تَرَاجَعَ تَرَاجُعًا (تفاعل) پلٹنا۔ هَتَفُوا، هَتَفَ هُتَافًا (ض) آواز لگانا، زور سے چلانا۔ صَاحَتْ، صَاحَ صَيْحًا (ض) چیخنا۔ بَكَتْ، بَكَى بُكَاءً (ض) رونا۔ يُخَيَّلُ، خُيِّلَ تَخْيِيلًا (تفعیل) دل میں خیال آنا، وہم ہونا۔ خَطَرَ خُطُورًا (ن) دل میں کسی بات کا آنا، دل میں کھٹکنا۔ الرِّهَان، مسابقہ، مقابلہ۔ الامتحَانُ، آزمائش۔ يُهَانُ، أُهَانَ إِهَانَةً (افعال) توہین کرنا۔ سَمَحَ سَمْحًا (ف) دینا، عطا کرنا۔ شَجَّعَ تَشْجِيعًا (تفعیل) حوصلہ افزائی کرنا، ہمت افزائی کرنا۔ تَلْقَفُ، لَقِفَ لَقْفًا (س) نگلنا۔ كَيْدٌ، مکر و فریب۔ يُبْطِلُ، أَبْطَلَ إِبْطَالًا (افعال) باطل کرنا۔ يُحِقُّ، أَحَقَّ إِحْقَاقًا، ثابت کرنا كَرِهَ كَرَاهَةً (س) ناپسند کرنا۔ بُهِتُوا، بَهِتَ بَهْتًا (س) ہکا بکا رہنا، مبہوت رہنا۔ قَرَعْنَا، قَرَعَ قَرْعًا (ف) کھٹکھٹانا، مقابلہ کرنا۔

اِضْمَحَلَّ اِضْمِحْلَالًا (افعلال) مضمحل ہونا، سرد پڑنا۔ ذَابَ ذَوْبًا (ن) پگھلنا، مرجھانا۔ النَّدیٰ، شبنم۔ اِقْتَنَعَ اِقْتِنَاعًا (افتعال) یقین کرنا۔ مَنَحَ مَنْحًا (ف) عطا کرنا، صَرَخُوا، صَرَخَ صُرَاخًا (ن) سخت چیخنا۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا: جو کچھ تم لوگوں کو ڈالنا ہے ڈالدو، چنانچہ انہوں نے اپنی رسّیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں، اور کہا: فرعون کی عزت کی قسم ہم لوگ ہی غالب آئیں گے، لوگوں نے تعجب خیز منظر دیکھا کہ میدان میں سانپ دوڑ رہے ہیں اور لوگ دہشت زدہ ہو گئے اور پیچھے پلٹنے لگے اور چیخنے لگے، سانپ، سانپ، عورتیں چیخ و پکار کرنے لگیں، بچے رونے لگے اور میدان میں سانپ سانپ کی آواز اور شور بلند ہو گیا، جو لوگوں نے دیکھا، حضرت موسیٰؑ نے بھی دیکھا اور ان کو تعجب ہوا، پس ان کی لاٹھیاں اور رسّیاں ان کی جادو کی وجہ سے حضرت موسیٰ کو ایسی محسوس ہونے لگیں کہ وہ دوڑ رہی ہیں، حضرت موسیٰؑ کے دل میں بھی ہلکا سا خوف آیا اور حضرت موسیٰ کو کیوں نہ خوف ہوتا؟ یہ مقابلہ کا دن تھا اور امتحان کے وقت انسان کی عزت ہوتی ہے یا ذلت ہوتی ہے، اور اگر جادوگر غالب آگئے اللہ نہ کرے ایسا ہو، اور اگر حضرت موسیٰ مغلوب ہو گئے، اللہ نہ کرے کہ ایسا ہو، تو کیا ہوگا؟ اللہ کی پناہ، حضرت موسیٰ کا مغلوب ہونا ایک آدمی کا مغلوب ہونا نہیں ہے بلکہ وہ ایک بادشاہ کے سامنے دین کا مغلوب ہونا ہے بلکہ وہ باطل کے سامنے حق کا مغلوب ہونا ہے، اللہ تعالیٰ ایسا نہ کرے، اللہ نہ کرے ایسا ہو، لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی ہمت افزائی کی اور فرمایا: خوف نہ کرو تم ہی بلند و بالا (غالب) رہوگے، اور تمہارے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے اس کو ڈال دو

تو وہ جادوگروں کے بنائے سانپوں کو نگل جائے گی، بلاشبہ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ ایک جادوگر کا مکر و فریب ہے، اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں سے بھی آئے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: جو کچھ تم لوگ لائے ہو اس کو اللہ تعالیٰ یقینا باطل کر دے گا، بے شک اللہ تعالیٰ فساد برپا کرنے والوں کے عمل کی اصلاح نہیں فرماتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ حق کو ثابت کرتا ہے اپنے کلمات اور باتوں کے ذریعہ اگرچہ مجرمین کو ناپسند گذرے، اور حضرت موسیٰؑ نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو یکایک وہ لاٹھی ان کے گھڑے ہوئے (سانپوں) کو نگلنے لگی، پس حق ثابت ہوگیا اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا تھا وہ سب باطل ہوگیا، جادوگر دہشت زدہ ہوگئے اور ہکا بکا رہ گئے، کیا چیز ہے یہ؟ بے شک ہم تو جادو اور اس کی حقیقت کو جانتے ہیں، اور بلاشبہ ہم لوگ جادو اور اس کی اقسام کو جانتے ہیں اور بلاشبہ ہم لوگ اس فن کے اساتذہ ہیں، ہم لوگ اس فن کے امام ہیں، یہ جادو نہیں ہے، یہ جادو نہیں ہے، یہ اگر جادو ہوتا تو ہم جادو کا مقابلہ جادو سے کرتے اور فن کا مقابلہ فن سے کرتے، لیکن اس کے سامنے تو ہمارا فن سرد پڑ گیا، اور پگھل گیا جیسے دھوپ کے آگے شبنم پگھل جاتا ہے، کہاں سے آیا ہے یہ؟ یہ تو اللہ ہی کی طرف سے ہے، جادوگروں نے یقین کر لیا کہ حضرت موسیٰؑ نبی ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ معجزہ کے طور پر عطا فرمایا ہے، چنانچہ ان لوگوں نے زوردار چیخ نکالی اور اعلان کیا، ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لے آئے، تمام جادوگر سجدے میں گر گئے یہ کہتے ہوئے کہ ہم لوگ سارے جہان کے رب پر ایمان لے آئے یعنی موسیٰ اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے۔

وَعِیْدُ فِرْعَوْنَ ــــ (فرعون کی دھمکی)

مفردات جَنَّ جُنُوْنًا (ن) پاگل ہونا، دیوانہ ہونا۔ قَعَدَ قُعُوْدًا (ن) بیٹھنا۔ بَرَقَ بَرْقًا (ن) چمکنا۔ رَعَدَ رَعْدًا (ف) گرجنا۔ یَرْجُوْ، رَجَا رَجَاءً (ن) امید کرنا۔ یَهْزِمُ، هَزَمَ هَزْمًا (ض) شکست دینا۔ جُنْدٌ، جمع: جُنُوْدٌ، فوج، لشکر۔ یَصُدُّ، صَدَّ صَدًّا (ن) ہٹانا، روکنا۔ اِرْتَدَّتْ، اِرْتَدَّ اِرْتِدَادًا، (افتعال) لوٹنا۔ سُلْطَان، بادشاہ، بادشاہت، غلبہ۔ الْأَلْسِنَةُ، واحد لِسَانٌ، زبان۔ جَبَرُوْتٌ، زور، طاقت، قدرت۔ أَذِنَ إِذْنًا (س) اجازت دینا۔ مَكَرْتُمْ، مَكَرَ مَكْرًا (ن) مکر کرنا، تدبیر کرنا۔ مَسْمُوْمٌ، زہرآلود۔ كِنَانَةٌ، جمع: كَنَائِنُ، ترکش۔ أُقَطِّعَنَّ، قَطَّعَ تَقْطِيْعًا، (تفعیل) کاٹنا، ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ أُصَلِّبَنَّ، صَلَّبَ تَصْلِيْبًا (تفعیل) سولی دینا، پھانسی پر لٹکانا۔ جُنَّةٌ، جمع: جُنَنٌ، ڈھال۔ ضَيْرٌ، نقصان، حرج۔ نَطْمَعُ، طَمِعَ طَمَعًا (ف) خواہش کرنا، چاہنا۔ خَطَايَا، واحد: خَطِيْئَةٌ، گناہوں۔ حَمَاسَةٌ، بہادری، جوش۔ أَكْرَهْتَ، أَكْرَهَ إِكْرَاهًا (افعال) زبردستی کرنا، مجبور کرنا۔ الدَّرَجَات، واحد: دَرَجَةٌ درجہ، مرتبہ۔ جَنَّاتُ عَدْنٍ، ہمیشگی کے باغات۔ تَزَكّٰى، تَزَكِّيًا (تفعل) پاک ہونا، پاکبازی اختیار کرنا۔



فرعون پر جنون (پاگل پن) طاری ہوگیا، کبھی کھڑا ہوتا، کبھی بیٹھتا، کبھی چمکتا تو کبھی گرجتا، بے چارہ فرعون،

جس کی اسی کو امید بھی نہیں تھی وہ ظاہر ہوگئی (واقع ہوگئی) اس نے ارادہ کیا تھا کہ جادوگروں کے ذریعہ حضرت موسیٰؑ کو شکست دے لیکن سارے جادوگر حضرت موسیٰؑ کی فوج اور ہمنوا بن گئے، فرعون نے لوگوں کو حضرت موسیٰؑ سے روکنے کا ارادہ کیا تھا، چنانچہ اس نے جادوگروں کو بلوایا، لیکن وہی لوگ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہوگئے، فرعون کا تیر اسی پر پلٹ کر آپڑا، فرعون کا خیال تھا کہ وہ عقلوں کا بادشاہ ہے جیسا کہ وہ (لوگوں کے) جسموں کا بادشاہ ہے، اور یہ کہ اس کو لوگوں کے دلوں پر بھی حکومت حاصل ہے جس طرح اس کو لوگوں کی زبانوں پر حکومت حاصل ہے، اور مصر میں اس کی اجازت کے بغیر کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کا اعتقاد کرے یا کسی چیز پر ایمان لائے، چنانچہ اس نے تکبر اور غرور کے انداز میں کہا: کیا تم لوگ میری اجازت سے پہلے اس پر ایمان لے آئے، فرعون نے ان پر بادشاہوں کا تیر چلایا اور کہا: بے شک وہ تمہارا بڑا استاد ہے جس نے تم لوگوں کو جادو سکھلایا ہے، اور ان پر دوسرا تیسرا وار کیا، اور بولا: بے شک یہ ایک تدبیر ہے جس کو تم لوگوں نے مل کر شہر میں کی ہے تاکہ تم لوگ شہر سے شہر کے باشندوں کو نکال دو، سو عنقریب تم لوگ (اس کا انجام) جان لوگے، اس نے ان پر ایک تیسرے زہر آلود تیر سے وار کیا جو بادشاہوں کے ترکش میں آخری تیر ہوتا ہے، میں ضرور بالضرور تم لوگوں کے ہاتھوں اور پیروں کو مخالف سمت سے کاٹوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا، مومنوں نے تمام تیروں کو ایمان اور صبر کے ڈھال سے سہہ لیا اور کہا: کوئی حرج کی بات نہیں ہے بے شک ہم لوگ اپنے رب کے پاس لوٹ کر

جانے والے ہیں، بے شک ہم لوگ امید کرتے ہیں کہ ہمارا رب ہمارے گناہوں کو معاف کردے گا اس بنیاد پر کہ ہم لوگ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں، اوران لوگوں نے ایمان اور بہادری کے ساتھ کہا بے شک ہم لوگ اپنے رب پر ایمان لے آئے تاکہ وہ ہمارے گناہوں اور جس جادو پر تم نے ہم لوگوں کو مجبور کیا اس کو معاف کردے، اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر اور باقی رہنے والا ہے، بے شک جو شخص اپنے رب کے پاس مجرم ہوکر آئے گا تو یقیناً اس کے لیے جہنم ہے اس میں نہ تو وہ مرے گا اور نہ وہ اس میں زندہ رہے گا، اور جو شخص اس کے پاس مومن ہوکر آئے گا اور اس نے نیک اعمال کیے ہوں گے تو ان کیلئے بلند درجات ہیں، ایسے ہمیشگی کے باغات ہوں گے جن کے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی اور یہ اس شخص کا بدلہ ہے جس نے اپنے آپ کو سنوارا۔

سَفَاهَةُ فِرْعَوْنَ — (فرعون کی بے وقوفی)

مفردات اِهْتَمَّ بِكَذَا، اِهْتِمَامًا (افتعال) دلچسپی لینا، فکرمند ہونا۔ طَارَ طَيْرًا (ض) اڑنا۔ لَايَطِيْبُ، طَابَ طِيْبًا (ض) اچھا لگنا، اچھا ہونا۔ أَثَارَ إِثَارَةً (افعال) بھڑکانا الآخَرُوْنَ، واحد: الآخَرُ، دوسرے لوگوں۔ تَذَرُ، وذر وَذْرًا (ض) ترک کرنا، چھوڑنا۔ ثَارَ ثَوْرًا (ن) بھڑکنا، جوش میں آنا۔ نَسْتَحْيِي اِسْتَحْيٰى اِسْتِحْيَاءً (استفعال) زندہ چھوڑنا۔ قَاهِرُوْنَ، واحد: قَاهِرٌ غالب، زبردست۔ يَصُدُّ، صَدَّ صَدًّا (ن) روکنا، منع کرنا، باز رکھنا۔

حِیْلَةٌ جمع: حِیَلٌ، تدبیر، حیلہ۔ مَهِیْنٌ، حقیر، ذلیل۔ یُبِیْنُ، أَبَانَ إِبَانَةً (افعال) ظاہر کرنا، واضح انداز میں گفتگو کرنا۔ رَزَانَةٌ نرمی۔ حِلْمٌ، بردباری۔ فَتَّشَ، تَفْتِیْشًا (تفعیل) تلاش کرنا، چھان بین کرنا۔ أَوْقِدْ، أَوْقَدَ إِیْقَادًا (افعال) آگ جلانا۔ الطِّیْنُ، مٹی، گارا۔ صَرْحٌ، جمع: صُرُوْحٌ، محل، بلند و بالا عمارت۔ بَنَىٰ، بُنْیَانًا، (ض) تعمیر کرنا، بنانا۔ تَعِبَ تَعَبًا (س) تھکنا۔ البَنَّاؤُوْن، واحد: بَنَّاءٌ، تعمیر کرنے والے۔ معمار۔ نَفِدَ نَفَادًا (س) ختم ہونا۔ الْآجُرُّ، پکی اینٹ۔ فَضْلًا عن كَذَا، چہ جائیکہ۔ الكَوَاكِبُ، واحد: كَوْكَبٌ، ستارے۔ خَابَ خَیْبَةً (ض) ناامید ہونا، ناکام ہونا۔ خَجِلَ خَجَلًا (س) شرمندہ ہونا۔ الثَّرَىٰ، مٹی، تری، نمناک مٹی۔ حُجَّةٌ، جمع: حُجَجٌ دلیل۔ یُظْهِرُ، أَظْهَرَ إِظْهَارًا (افعال) ظاہر کرنا، برپا کرنا۔ یُبَدِّلُ بَدَّلَ تَبْدِیْلًا (تفعیل) بدلنا۔

ترجمہ فرعون نے حضرت موسیٰ کے معاملہ پر کافی توجہ دی اور اس کی نیند اڑ گئی اور فرعون کی یہ حالت ہوگئی کہ نہ اس کو کھانا اچھا لگتا تھا اور نہ ہی پانی، اور نیز اس کے غصہ کو دوسرے لوگوں نے بھڑکا دیا اور ان لوگوں نے کہا: کیا آپ موسیٰ اور اس کی قوم کو اسی طرح چھوڑ دیں گے تاکہ وہ لوگ زمین میں فساد پھیلائیں، اور وہ (موسیٰ) آپ کو اور آپ کے معبود کو چھوڑ دیں، فرعون برہم ہوا اور بھڑک اٹھا، اس نے کہا: عنقریب میں ان کے بیٹوں کو قتل کرواؤں گا اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دوں گا، اور بے شک ہم ان پر غالب ہیں، فرعون نے ہر طرح کی تدبیر سے بنی اسرائیل اور اہل مصر کو حضرت موسیٰ سے روکنا چاہا

فرعون نے اپنی قوم میں آواز لگائی، اس نے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی حکومت میرے قبضہ میں نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے سے بہہ رہی ہیں، کیا تم لوگ دیکھتے نہیں ہو؟ آیا میں بہتر ہوں اس شخص کے مقابلے میں جو گھٹیا ہے، اور جو ٹھیک طریقے پر بات بھی نہیں کر سکتا ہے فرعون نے بڑی نرمی اور بردباری کے ساتھ کہا: اے سردارو! مجھ کو تمہارے واسطے اپنے علاوہ کسی معبود کا علم نہیں ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس نے بہت زیادہ چھان بین کی ہو، اور بہت زیادہ غور وفکر کیا ہو اور اپنی قوم کو نصیحت کی اور اس نے بے وقوفی اور جنون میں کہا" اے ہامان! تم میرے لیے اینٹ تیار کرواؤ، اور میرے لیے ایک بلند و بالا عمارت تیار کرو، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں، اور بے شک میں اس کو جھوٹوں میں سے گمان کرتا ہوں، ہامان نے اینٹ تیار کی اور ایک بلند و بالا محل تعمیر کیا لیکن کہاں تک، ہامان اور معمار سب کے سب تھک گئے، گارا اور اینٹ ختم ہوگیا، اور فرعون ہنوز ابھی بہت دور تھا وہ تو بادل تک بھی نہیں پہنچ پایا، چہ جائیکہ چاند تک، وہ تو ابھی چاند تک نہیں پہنچ پایا تھا چہ جائیکہ سورج تک، وہ تو ابھی سورج تک بھی نہیں پہنچ پایا تھا چہ جائیکہ ستاروں تک، اور وہ تو ابھی ستاروں تک بھی نہیں پہنچ پایا تھا چہ جائیکہ آسمان تک فرعون ناکام ہوکر شرمندہ ہوا اور عاجز ہوکر فرعون بیٹھ گیا، بے چارے کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین اور بلند و بالا آسمانوں کو پیدا کیا، اسی کے لیے ہیں وہ تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے، وہی آسمان میں معبود ہے اور وہی زمین میں معبود ہے، فرعون کو حضرت موسیٰؑ

کے قتل کے علاوہ کوئی حیلہ نظر نہیں آیا، اور اس کی دلیل یہ تھی کہ موسیٰ نے زمین میں فساد برپا کر رکھا ہے، فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں اور چاہیئے کہ وہ اپنے رب کو بلائے، بے شک مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ تمہارے دین کو بدل نہ دے یا یہ کہ وہ زمین میں فساد برپا کر دے۔

مؤمنُ آلِ فِرعَون

فرعون کے خاندان کا ایک ایمان والا

مفردات یَکتُمُ، کَتَمَ کِتمَاناً (ن) چھپانا۔ البَیِّنَۃ جمع: البَیِّنَات، واضح دلائل۔ الرَّشِید، سمجھدار۔ تَتَعَرَّضُونَ تَعَرَّضَ تَعَرُّضاً (تفعل) چھیڑنا۔ تُؤذُونَ، آذیٰ اِیذَاءً (افعال) تکلیف دینا، ایذا رسانی کرنا۔ خَلُّوا، خَلّٰی تَخلِیَۃً (تفعیل) چھوڑنا، خالی کر دینا۔ الوَیلُ، ہلاکت، تباہی۔ لَا تَغتَرُّوا، اِغتَرَّ اِغتِرَاراً (افتعال) دھوکا کھانا۔ بَأسٌ، پکڑ، عذاب۔ ظَاھِرِینَ، واحد: ظَاھِرٌ، غالب۔ اُرِیْ اَرٰی اِرَاءَۃً (افعال) دکھانا، سمجھانا۔ الرَّشَاد، ہدایت۔ یُحَذِّرُ، حَذَّرَ تَحذِیراً (تفعیل) ڈرانا۔ العَاقِبَۃُ جمع: العَوَاقِب انجام۔ مَصِیرٌ، انجام۔ الأَحزَابُ، واحد: حِزبٌ، جماعت، گروہ دَأبٌ، حالت، عادت۔ خَوَّفَ، تَخوِیفاً (تفعیل) ڈرانا۔ یَفِرُّ، فَرَّ فِرَاراً (ض) بھاگنا۔ صَاحِبَۃٌ جمع: صَوَاحِبُ، بیوی۔ شَأنٌ، حالت یُغنِي، أَغنیٰ إِغنَاءً (افعال) بے نیاز کرنا۔ الأَخِلَّاءُ، واحد: الخَلِیلُ، جگری دوست۔ یَتَسَاءَلُونَ، تَسَاءَلَ تَسَاؤُلاً (تفاعل) ایک دوسرے

پوچھنا۔ الجبّارُ، زور آور۔ المُلکُ، بادشاہت۔ القہّار، زبردست۔
یَفْزَعُ، فَزَعَ فَزَعًا (س.ف) دہشت زدہ ہونا، گھبرانا۔ یَصْرُخُوْنَ
صَرَخَ صُرَاخًا (ن) چیخنا، چلانا۔ یُوَلُّوْنَ، وَلّٰی تَوْلِیَۃً (تفعیل)
پیٹھ پھیر کر بھاگنا، منھ موڑنا۔ مُدْبِرِیْنَ، واحد: مُدْبِرٌ پیٹھ پھیرنے والے۔
عَاصِمٌ، بچانے والا۔ یَوْمَ التَّنَاد، روز قیامت۔ یُضْلِلُ، اَضَلَّ
اِضْلَالًا (افعال) گمراہ کرنا۔ قَدَّرْتُمْ، قَدَّرَ تَقْدِیْرًا (تفعیل)
قدر کرنا۔ تَأَسَّفْتُمْ، تَأَسَّفَ تَأَسُّفًا (تفعل) افسوس کرنا۔ تَنْدَمُوْنَ
نَدِمَ نَدَامَۃً (س) نادم ہونا۔

ترجمہ جب فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو فرعون کے خاندان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا جو اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا اور اس نے کہا: کیا تم لوگ ایک شخص کو اس بنیاد پر قتل کردگے کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے، حالانکہ وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے واضح دلائل لاچکا ہے، فرعون کے خاندان کے اس سمجھدار شخص نے کہا: تم لوگ موسیٰ کو کیوں چھیڑتے ہو اور اس کو کیوں تکلیف دیتے ہو؟ اگر تم لوگ اس پر ایمان نہیں لاتے ہو تو اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو، اور اس کو راستہ دے دو، اگر وہ جھوٹا ہوگا تو اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑے گا، اور اگر تم لوگ اس کو تکلیف دوگے اور اس کو تکلیف پہنچانے میں مبالغہ کروگے اور وہ نبی ہوئے تو تمہارے لیے ہلاکت ہے، اور اگر وہ سچے ہوئے تو تم کو وہ بعض باتیں پہنچ کر رہیں گی جن کا وہ تم سے وعدہ کرتے ہیں، میرے بھائیو! اپنی بادشاہت سے دھوکا مت کھاؤ، اور اپنی طاقت اور فوج پر غرور مت کرو، اے میری قوم! آج ہم پر تمہاری

بادشاہت اور حکومت ہے اور تم لوگ غالب ہو، سو بتاؤ اللہ کی پکڑ سے ہماری کون مدد کرے گا اگر وہ آجائے؟ فرعون کا جواب یہ تھا کہ اس نے کہا: میں تم لوگوں کو وہی بات سمجھاتا ہوں جو میں سمجھتا ہوں، اور میں تمہاری ہدایت کے راستے کی راہنمائی کر رہا ہوں، اس سمجھدار آدمی نے اپنی قوم کو برے انجام اور ظالموں کے ٹھکانے سے ڈرانا چاہا تو اس نے کہا: اے میری قوم! میں تم پر گروہوں یعنی دوسری قوموں کے دن کی طرح اندیشہ کرتا ہوں یعنی قومِ نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد آنے والی قوموں کی حالت کے مثل کا اندیشہ کرتا ہوں، اور اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم کو پسند نہیں کرتے ہیں، اور اس سمجھدار شخص نے ان کو قیامت کے دن سے ڈرایا، کیا ہے قیامت کا دن؟ جس دن انسان اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹے سے بھاگے گا، اس دن ان میں سے ہر ایک شخص کی ایک حالت ہوگی جو اس کو بے نیاز کر دے گی، اس دن جگری دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے علاوہ پرہیزگار لوگوں کے، اس دن ان کے درمیان نہ رشتہ داریاں ہوں گی اور نہ ہی ایک دوسرے سے آپس میں سوال کریں گے، اس دن زور آور بادشاہ پکارے گا، آج کس کی حکومت (بادشاہت) ہے ایک زبردست اللہ تعالیٰ کی، جس دن لوگ گھبرائیں گے اور وہ چیخیں گے، اور ان میں سے ایک دوسرے کو آواز دیگا، اور جس دن لوگ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے ان کو اللہ تعالیٰ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، چنانچہ اس سمجھ دار شخص نے کہا: اے میری قوم! میں تم پر قیامت کے دن کا اندیشہ کرتا ہوں، جس دن تم لوگ پست پھیر کر بھاگو گے، تم کو اللہ تعالیٰ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور جس کو اللہ تعالیٰ ہی گمراہ کر دے تو اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے

نیز اس سمجھدار شخص نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم کو ایک نعمت عطا کی تھی، لیکن تم لوگوں نے اس کی فضیلت کو نہیں پہچانا اور نہ ہی تم لوگوں نے اس کی قدر کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا، یہاں تک کہ جب وہ ختم ہوگئی تو تم لوگوں نے اس پر افسوس کیا، وہ حضرت یوسف نبی تھے (ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی نازل ہو) جن کو تم لوگوں نے نہیں پہچانا اور نہ ہی تم لوگوں نے ان کی قدر کی جیسی قدر کرنی چاہئے تھی، لیکن جب ان کا انتقال ہو گیا تو کہنے لگے: سبحان اللہ نبی تھے، اور حضرت یوسف جیسا کوئی نہیں، بادشاہ تھے لیکن یوسف جیسا کوئی نہیں، ایک آدمی تھے لیکن یوسف جیسا کوئی نہیں اس کے بعد کون ہمارا نبی ہوگا؟ اس جیسا کون ہوگا؟ ہرگز نہیں، کبھی بھی ان جیسا نہیں آسکتا، اور تحقیق کہ تمہارے پاس اس سے پہلے حضرت یوسف؈ واضح دلائل لے کر آئے لیکن تم لوگ برابر شک میں پڑے رہے اس چیز کے متعلق جس کو وہ تمہارے پاس لے کر آئے تھے، یہاں تک کہ جب وہ وفات پا گئے تو تم نے کہا: ہرگز اللہ تعالیٰ ان کے بعد کوئی رسول نہیں بھیجے گا اسی طرح تم لوگ اس نبی کے بعد بھی کروگے اور نادم ہوگے۔

نَصِيحَةُ الرَّجُلِ — (اس شخص کی نصیحت)

مفردات وَعَظَ عِظَةً (ض) نصیحت کرنا۔ بَذَلَ بَذْلًا، (ن) خرچ کرنا، صرف کرنا۔ وُدٌّ، محبت۔ سَكْرَةٌ، جمع: سَكَرَاتٌ، نشہ، مستی۔ حُلْمٌ، جمع: أَحْلَامٌ، خواب۔ ظِلٌّ زَائِلٌ، ڈھلتی چھاؤں۔ سُكَارَىٰ، واحد: سَكْرَانُ، نشے والا، مست۔ يَشْعُرُ،

شَعَرَ شُعُوراً (ن) سمجھنا۔ یُنَبِّهُ، نَبَّهَ تَنْبِيهًا (تفعیل) متنبہ کرنا۔ سُلْطَان، دلیل۔ لَاجَرَمَ، یقیناً۔ یَئِسَ یَأْساً (س) ناامید ہونا سَئِمَ سَآمَةً (س) اکتا جانا۔ بَلَادَةٌ، کند ذہنی۔ أُفَوِّضُ، فَوَّضَ تَفْوِيضًا (تفعیل) سپرد کرنا۔ عَصَمَ عِصْمَةً (ض) بچانا، حفاظت کرنا۔ أَهْلَكَ إِهْلَاكًا (افعال) ہلاک کرنا۔ وَقَا وِقَايَةً (ض) بچانا۔ حَاقَ حَيْقًا (ض) گھیرنا، احاطہ کرنا۔ سَيِّئَاتٌ، واحد: سَيِّئَةٌ برائیاں۔

ترجمہ اس شخص نے اپنی قوم کو نصیحت کی اور ان کے لیے اپنی محبت اور خیر خواہی کو صرف کر دیا، اور اس شخص نے کہا جو ایمان لے آیا تھا اے میری قوم! تم میری اتباع کرو میں تمہاری ہدایت کے راستے کی رہنمائی کروں گا، اس عقل مند آدمی نے جان لیا کہ پوری قوم دنیاوی زندگی کے نشے میں مست ہے اور یہ کہ فرعون اپنی حکومت اور طاقت سے دھوکا کھائے ہوئے ہے، لیکن یہ دنیا تو ایک خواب ہے اور یہ کہ دنیا ایک ڈھلتی چھاؤں ہے، اور اس شخص کو یہ بھی معلوم ہو گیا کہ قوم کو حضرت موسیٰ کی اتباع سے کیا چیز روک رہی ہے، وہ یہ کہ وہ لوگ دنیا کے نشے میں مست ہیں اور نشے والا شخص نہ تو کوئی چیز سنتا ہے اور نہ ہی کوئی چیز سمجھتا ہے، وہ اسی وجہ سے حضرت موسیٰ کی آواز کو نہیں سن رہے ہیں، چنانچہ اس نے ان کو ان کی غفلت سے بیدار کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ اس نے کہا: اے میری قوم! بلاشبہ یہ دنیاوی زندگی ایک تھوڑا سا نفع اٹھانا ہے، اور بے شک آخرت ہی قرار کا مستقل ٹھہرنے کا گھر ہے، اس کی قوم کے جاہل لوگ اس کو کفر کی طرف بلانے لگے

اور شرک کی طرف، اور اس کو وہ لوگ باپ دادوں کے دین کی طرف بلانے لگے، پس جب وہ ان لوگوں سے کہتا: اللہ کی طرف آؤ تو وہ لوگ اس سے کہتے، آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹ آؤ، اور جب ان لوگوں نے بلانے میں بہت زیادہ مبالغہ کیا تو اس شخص نے ان لوگوں سے کہا: اے میری قوم! کیا بات ہے میں تم لوگوں کو نجات کی جانب بلاتا ہوں اور تم لوگ مجھے آگ (جہنم) کی طرف بلاتے ہو، تم لوگ مجھ کو دعوت دیتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کے ساتھ ایسی چیز کو شریک کروں جس کا مجھے علم نہیں ہے، اور میں تم کو بہت زیادہ مغفرت کرنے والے زبردست خدا کی طرف بلاتا ہوں، اور اس عقل مند آدمی نے ان لوگوں سے کہا: کون سا نبی تمہارے معبودوں کی طرف سے آیا، اور کون سی کتاب نازل ہوئی اور اس کی طرف کس نے دعوت دی؟ یہ چند نام جن کو تم اور تمہارے باپ دادوں نے گھڑ لیے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں اتاری ہے، اور یہ اللہ کے رسول ہیں جنہوں نے اللہ کی دعوت دی، یہ ابراہیم علیہ السلام اور یہ یوسفؑ ہیں، اور یہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰؑ ہیں، ہر چیز میں اس کی ایک نشانی ہے اور ہر جگہ اس کی دعوت ہے، یقیناً جس چیز کی طرف تم لوگ مجھ کو بلاتے ہو اس کی نہ تو دنیا میں دعوت ہے اور نہ ہی آخرت میں، اور جب یہ شخص ان کی ہدایت سے ناامید ہوگیا اور ان کی کند ذہنی سے اکتا گیا تو ان کو چھوڑ دیا اور ان سے کہا: عنقریب تم لوگ اس کو یاد کروگے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھنے والا ہے، لوگ برہم ہوگئے اور فرعون کے خاندان والوں نے اس

کو قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت فرمائی اور اس کے دشمنوں کو ہلاک کردیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس چیز کی برائیوں سے بچالیا جو ان لوگوں نے مکر و تدبیر کیا تھا، اور فرعون اور فرعون کے خاندان والوں اور اس کے ماننے والوں کو برے عذاب نے آگھیرا۔

زَوْجُ فِرْعَوْن — (فرعون کی بیوی)

مفردات سُلْطَانٌ، حکومت، بادشاہت، قدرت۔ أَقْصٰی، آخری کنارہ۔ بَرَقَ بَرْقًا (ن) چمکنا۔ رَعَدَ رَعْدًا (ف) گرجنا۔ یَعْصِیْ، عَصٰی عِصْیَانًا (ض) نافرمانی کرنا۔ یَکْفُرُ، کَفَرَ کُفْرًا (ن) کفر کرنا، انکار کرنا۔ یَنْسٰی، نَسِيَ نِسْیَانًا (س) بھولنا۔ أَرٰی إِرَاءَةً (افعال) دکھانا۔ یَحُوْلُ، حَالَ حَیْلُوْلَةً (ن) حائل ہونا۔ تُطِیْعُ، أَطَاعَ إِطَاعَةً (افعال) اطاعت کرنا، فرماں برداری کرنا۔ مَعْصِیَةٌ، جمع: مَعَاصِيْ، نافرمانی، گناہ۔ بَارٌّ، جمع: بَرَرَةٌ، فرماں بردار۔ جَاهَدَا، جَاهَدَ مُجَاهَدَةً، مجبور کرنا، کوشش کرنا۔ صَاحِبْ صَاحَبَ مُصَاحَبَةً (مفاعلۃ) ساتھ رہنا۔ أَنَابَ إِنَابَةً (افعال) رجوع کرنا۔ أُنَبِّئُ، نَبَّأَ تَنْبِئَةً (تفعیل) باخبر کرنا، آگاہ کرنا۔ تَتَبَرَّأُ، تَبَرَّأَ تَبَرُّءً (تفعل) برات ظاہر کرنا، بیزاری کا اظہار کرنا۔ أَنْجَا، إِنْجَاءً (افعال) نجات دینا۔ ضَرَبَ مَثَلًا (ض) مثال بیان کرنا، کہاوت بیان کرنا۔

ترجمہ فرعون کو یقین تھا کہ وہ عقلوں کا بادشاہ ہے جیساکہ وہ جسموں کا بادشاہ ہے اور یہ کہ اس کو دلوں پر قدرت ہے جیساکہ اس کو زبانوں پر قدرت ہے، اور اس کی اجازت کے بغیر مصر میں کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ کسی چیز کا اعتقاد رکھے یا کسی چیز پر ایمان لائے، اور جب ملک مصر کے کسی کنارے میں کوئی حضرت موسیٰ پر ایمان لاتا تو فرعون پاگل ہو جاتا، اور فرعون کھڑا ہوتا اور بیٹھتا، کبھی فرعون لال پیلا ہوتا اور گرجتا اور کہتا: میری اجازت کے بغیر اس کو کیسے حق ہو گیا کہ وہ موسیٰ پر ایمان لے آئے، میری حکومت میں رہتا ہے اور میری ہی نافرمانی کرتا ہے، میرا رزق کھاتا ہے اور میری ہی ناشکری کرتا ہے؟ میں مصر کے ہر شخص کی جان سے زیادہ اس سے قریب ہوں، فرعون بھول چکا تھا کہ وہ اللہ کی مملکت میں رہتا ہے اور اسی کی نافرمانی کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے رزق کو کھاتا ہے اور اس کی نافرمانی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اسی کے گھر میں یعنی اسی کے خاندان میں ایک نشانی دکھلائی، اللہ تعالیٰ نے اس کو دکھلایا کہ بے شک اللہ ہی دلوں کا بادشاہ ہے جیساکہ وہ جسموں کا بادشاہ ہے، اور یہ کہ اس کو دلوں پر ویسی ہی حکومت اور کنٹرول حاصل ہے جیسی اس کی زبانوں پر حکومت حاصل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے گھر والوں کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے، ایمان فرعون کے گھر میں داخل ہو گیا حالانکہ اس کو اس کا احساس تک نہ تھا اور نہ وہ کسی چیز پر قادر ہو سکا، فرعون کی بیوی اللہ پر ایمان لے آئی اور فرعون کا انکار کر دیا، اور وہ حضرت موسیٰ پر ایمان لے آئی اپنے شوہر بادشاہِ مصر

کی ناپسندیدگی کے باوجود حضرت موسیٰؑ پر وہی ایمان لے آئی جو فرعون کو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ جاننے والی اور اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، فرعون کی پولس کچھ بھی نہ کرسکی اور نہ ہی اس کو اس کا احساس تک ہوا حالانکہ ان کی ناک چیونٹیوں جیسی اور آنکھیں کوے جیسی تھیں، فرعون کو بھی اس کا احساس نہ ہوسکا، حالانکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ قریب تھا اور اگر اس کو فرعون جان بھی لیتا تو کیا کرتا؟ اس لیے کہ اس کو جسم پر تو قدرت حاصل تھی لیکن عقل پر قدرت حاصل نہیں تھی، اور بے شک اس کو زبان پر کنٹرول تھا لیکن اس کو دل پر کنٹرول نہیں تھا، اور فرعون بلکہ دنیا کے کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ انسان اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوجائے، بے شک فرعون کو اپنی بیوی پر حق تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا حق سب سے بڑھ کر ہے، عورت پر اپنے شوہر کی اطاعت لازم ہے لیکن خالق کی نافرمانی کے ساتھ کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے، اولاد پر واجب ہے کہ وہ اپنے والدین کی اطاعت کرے اور یہ کہ ان دونوں کا فرماں بردار اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا رہے لیکن اس کے لیے جائز نہیں کہ شرک میں ان دونوں کی اطاعت کرے، اور اگر وہ دونوں تم کو مجبور کریں کہ تم میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرو جس کا تم کو علم نہیں ہے تو تم ان کی بات نہ مانو، اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح رہو، اور اس شخص کے راستے کی پیروی کرو جو میری طرف جھکا ہوا ہے پھر میری ہی طرف تم لوگوں کو لوٹنا ہوگا تو میں تم کو تمہارے کیے ہوئے اعمال کے بارے میں بتلاؤں گا، فرعون کی بیوی ایمان پر جمی رہی اور اللہ کے دشمن کے گھر میں اللہ کی عبادت کرتی رہتی تھی، وہ اللہ تعالیٰ سے

ڈرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اس چیز سے برأت کا اظہار کرتی تھی جس کو فرعون کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرعون کی بیوی سے راضی ہو گیا اور اللہ نے اس کو فرعون اور اس کے عمل سے بچالیا، اللہ تعالیٰ نے مومنوں کیلئے اس کی مثال بیان کی اس کے ایمان اور اس کی بہادری کی وجہ سے، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لیے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی، جس وقت اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر تعمیر کر دیجئے اور فرعون اور اس کے کرتوت سے مجھے نجات دے دیجیے اور مجھ کو ظالم قوم سے بچالیجیے۔

مِحْنَةُ بَنِي إِسْرَائِيل ـ (بنی اسرائیل کی آزمائش)

مفردات مِحْنَةٌ، جمع: مِحَنٌ، آزمائش۔ عَدَاوَةٌ، دشمنی۔ اِجْتَرَأَ، اِجْتِرَاءً (افتعال) بے باک ہونا، جری ہونا ھَرَّ ھَرًّا (ض) بھونکنا۔ بِلِيَّةٌ جمع: بَلَايَا، مصیبت، آفت۔ يُسَلِّي سَلّٰى تَسْلِيَةً (تفعیل) تسلی دینا۔ يُوصِي، أَوْصَىٰ اِيصَاءً (افعال) وصیت کرنا، حکم دینا۔ يُورِثُ، أَوْرَثَ اِيرَاثًا (افعال) وارث بنانا، مالک بنانا۔ سَئِمَ سَآمَةً، اکتانا، تنگ دل ہونا۔ الأذیٰ: تکلیف لَمْ تُغْنِ، أَغْنَىٰ إِغْنَاءً (افعال) کام آنا، بے نیاز کرنا۔ أُوذِينَا، آذَىٰ إِيذَاءً (افعال) تکلیف دینا، ایذا رسانی کرنا۔ لَمْ يَجْزَعْ، جَزِعَ جَزَعًا (ف) گھبرانا، جزع فزع کرنا۔ لَمْ يَيْأَسْ، يَئِسَ يَأْسًا (س) ناامید ہونا۔ يَسْتَخْلِفُ، اِسْتَخْلَفَ اِسْتِخْلَافًا (استفعال) خلیفہ بنانا،

نائب بنانا۔ فِتْنَۃٌ، جمع: فِتَنٌ، آزمائش۔ یُصَلُّوْنَ، صَلّٰی تَصْلِیَۃً (تفعیل) نماز پڑھنا۔

ترجمہ جب لوگوں کو بنی اسرائیل سے فرعون کی دشمنی کا علم ہوا تو وہ لوگ بنی اسرائیل سے عداوت اور ان کی ایذارسانی کی وجہ سے فرعون کے قریب ہو گئے، بنی اسرائیل پر بچے بھی بے باک ہو گئے اور کتے بھی ان کو بھونکنے لگے، چنانچہ ہر دن ایک نئی آزمائش ہوتی، اور ہر دن ایک مصیبت نازل ہوتی، حضرت موسیٰؑ ان کو تسلی دیتے اور ان کو صبر کی تلقین کرتے، اور ان سے کہتے: اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو، بے شک زمین اللہ کی ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اس کا وارث بنا دیتے ہیں اور بہترین انجام پرہیزگاروں کا ہے، بنی اسرائیل اس آزمائش اور اس تکلیف سے اکتا گئے، اور حضرت موسیٰؑ سے کہا: تم نے ہم کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا اور نہ ہی تم ہمارے کچھ کام آئے ان لوگوں نے کہا: تمہارے آنے سے پہلے ہم کو تکلیف دی گئی اور تمہارے آنے کے بعد بھی، لیکن حضرت موسیٰؑ گھبرائے نہیں، اور لیکن حضرت موسیٰ ناامید نہیں ہوئے، فرمایا: امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کر دے اور تم کو زمین میں خلیفہ اور نائب بنا دے، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، اور حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر تم پکے مسلمان ہو، تو ان لوگوں نے کہا اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اے ہمارے رب! ہم کو ظالم قوم کی آزمائش کا ذریعہ نہ بنا (تختۂ مشق نہ بنا) اور ہم کو اپنی رحمت سے کافر قوم سے نجات دے، فرعون بنی اسرائیل کو اللہ کی عبادت سے روکتا تھا اور غصہ ہوتا تھا

جب وہ ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اور اس کے لیے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا تھا، اور وہ ان کو اللہ کی زمین میں اللہ ہی کے لیے مسجدیں بنانے سے روکتا تھا، اور اس بات سے غصہ ہوتا تھا کہ اللہ ہی کی زمین میں اللہ کی عبادت کی جائے، فرعون کتنا بڑا جاہل تھا، زمین اللہ کی ہے نہ کہ فرعون کی، اور اُس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کے بندوں کو اللہ ہی کی زمین پر اللہ کی عبادت کرنے سے روکے، اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو اللہ کی زمین پر اپنی عبادت کی دعوت دے، لیکن فرعون کو اس پر قدرت نہیں تھی کہ وہ کسی کو اپنے گھر میں اپنی مرضی کے مطابق کچھ کرنے سے روک دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کی زبانی بنی اسرائیل کو حکم دیا، تم اپنے گھروں کو قبلہ بنالو اور نماز قائم کرو، فرعون عاجز ہوگیا اور اس کی پولس عاجز ہوگئی اس سے کہ وہ بنی اسرائیل اور اللہ کی عبادت کے درمیان حائل ہوجائیں، اور بندے اور اس کے رب کی عبادت کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے اور مسلمان اور اللہ کی عبادت کے درمیان کون حائل ہوسکتا ہے؟۔

المجاعات ــــ (بھوک مری، قحط سالیاں)

مفردات

طَغٰی طَغْیاً (ف، س) حد سے بڑھ جانا، سرکشی کرنا۔ أَسْرَفَ إِسْرَافًا (افعال) حد سے تجاوز کرنا۔ اَلْعِنَادُ، سرکشی۔ یَتَنَبَّهُ، نَبَّهَ تَنْبِیهًا (تفعیل) متنبہ کرنا، باخبر کرنا۔ آگاہ کرنا، تنبیہ کرنا۔ بَلِیدٌ، کند ذہن۔ ضَاعَتْ، ضَاعَ ضِیَاعًا (ض)

ضائع ہونا، بے کار ہونا، رائیگاں ہونا۔ مُخْصِبَةٌ سرسبز و شاداب۔
الخیراتُ، برکتیں۔ الحُبُوبُ، واحد: حَبٌّ، غلوں، اناجوں۔ أَنْجَدَتْ
أَنْجَدَ إِنْجَاداً (افعال) مدد کرنا، تعاون کرنا۔ المَجَاعَة، بھوک مری،
قحط سالی۔ عَهْدٌ، جمع: عُهُودٌ، زمانہ، دور۔ يَرْوِي رَوَى رَيّاً (ض)
سیراب کرنا۔ زُرُوْعٌ، واحد: زَرْعٌ، کھیتوں۔ مَنْبَعٌ، جمع: مَنَابِعُ، سرچشمہ
السَّعَادَةُ، خوش حالی۔ غَنِيَّةٌ، بے نیاز۔ مَفَاتِيحُ، واحد: مِفْتَاحٌ،
کنجیاں، چابیاں۔ يَبْسُطُ، بَسَطَ بَسْطاً (ن) پھیلانا، فراخی کرنا۔ يَقْدِرُ
قَدَرَ قَدْراً (ض) رزق میں تنگی کرنا۔ يَفِيضُ فَاضَ فَيْضاً (ض)
بہنا۔ غَاضَ غَيْضاً (ض) پانی کا نیچے چلا جانا، خشک ہوجانا۔ نَقَصَ نُقْصَاناً
(ن) کم ہونا۔ السِّنُوْن، قحط سالی، خشک سالی۔ شُؤْمٌ، نحوست، بدفالی
عَانَدَ مُعَانَدَةً (مفاعلة) سرکشی کرنا۔

ترجمہ جب فرعون نے سرکشی کی اور وہ غفلت اور سرکشی میں حد سے تجاوز کر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو تنبیہ کرنے کا ارادہ فرمایا، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے کفر پر راضی نہیں ہوتا ہے، بے شک اللہ تعالیٰ زمین میں فساد (بگاڑ) کو پسند نہیں کرتا ہے فرعون انتہائی کند ذہن تھا، اس کے سلسلے میں ساری حکمت اور نصیحت رائیگاں چلی گئیں، گدھا متنبہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کو مارا جائے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو متنبہ کرنے کا ارادہ فرمایا، مصر سرسبز و شاداب ملک تھا، برکتوں اور پھلوں کا ملک تھا، نیز غلوں کا ملک تھا، اور آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ حضرت یوسفؑ کے زمانہ حکومت میں قحط سالی کے ایام میں کس طرح مصر نے دور دراز کے ملکوں کی مدد

کی تھی، کس طرح مصر نے شام والوں اور کنعانیوں کا تعاون کیا تھا، دریائے نیل ہی مصر کی زمین کو سیراب کرتا تھا اور ان کی کھیتیوں کو پانی دیتا تھا، وہی خوشحالی اور بھلائی کا مصر میں سرچشمہ تھا، فرعون اور مصر والوں کا گمان تھا کہ دریائے نیل میں رزق کی کنجی ہے، اور یہ کہ مصر نیل کی وجہ سے بارش اور ہر چیز سے بے نیاز ہے، اور وہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس رزق کی کنجیاں ہیں، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے رزق کو کشادہ کر دیتا ہے، اور جس کے لیے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے اور یہ کہ نیل اسی کے حکم سے جاری اور بہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل کو حکم دیا، چنانچہ اس کا پانی نیچے چلا گیا اور زمین میں اتر گیا، لہذا اب کیا چیز مصر والوں کی کھیتیوں کو سیراب کرتی؟ ان کے پھلوں میں کمی آگئی، ان کے غلہ کم ہونے لگے اور قحط سالی پہ قحط سالی ہونے لگی، فرعون ہامان اور فرعون کی پولس ہر طرح کے حیلے اور تدبیر سے عاجز آگئی، اب مصر والوں کو معلوم ہو گیا کہ فرعون ان کا رب نہیں ہے اور یہ کہ رزق اللہ کے قبضہ میں ہے، لیکن اس نے فرعون کو کوئی نفع نہیں دیا اور نہ ہی مصر والوں کو فائدہ پہنچایا، اور نہ ہی ان کو متنبہ کیا، شیطان ان کے درمیان اور نصیحت و عبرت پکڑنے کے درمیان حائل ہو گیا، وہ لوگ کہنے لگے: یہ قحط سالیاں اور خشک سالیاں موسیٰ اور اس کی قوم کی نحوست کی وجہ سے ہے، ہائے تعجب ہے، کیا حضرت موسیٰؑ اس سے پہلے نہیں تھے؟ کیا بنی اسرائیل ایک عرصۂ دراز سے نہیں تھے؟ بلکہ یہ ان کے اعمال کی نحوست کی وجہ سے ہوتی ہے بلکہ یہ ان کے کفر کی نحوست سے آتی ہے، فرعون اور اس کی قوم نے سرکشی کی (ہٹ دھرمی کی) اور کہنے لگے یقیناً

ہم لوگ اس جادو کے سامنے نہیں جھکیں گے، اور ان لوگوں نے کہا: جو کچھ بھی نشانی تم ہمارے پاس لے آؤ تاکہ اس کے ذریعہ تم ہم پر جادو کرو تو ہم تمہاری بات ہرگز نہیں مانیں گے۔

خمسُ اٰیاتٍ ـــ (پانچ نشانیاں)

مفردات بَعَثَ بَعْثًا (ف) بھیجنا۔ الأَمْطَارُ، واحد: مَطَرٌ، بارش۔ فَاضَ فَيْضًا (ض) بہنا، جاری ہونا۔ أَمْطَرَتْ، أَمْطَرَ إِمْطَارًا (افعال) برسنا۔ غَرِقَتْ، غَرِقَ غَرَقًا (س) غرق آب ہونا، ڈوبنا۔ الحُقُولُ، واحد: الحَقْلُ، کھیتیاں۔ تَلِفَتْ، تَلِفَ تَلَفًا (س) تلف ہونا، ہلاک ہونا۔ يَشْكُوْنَ، شَكَىٰ شِكَايَةً (ن) شکایت کرنا۔ المِيَاهُ، واحد: مَاءٌ، پانی۔ الجَرَدُ، واحد: جَرَادَةٌ، ٹڈیاں السُّيُوْفُ، واحد: سَيْفٌ، تلوار۔ السِّهَام، واحد: سَهْمٌ، تیر۔ لَمْ يَعْتَبِرُوْا، اِعْتَبَرَ اِعْتِبَارًا (افتعال) عبرت حاصل کرنا۔ القُمَّلُ، کھٹمل، جوں، چھوٹی چیونٹی۔ يَقْصَعُوْنَ، قَصَعَ قَصْعًا (ف) ناخن سے جوں مارنا يَسُبُّوْنَ، سَبَّ سَبًّا (ن) گالی دینا، برا بھلا کہنا۔ لَا يُنْجِدُ، أَنْجَدَ إِنْجَادًا (افعال) مدد کرنا۔ الضَّفَادِعُ، واحد: ضِفْدَعٌ، مینڈک۔ تَنَغَّصَ تَنَغُّصًا (تفعل) زندگی مکدر ہونا۔ فَشَتْ، فَشَا فُشُوًّا (ن) پھیلنا أَنْحَاءُ، واحد: نَحْوٌ، کنارہ، اطراف۔ تَنِقُّ، نَقَّ نَقِيْقًا (ض) مینڈک کا ٹرٹرانا۔ تَثِبُ، وَثَبَ وُثُوْبًا (ض) اچھلنا، کودنا۔ تَقْفِزُ، قَفَزَ قَفْزًا (ض) چھلانگ لگانا۔ الحُرَّاسُ، واحد: حَارِسٌ، پہرے دار۔

الرُّعَافُ، نکسیر۔ اُنَافٌ واحد: أَنْفٌ، ناک۔ الْأَطِبَّاءُ، واحد: طَبِيبٌ، ڈاکٹر۔ يَكْشِفُ، كَشَفَ كَشْفًا (ض) دور کرنا۔ نَكَثُوا، نَكَثَ نَكْثًا (ن) عہد توڑنا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دوسری نشانی بھیجی، ان پر بارش کو بھیجا، چنانچہ دریائے نیل بہہ پڑا، آسمان برسا اور خوب برسا، یہاں تک کہ کھیتیاں ڈوب گئیں اور غلے اور پھل سب برباد ہوگئے، اور یہ بارش ان کے لیے وبال جان اور مصیبت بن گئی، جس دوران وہ لوگ پانی کی کمی کی شکایت کر رہے تھے اب وہ پانی کی زیادتی کی شکایت کرنے لگے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر ٹڈی کو بھیجا، جو کھیتوں اور فصلوں کو چٹ کر جاتی تھیں اور درختوں پر بیٹھتی تھیں تو ان میں کچھ بھی نہ چھوڑتی تھیں، فرعون کی فوج اور اس کی پولس اللہ کی فوج سے قتال کرنے سے عاجز ہوگئی، اور کیسے وہ ان سے قتال کرتے جبکہ اس کے بارے میں نہ تو تلواریں کام کرتی تھیں اور نہ تیر کام کرتے تھے، اس موقع پر مصر والوں کو معلوم ہوگیا فرعون کی کمزوری، ہامان کی عاجزی اور پولس کی قلت تدبیر، لیکن ان لوگوں نے عبرت حاصل نہیں کی اور نہ ہی وہ متنبہ ہوئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک تیسری فوج کو بھیجا، وہ جوں تھی ان پر جوں مسلط ہوگئی، بس اللہ کی پناہ! بستر پر جوں، کپڑوں میں جوں، سر میں جوں، بال میں جوں، لہٰذا ان کی نیند اڑگئی وہ رات میں جوں مارتے اور اسی کو برا بھلا کہتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور وہ لوگ اس سے کیسے قتال کرسکتے تھے جبکہ اس میں نہ تو تلواریں کام کرتی ہیں اور نہ ہی تیر اثر انداز ہوتے ہیں، اس سلسلے میں ان کی فوج اور پولس بھی ان کی

مدد نہیں کر سکتی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر مینڈک کو بھیجا، بس کھانے میں مینڈک، پینے کی چیز میں مینڈک اور ان کے کپڑوں میں مینڈک، وہ ان مینڈکوں سے اکتا گئے ان کی زندگی اجیرن ہوگئی، مینڈک منتشر ہوگئے اور گھر کے تمام گوشوں میں پھیل گئے، یہ ٹرٹر کر رہا ہے، وہ کود رہا ہے، وہ چھلانگ رہا ہے وہ لوگ ایک ایک مینڈک کو مارتے تھے تو دس آجاتے تھے اور وہ لوگ ایک کو باہر نہیں نکالتے تھے کہ پانچ نکل آتا تھا، ایسا لگتا تھا کہ وہ گھر کے اندر ہی پیدا ہو رہے ہوں، پہرے دار اور پولس ان مینڈکوں سے عاجز آگئی، اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچویں نشان بھیجی، وہ خون تھا، چنانچہ ان کی ناکوں سے نکسیر جاری ہوگئی، وہ لوگ کمزور ہوگئے اور بہت تھک گئے، ڈاکٹر علاج سے عاجز آگئے اور کوئی دوا، ان کے لیے کارگر نہیں ہوئی، جب جب وہ لوگ کسی نشانی کو دیکھتے تو حضرت موسیٰؑ سے کہتے: اے موسیٰ! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم سے اس آفت کو دور کر دے، ہم توبہ کرتے ہیں، اور ایمان لاتے ہیں، اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دیتے ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ نے ان سے اس مصیبت کو دور کر دیا تو انہوں نے اپنے عہد و پیمان کو توڑ دیا، چنانچہ ہم نے ان پر طوفان، ٹڈی، جوئں، مینڈکوں اور خون کو بھیجا کہ یہ سب کھلی ہوئی نشانیاں (معجزے) تھیں، پس انہوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔

الخُرُوجُ ــــــ (روانگی)

مفردات ضَاقَتْ، ضَاقَ ضَيْقًا (ض) تنگ ہونا۔ خِصْبٌ، شادابی۔ يَذُوقُونَ، ذَاقَ ذَوْقًا (ن) چکھنا۔ صُنُوفٌ، واحد: صِنْفٌ، قسم قسم۔ الْهَوَانُ، ذلت، بے عزتی۔ الْأَلَمُ، جمع: الآلَامُ، تکلیف، مصیبت۔ أَوْحىٰ إِيْحَاءً (افعال) وحی بھیجنا۔ يُسْرِيْ، أَسْرىٰ إِسْرَاءً (افعال) رات میں لے کر چلنا۔ أَحَسَّ إِحْسَاسًا (افعال) محسوس کرنا۔ سَارَ سَيْرًا (ض) چلنا۔ سِبْطٌ، جمع: أَسْبَاط، نواسہ، گروہ، قبیلہ۔ جَازَ جَوَازًا (ن) پار کرنا۔ أَخْطَأَ إِخْطَاءً (افعال) چوکنا، غلطی کرنا، بھٹک جانا۔ تَتَلَاطَمُ، تَلَاطَمَ تَلَاطُمًا (تفاعل) ٹھاٹھیں مارنا، موجیں مارنا۔ سَاتِرٌ، چھپانے والا۔ اِلْتَفَتُوْا، اِلْتَفَتَ اِلْتِفَاتًا، (افتعال) پیچھے مڑنا، متوجہ ہونا۔ سَاطِعٌ، گھنا۔ سَدَّ سَدًّا (ن) بند کرنا۔ الْأُفُقُ، جمع: الآفَاقُ، آسمان کا کنارہ۔ دَبَّرَتْ، دَبَّرَ تَدْبِيْرًا (تفعیل) تدبیر کرنا، پروگرام بنانا۔ شَطٌّ، جمع: شُطُوطٌ، کنارہ، ساحل۔ الْفِيْرَان، واحد: فَارٌ، چوہا۔ الْجُهْدُ، مشقت۔ أَجْلٌ، وجہ، سبب۔ وَرَاءٌ، پیچھے۔ أَظْلَمَتْ، أَظْلَمَ إِظْلَامًا (افعال) تاریک ہونا، اندھیرا چھاجانا۔ زَاغَتْ زَاغَ زَيْغًا (ض) پھرا جانا۔ الْأَبْصَارُ، واحد: بَصَرٌ، نگاہیں۔ اِسْتَوْلىٰ اِسْتِيْلَاءً (استفعال) غالب آجانا۔ چھاجانا۔ الْيَأْسُ، ناامیدی۔ خَفَتَتْ خَفَتَ خَفْتًا (ض) پست ہونا۔ تَزَلْزَلَ تَزَلْزُلًا، ہل جانا، لرزجانا۔ الرَّاسِيَاتُ واحد: رَاسِيَةٌ

مضبوط۔ اِنْفَلَقَ اِنْفِلَاقًا (انفعال) پھٹنا، یَبَسٌ خشکی۔

ترجمہ بنی اسرائیل پر مصر کی زمین تنگ ہوگئی حالانکہ وہ کشادہ تھی، اوران کو مصر کی شادابی اور نعمتوں سے کیا لینا دینا جبکہ وہ جیل میں تھے، وہ لوگ روزانہ طرح طرح کے عذاب اور بے عزتی برداشت کررہے تھے، کب تک وہ صبر کرتے، کیا وہ لوگ آدم کی اولاد نہیں تھے کہ وہ تکلیف اور درد کو محسوس نہ کرتے ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو وحی بھیجی کہ بنی اسرائیل کولے کر راتوں رات نکل جاؤ اور ان کو مصر سے نکال کرلے جائیں، فرعون کی پولس کو اس کا احساس ہوگیا کیونکہ ان کی آنکھیں کوے کی طرح اور ناک چیونٹیوں کی مانند تھیں، اور انہوں نے فرعون کو اس سے باخبر کردیا، حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کو رات میں لے کر ارض مقدس کی جانب چلے اس حال میں کہ وہ بارہ گروہ تھے، ہرایک گروہ پر ایک امیر مقرر تھا، شام کا راستہ واضح اور جانا پہچانا راستہ تھا اور خشکی کا راستہ تھا جو دو خشکیوں کے درمیان سے ہوکر پہنچتا تھا، اور حضرت موسیٰؑ اس کو دوبار پار کرچکے تھے لیکن حضرت موسیٰؑ نے کچھ ارادہ کیا اور اللہ کا ارادہ کچھ اور تھا، اور ہوا وہ جو اللہ نے ارادہ کیا تھا، حضرت موسیٰؑ راستہ بھٹک گئے جہاں حضرت موسیٰ بھٹکے وہاں تقدیر غالب آگئی، حضرت موسیٰؑ کا گمان تھا کہ وہ بنی اسرائیل کو شمال کی جانب لے کر چل رہے ہیں، لیکن وہ ان کو رات کی تاریکی میں پورب کی جانب لے کر چلے گئے اب کیا دیکھتے ہیں کہ بحر احمر ان کے سامنے ہے جس کی موجیں ٹھاٹھیں ماررہی ہیں، اے حفاظت کرنے والے! اے چھپانے والے! ہم کہاں ہیں؟ جواب تھا ہم سمندر کے سامنے ہیں، انہوں نے پیچھے مڑکر دیکھا

تو گھنا غبار دکھائی دیا، اور ایک بہت بڑا لشکر دکھائی دیا جس نے آسمان کے کنارے کو چھپا رکھا ہے، وہاں آوازیں بلند ہوئیں، اے عمران کے بیٹے! تم کو ہم سے کیا ناگواری ہوئی کہ تم نے ہمارے قتل کرنے کا انتظام کر دیا، اور تم ہم کو سمندر کے کنارے پر لے آئے تاکہ فرعون ہم کو چوہوں کی طرح قتل کر دے جہاں نہ تو بھاگنے کا کوئی راستہ ہے اور نہ ہی بچنے کی کوئی راہ، ہم لوگوں کو یاد نہیں کہ ہم نے آپ کے ساتھ کوئی برائی کی ہو، پھر یہ انتقام کیوں؟ کیا وہ مشقت اور مصیبت کافی نہیں تھی جو تمہاری وجہ سے ہم لوگوں کو پہنچی یہاں تک کہ تم ہم کو یہاں لے آئے، یہ دیکھو سمندر ہمارے سامنے ہے اور ادھر دشمن ہمارے پیچھے، موت کے علاوہ کوئی چارہ نہیں، یہاں آکر بنی اسرائیل کی آنکھوں میں دنیا تاریک ہوگئی، اور آنکھیں پتھرا گئیں، ناامیدی غالب آگئی، پھر آوازیں پست ہوگئیں، اور اس وقت ہر ایک ہل گیا اور مضبوط پہاڑوں کو بھی حق تھا کہ وہ ہل جائے، لیکن حضرت موسیٰؑ کا اپنے رب پر ایمان غیر متزلزل تھا، لوگوں نے ایک آواز سنی جس میں نبوت کا جلال تھا، ہرگز نہیں، بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے، عنقریب میری راہنمائی کرے گا، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو سمندر میں اپنی لاٹھی مارنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے مارا تو سمندر پھٹ گیا، اور پہاڑ کی طرح ہر ایک کنارے پر (ہر ایک طرف) پانی کھڑا ہو گیا، اور بارہ گروہوں کے لیے بارہ راستے بن گئے، ہر ایک گروہ کے لیے ایک راستہ تھا، پوری قوم امن وسلامتی کے ساتھ چلی گئی اور خشکی تک مطمئن ہو کر پہنچ گئی۔

غرقُ فِرعَوْن ــــ (فرعون کا ڈوبنا)

مفردات عَبَرُوا، عَبَرَ عُبُوْرًا (ن) پار کرنا۔ الفَارِّیْنَ، واحد فَارٌّ، بھاگنے والے، فرار اختیار کرنے والے۔ جَزِعَ جَزْعًا (ف) گھبرانا۔ یَلْحَقُ، لَحِقَ لَحْقًا (س) ملنا، شامل ہونا۔ مَاسُوْرِیْنَ واحد: مَاسُوْرٌ، مقید، قیدی۔ أَذِلَّاءُ، واحد: ذَلِیْلٌ، ذلیل، بے عزت۔ مُغْرَقُوْنَ، واحد: مُغْرَقٌ، ڈوبائے ہوئے، غرق کیے جانے والے۔ عُرْضٌ، وسط سمندر۔ اِنْطَبَقَ اِنْطِبَاقًا (انفعال) ملنا، ڈھک جانا۔ الجِدُّ، سنجیدگی، حقیقت۔ أَدْرَكَ إِدْرَاكًا (افعال) پانا۔ هَيْهَاتَ، دوری ہو، ہائے افسوس۔ خَنَقٌ، گلا گھونٹنا۔ الطَاغِيَةُ، سرکش۔ شَنَقٌ (ن،ض) پھانسی دینا، سولی پر لٹکانا۔ عَرْشٌ، تخت شاہی۔ يُدَاوِيْ، دَاوٰى مُدَاوَاةً (مفاعلة) علاج کرنا۔ يُوَاسِيْ، وَاسَا مُوَاسَاةً (مفاعلة) غم خواری کرنا، ہمدردی کرنا۔ قَذَفَ قَذْفًا (ض) پھینکنا۔ جُثَّةٌ، جمع: جُثَثٌ، جسم، بدن، لاش۔ أَيْقَنُوْا، أَيْقَنَ إِيْقَانًا (افعال) یقین کرنا۔ نُنَجِّيْ، نَجَّا تَنْجِيَةً (تفعیل) نجات دینا۔ خَلْفٌ، پیچھے، بعد میں آنے والے۔ خَلَّفُوْا، خَلَّفَ تَخْلِيْفًا (تفعیل) پیچھے چھوڑنا۔ وَرَاءُ، پیچھے۔ ذِرَاعٌ، جمع: أَذْرُعٌ، ہاتھ، بازو۔ جَنَّاتٌ، واحد: جَنَّةٌ باغات۔ عُيُوْنٌ، واحد: عَيْنٌ، چشمے۔ نَعْمَةٌ، آسودگی۔ فَاكِهِيْنَ، واحد: فَاكِهٌ، خوش حال۔ أَوْرَثْنَا، أَوْرَثَ إِيْرَاثًا (افعال) وارث بنانا۔ مُنْظَرِيْنَ، واحد: مُنْظَرٌ، مہلت دیے ہوئے۔

ترجمہ فرعون نے دیکھا کہ بنی اسرائیل کیسے چلے گئے اور کیسے سمندر کو مامون ہو کر پار کر لیا، فرعون نے اپنی فوج سے کہا: دیکھو دیکھو سمندر کو کیسے میرے حکم کی اطاعت میں پھٹ پڑا ہے، اور الگ ہو گیا ہے، یہاں تک کہ میں ان بھاگنے والوں کو پکڑ لوں گا، فرعون اپنی فوج کو لے کر آگے بڑھا، پس بنی اسرائیل دوسری مرتبہ گھبرائے اور چلائے، ارے وہ دیکھو دشمن، ارے وہ رہا ظالم، وہ ہماری جانب راستہ پار کر کے آنا چاہتا ہے اور اس کو ہم سے روکنے والی کوئی چیز نہیں ہے، عنقریب وہ ہم سے آملے گا اور ہم کو قید کر کے اور ذلیل کر کے مصر لے جائے گا، یا ہم کو اسی خشکی میں پردیسی ہونے کی حالت میں قتل کر دیگا حضرت موسیٰؑ نے چاہا کہ اپنی لاٹھی کو خشکی پر ماریں تاکہ وہ پھر دریا ہو جائے جیسا کہ وہ پہلے تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی، کہ تم دریا کو اسی طرح چھوڑ دو، بے شک وہ ایسا لشکر ہے جو غرق کر دیا جائے گا، جب فرعون اور اس کی فوج بیچ دریا میں پہنچی (اور وہ اس وقت خشکی تھی) تو دریا ان پر آملا، جب فرعون کے سامنے حقیقت واضح ہو گئی تو اس کا نشہ ٹوٹا، یہاں تک کہ جب وہ ڈوبنے لگا تو اس نے کہا: میں ایمان لاتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ذات جس پر بنی اسرائیل ایمان لے آئے ہیں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں" لیکن ہائے افسوس! توبہ نہیں ہے ان لوگوں کا جو برائی کرتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کے پاس موت آتی ہے تو وہ کہتا ہے بے شک میں نے اب توبہ کر لی ہے" اور جس دن تیرے رب کی بعض نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لا چکا ہو،

یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں کوئی اچھا کام نہ کیا ہو، چنانچہ اس سے کہا گیا: اس وقت (تو ایمان لاتا ہے) حالانکہ تم نے اس سے پہلے نافرمانی کی اور تو فساد پھیلانے والوں میں سے تھا، فرعون دریا میں ڈوب کر مر گیا، وہ ظالم مر گیا جس نے ہزاروں بچوں اور مردوں کو ذبح کر کے اور گلا گھونٹ کر کے قتل کر دیا تھا، وہ سرکش مر گیا جس نے ہزارہا ہزار جانوں کو باندھ کر اور پھانسی دے کر مار ڈالا تھا، مصر کا بادشاہ اپنے تخت اور اپنے محل سے دور راہی عدم ہوا اور اپنی سلطنت سے دور مرا کہ نہ تو کوئی ڈاکٹر تھا جو اس کا علاج کرتا اور نہ کوئی دوست جو اس کی غم خواری کرتا اور نہ کوئی آنکھ جو اس پر آنسو بہاتی، بنی اسرائیل کو اس کی موت کے بارے میں شک تھا، وہ لوگ کہہ رہے تھے کہ فرعون نہیں مرے گا، کیا ہم اس کو نہیں دیکھتے تھے کہ وہ بغیر کھائے پیے چند دن گذار دیتا تھا، دریا نے اس کی لاش کو باہر پھینکا تو ان لوگوں کو اس کی موت کا یقین ہو گیا،

اللہ تعالیٰ نے فرعون سے فرمایا: آج ہم تیری لاش (بدن) کو بچا لیں گے تاکہ وہ تمہارے بعد والوں کے لیے ایک نشانی ہو جائے اور فرعون کی لاش دیکھنے والوں کے لیے ایک نشانی اور عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے باعث عبرت بن گئی، فرعون کی ساری فوج ڈوب گئی، ان میں سے ایک بھی نہ بچ سکا، اور انہوں نے مصر کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا اور انہیں مصر کی کشادہ زمین میں دفن ہونے کے لیے ایک ہاتھ زمین نہ مل سکی، کتنے باغات، چشموں، کھیتوں اور عمدہ مکانوں اور آرام و راحت جس میں وہ لوگ آسودگی کے ساتھ رہا کرتے تھے کو انہوں نے چھوڑ دیا، یہ اس طرح ہوا، اور ہم نے دوسری قوم کو اس کا وارث بنا دیا تو نہ ان پر

آسمان رویا اور نہ ہی زمین روئی، اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔

فِي الْبَرِّيَّة ــــ (خشکی میں، بیابان میں)

مفردات تَنَفَّسُوْا، تَنَفَّسَ تَنَفُّسًا (تفعل) سانس لینا۔ الأَحْرَارُ، واحد: حُرٌّ، آزاد۔ الأَشْرَاف، واحد: شَرِيْف، معزز لوگ، شرفاء۔ أَهْلُ الحَضَر، شہری۔ تُؤْذِيْ، أُذِيَ إِيْذَاءً (افعال) نقصان دینا۔ ضُيُوْف، واحد: ضَيْفٌ، مہمان۔ البَرِّيَّة بیابان، خشکی۔ الخِيَام، واحد: خَيْمَةٌ، خیمہ۔ ضَرَبَ الخيمة، خیمہ لگانا۔ تَقِيْ، وَقٰى وِقَايَةً (ض) بچانا۔ حَرٌّ، گرمی، تپش۔ الغمام، بادل۔ يُظِلُّ أَظَلَّ إِظْلَالًا (افعال) سایہ کرنا، سایہ فگن ہونا۔ عَطِشَ عَطَشًا (س) پیاس لگنا۔ يَسْتَغِيْثُ، اِسْتَغَاثَ اِسْتِغَاثَةً (استفعال) فریاد کرنا، مدد طلب کرنا۔ اِنْفَجَرَتْ اِنْفَجَرَ اِنْفِجَارًا (انفعال) جاری ہونا، پھوٹ پڑنا۔ مَشْرَبٌ، جمع: مَشَارِب، پانی پینے کا گھاٹ۔ جَاعَ جُوْعًا (ن) بھوک لگنا۔ المَنُّ، اللہ کی طرف سے نازل کردہ بنی اسرائیل کے لیے ایک غذا۔ السَّلْوٰى، بٹیر۔ ضِيَافَةٌ، مہمان نوازی۔

ترجمہ بنی اسرائیل امن وسلامتی کے ساتھ خشکی پر پہنچ گئے اور انہوں نے اس کی ہوا میں آزاد شریفوں کی طرح سانس لی، وہاں نہ تو ان کو فرعون کا خوف تھا اور نہ ہی ہامان کا ڈر تھا اور نہ ہی اس کی پولس کا اندیشہ تھا، وہاں وہ لوگ امن اور اطمینان

کے ساتھ چلتے تھے اور اللہ کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے، لیکن وہ لوگ شہری تھے، بیابان خشکی میں دھوپ ان کو نقصان دیتی تھی، وہ لوگ اللہ کے مہمان تھے، کیا تم نے بادشاہوں کو نہیں دیکھا کہ وہ اپنے مہمانوں کا کس طرح اعزاز واکرام کرتے ہیں، اور کیسے وہ لوگ ان کے واسطے خیمے لگاتے ہیں جو ان کو سورج کی گرمی سے بچاتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ کی ضیافت اور اکرام بادشاہوں کی ضیافت اور اکرام سے بڑھ کر ہے، اللہ تعالیٰ نے بادل کو حکم دیا کہ ان پر سایہ کر دیں، چنانچہ وہ لوگ بادل کے سایے میں چلا کرتے تھے، اور بادل بھی ان کے ساتھ ساتھ چلتا تھا، جب وہ لوگ چلتے اور بادل رک جاتا تھا جب وہ لوگ رک جاتے تھے، بنی اسرائیل کو پیاس لگی، بیابان خشکی میں نہ تو پانی تھا نہ کوئی نہر اور نہ ہی کوئی کنواں تھا، وہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس گئے، ان سے پیاس کی شکایت کرنے کے لیے جیسے بچہ اپنی ماں سے شکایت کرتا ہے اور اس سے فریاد کرتا ہے، حضرت موسیٰؑ نے اپنے خدا سے دعا کی اور اللہ کے علاوہ ان کا کون تھا؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنی لاٹھی کو پتھر پر مارو، پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ کر بہنے لگے، ہر قبیلہ نے اپنے گھاٹ کو پہچان لیا، بنی اسرائیل کو بھوک لگی تو انہوں نے حضرت موسیٰؑ سے بھوک کی شکایت کی جس طرح بچہ اپنی ماں سے شکایت کرتا ہے اور اس سے فریاد کرتا ہے، اور ان لوگوں نے کہا: اے موسیٰ! تم ہم لوگوں کو مصر سے نکال کر لے آئے جو میووں اور پھلوں کا علاقہ تھا، اور بھلائیوں اور پاکیزہ چیزوں والی زمین تھی، لہٰذا اس بیابان میں ہم کو کون کھانا دے گا، حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے دعا کی اور ان کے علاوہ ان کا

کون تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے کھانا اتارا، ان کے لیے درختوں کے پتوں پر مٹھائی کی طرح کوئی چیز اتاری، اور ان کے پاس ایک پرندہ کو بھیجا جس کو وہ لوگ درختوں پر سے بآسانی پکڑ لیتے تھے، یہی من اور سلویٰ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی اسرائیل کے لیے بیابان میں مہمان نوازی تھی۔

كُفْرَانُ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل کی ناشکری

مفردات أَفْسَدَ إِفْسَاداً (افعال) بگاڑنا۔ خُلُقٌ، جمع: أَخْلَاقٌ، اخلاق وعادات۔ العُبُودِيَّة، غلامی۔ لَا يَقِرُّونَ، قَرَّ قَرَاراً (ض)، قرار پانا، ٹھہرنا۔ طِبَاعٌ، طبیعت۔ تَشَكُّرٌ، شکریہ ادا کرنا۔ التَّشَكِّي (تفعل) شکایت کرنا۔ لَمْ يَلْبَثُوا، لَبِثَ لُبْثاً (س) ٹھہرنا۔ الخُضَرُ، سبزی۔ البُقُولُ، واحد: بَقْلٌ، سبزیاں، ترکاریاں۔ تُنْبِتُ، أَنْبَتَ إِنْبَاتاً (افعال) اگانا۔ قِثَّاءٌ، ککڑی۔ فُوْمٌ، لہسن۔ عَدَسٌ، مسور کی دال۔ بَصَلٌ پیاز۔ العِتَابُ سرزنش۔ الفَلَّاحِيْنَ، واحد: فَلَّاحٌ، کاشت کاروں۔ لَمْ يَتَنَازَلُوا، تَنَازَلَ تَنَازُلاً (تفاعل) نیچے اترنا، باز آنا۔ اِهْبِطُوا هَبَطَ هُبُوطاً (ض) اترنا، قیام کرنا۔

ترجمہ لیکن بنی اسرائیل کے ذوق اور ان کے اخلاق کو لمبی غلامی نے بگاڑ دیا تھا، وہ لوگ کسی ایک چیز پر ثابت نہیں رہتے تھے، اور نہ ہی کسی چیز سے ان کو اطمینان ہوتا تھا، وہ اپنی طبیعت کے اعتبار سے بچوں کے مانند تھے، وہ کم شکر کرنے والے، زیادہ شکایت

کرنے والے اور بہت جلد اکتانے والے تھے، اسی چیز کو پسند کرتے تھے جس سے ان کو روکا جاتا تھا اور اس چیز کو ناپسند کرتے تھے جو انھیں دی جاتی تھی، تھوڑا ہی وقت گذرا کہ وہ لوگ حضرت موسیٰؑ سے کہنے لگے ہم لوگ اس ایک طرح کے کھانے سے اکتا گئے اور ہم اس گوشت اور مٹھائی سے تنگ آ گئے ہیں، اور ہمیں سبزیوں اور ترکاریوں کی خواہش ہے، اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر کسی طرح بھی صبر نہیں کرسکتے، لہٰذا آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے واسطے وہ چیزیں پیدا کرے جن کو زمین اگاتی ہے، جیسے ترکاری، ککڑی، لہسن، مسور کی دال اور پیاز، حضرت موسیٰؑ کو اس عجیب وغریب سوال پر بڑا تعجب ہوا اور ایسے لہجے میں بولے جس میں انکار تھا، جس میں حیرانی اور غصہ تھا، کیا تم لوگ اس اچھی چیز کے بدلے میں وہ گھٹیا چیز مانگتے ہو، کیا ایسے پرندوں اور مٹھائی کے بدلے جن کو کسی انسان کے ہاتھ نے نہیں چھوا ہے، ترکاریوں اور سبزیوں کو چاہتے ہو؟ کیا بادشاہوں کے کھانے کے بدلے کاشت کاروں کے کھانے کی خواہش کرتے ہو؟ ہائے یہ ذوق کا بگڑنا، ہائے یہ میرا انتخاب، لیکن بنی اسرائیل اپنے سوال سے باز نہیں آئے اور مسلسل سبزیوں اور ترکاریوں کا مطالبہ کرتے رہے چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: جو چیز تم مانگ رہے وہ ہر گاؤں اور شہر میں پائی جاتی ہے، تم لوگ کسی شہر میں چلے جاؤ اس لیے کہ (وہاں) تمہاری مطلوبہ چیز تم کو ملے گی۔

عِنَادُ بَنِي إِسْرَائِيْل
بنی اسرائیل کی ہٹ دھرمی

مفردات مُعَانِدِيْنَ، واحد: مُعَانِدٌ، ہٹ دھرمی کرنے والا، ضدی یَسْتَهْزِءُوْنَ، اِسْتَهْزَأَ اِسْتَهْزَاءً (استفعال) مذاق اڑانا، ٹھٹھا کرنا۔ عَنِيْدٌ جمع: عُنُدٌ، ضدی، ہٹ دھرم۔ عِنَادٌ ہٹ دھرمی۔ خُبُثٌ گھٹیاپن، برائی۔ أَشْرَارٌ، واحد: شِرِّيْرٌ، برے لوگ۔ هُزْءٌ، مذاق، ٹھٹھا۔ سَفَاهَةٌ، بے وقوفی۔ المَجَانِيْنُ، واحد: مَجْنُوْن، پاگل، دیوانہ۔ الشَّهِيُّ مزے دار، من پسند۔ رَغَدٌ، آسودگی۔ حِطَّةٌ، معافی، جھوٹ (گناہوں کی معافی کی درخواست) کُرْهٌ، ناپسندیدگی۔ يَزْحَفُوْنَ، زَحَفَ زَحْفًا (ف) رینگنا، گھسٹ کر چلنا۔ أَسْتَاهٌ، واحد: سِتْهٌ، سرین۔ التنقير (تفعیل) چھان بین کرنا، کھوج کرید کرنا۔ أَهَمَّ إِهْمَامًا (افعال) اہم سمجھنا، اہمیت دینا۔ القَضِيَّةُ مسئلہ، واقعہ۔

ترجمہ بنی اسرائیل کی طبیعت بچوں جیسی تھی بلکہ ضدی بچوں جیسی تھی، جب جب ان کو کوئی حکم دیا جاتا تو وہ اسکے خلاف کرتے اور اس کا مذاق اڑاتے، گویا کہ وہ لوگ ضروری سمجھتے تھے کہ جو بات ان سے کہی جا رہی ہے اس کو بدل دیں، ایک ضدی بچے کی طرح جس سے کہا جاتا ہے کھڑے ہو جاؤ تو وہ بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے بیٹھ جاؤ تو وہ کھڑا ہو جاتا ہے، اور اگر اس سے کہا جاتا ہے خاموش ہو جاؤ تو وہ بولنے لگتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے بولو تو وہ

خاموش ہو جاتا ہے، ان کے اندر بچوں کی طرح ہٹ دھرمی، شریر لوگوں کی طرح خباثت، دشمنوں کی طرح ٹھٹھا کرنا اور دیوانوں کی طرح بے وقوفی تھی، وہ لوگ چاہتے تھے کہ کسی گاؤں میں سکون پذیر ہو جائیں اور اپنا من پسند کھانا یعنی سبزیاں اور ترکاریاں کھائیں، لیکن جب ان سے کہا گیا، اس گاؤں میں جا کر رہو اور اس میں جہاں چاہو آسودگی کے ساتھ کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے ہوئے کہ ہم کو معاف کر دیجئے تو ہم تمہاری خطاؤں کو بخش دیں گے اور احسان کرنے والوں کو اور زیادہ دیتے ہیں، تو وہ لوگ اس حکم خداوندی سے غصہ ہو گئے اور وہ لوگ ناپسند کرتے ہوئے، اور مذاق اڑاتے ہوئے اور اپنی سرینوں پر گھسٹتے ہوئے گاؤں میں داخل ہوئے، چنانچہ ظالموں نے بات کو اس کے علاوہ سے بدل جس کا ان کو حکم دیا گیا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے ان پر مصیبت نازل فرمائی اور ان پر ایک آفت کو بھیجا جس سے وہ چوہوں کی طرح مر گئے، اور جب ان کو کوئی حکم دیا جاتا تو وہ پوچھ تاچھ اور چھان بین زیادہ کرتے اس شخص کی طرح جو کام کرنا نہیں چاہتا تو وہ زیادہ سوال اور کھوج کرید کرتا ہے، بنی اسرائیل میں ایک قتل کا واقعہ پیش آیا لہٰذا بنی اسرائیل نے اس کو بہت اہمیت دی، لیکن وہ قاتل کا پتہ نہیں لگا سکے، اور قاتل کے بارے میں سوال لوگوں کی گفتگو کا موضوع بن گیا تھا، وہ لوگ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے اللہ کے نبی! اس مسئلے میں ہماری مدد کیجئے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے واسطے قاتل کی وضاحت کر دے (تشخیص کر دے)

البَقَرَةُ ــــ (گائے)

مفردات یَسْخَرُوْنَ، سَخِرَ سُخْراً (س) مذاق کرنا، ٹھٹھا کرنا۔ یُبَیِّنْ، بَیَّنَ تبییناً (تفعیل) بیان کرنا، وضاحت کرنا۔ فَارِضٌ، بوڑھی۔ بِکْرٌ، بالکل جوان۔ عَوَانٌ، ادھیڑ عمر کی۔ صَفْرَاءُ زرد، پیلی۔ فَاقِعٌ، گہرا زرد، خالص صاف رنگ۔ ذَلُوْلٌ، جمع: ذُلُلٌ، سدھائی ہوئی، جس کو ہل چلانے میں استعمال کیا گیا ہو۔ تُثِیْرُ، أَثَارَ إِثَارَةً (افعال) جوتنا۔ الحَرْثُ، کھیتی۔ مُسَلَّمَةٌ، صحیح سلامت۔ شِیَةٌ، عیب، نقص۔ ضَیَّقَتْ، ضَیَّقَ تَضْیِیْقاً (تفعیل) تنگ کردینا، تنگی پیدا کرنا۔ شَدَّدُوْا، شَدَّدَ تَشْدِیْداً (تفعیل) سختی کرنا۔ نَدَرَ نَدْراً (ن) نادر ہونا۔ غَالٍ، مہنگا۔ جُزْءٌ، جمع: أَجْزَاءٌ، ٹکڑے۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ آپ ان کو ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیں، اب ایک مصیبت آگئی اور بنی اسرائیل سوال کرنے اور ٹھٹھا کرنے لگے، اور جس وقت موسیٰؑ نے اپنی قوم سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تم کو ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے تو وہ لوگ کہنے لگے تم ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہو، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا، اللہ کی پناہ چاہتا ہوں میں اس بات سے کہ میں ناواقف لوگوں میں سے ہوجاؤں، اس وقت انہوں نے بہت سارے سوالات کیے، وہ لوگ کہنے لگے ہمارے لیے اپنے رب

سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے لیے بیان کردے کہ وہ گائے کیسی ہو؟ حضرت موسیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ گائے ایسی ہو کہ نہ تو وہ بالکل بوڑھی ہو اور نہ ہی بالکل جوان ہو اس کے درمیان درمیان ہو، اس کو کر گذرو جس کا تم کو حکم دیا جارہا ہے، وہ لوگ اسی سوال پر نہیں ٹھہرے بلکہ اس کے رنگ کے بارے میں سوال کرنے لگے، ان لوگوں نے کہا: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ بیان کردے کہ اس کا رنگ کیسا ہو؟ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ ایسی گائے ہو جس کا رنگ خالص زرد ہو جو دیکھنے والوں کے لیے فرحت بخش ہو، انہیں کوئی سوال نہیں ملا تو یوں ہی ایک سوال کر دیا، کہنے لگے: آپ ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمارے واسطے بیان کردے کہ وہ کیسی ہو؟ اس لیے کہ یہ گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی، اور انشاء اللہ ہم راہ یاب ہو جائیں گے، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ وہ گائے ایسی ہو کہ نہ تو بالکل سدھائی ہوئی ہو کہ اس کو کھیت کی جوتائی کے لیے استعمال کیا جاتا ہو، اور نہ ہی وہ کھیتی کو سیراب کرتی ہو، بالکل صحیح سلامت ہو اس میں کوئی عیب نہ ہو، اس بار ان کو توفیق مل گئی اس لیے کہ انہوں نے کہا تھا: "اگر اللہ نے چاہا تو ہم راہ یاب ہو جائیں گے، لہٰذا وہ لوگ راہ یاب ہو گئے" لیکن ان سوالات ہی نے ان پر معاملے کو دشوار کر دیا تھا، پس اگر وہ کوئی سی بھی گائے ذبح کرتے تو وہ کافی ہو جاتی، لیکن انہوں نے خود سختی کی تو اللہ نے ان پر سختی کی، وہ لوگ اس گائے کی تلاش و جستجو میں لگ گئے جو درمیانی عمر (ادھیڑ عمر) کی ہو، جس کا رنگ خالص زرد ہو، جس سے زمین کی جوتائی کا کام نہ

لیا جاتا ہو، اور نہ کھیتی کی سیرابی کا کام اس سے لیا جاتا ہو، بالکل صحیح سالم ہو اس میں کوئی نقص نہ ہو، اس انوکھی گائے کا وجود نادر تھا، اس سے یا تو بوڑھی گائے تھی اور یا بالکل جوان گائے تھی، اور یا ادھیڑ عمر کی گائے تھی لیکن زرد رنگ کی نہیں تھی اور یا تو ادھیڑ عمر کی پیلی رنگ کی گائے تھی لیکن خالص زرد رنگ کی نہیں تھی، اور یا تو خالص زرد رنگ کی ادھیڑ عمر والی گائے تھی لیکن وہ سدھائی ہوئی گائے تھی جس کو زمین کی جوتائی کے کام میں لایا جاتا تھا، اور یا تو ایسی ادھیڑ عمر کی گائے تھی جس کا رنگ خالص زرد تھا اور جس سے زمین کی جوتائی کا کام نہیں لیا جاتا تھا لیکن اس سے کھیتی کی سیرابی کا کام لیا جاتا تھا، انہوں نے بہت تلاش کیا اور ان کو کھوج کرید کا انجام بھی معلوم ہو گیا کہ وہ کیسی ہو، اس کا رنگ کیسا ہو، وہ کیا ہے؟ اور وہ لوگ تھک گئے، اللہ تعالیٰ نے ایک یتیم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کیا، چنانچہ انہوں نے اس گائے کو جس کے اوصاف کو اللہ تعالیٰ نے بیان کیا تھا، اس یتیم کے پاس پایا، لہٰذا انہوں نے اس کو انتہائی مہنگی قیمت میں خرید لیا۔ انہوں نے اس کو ذبح کر دیا اور ایسا لگتا تھا کہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اس گائے کے ایک ٹکرے سے مقتول کو چھلا دیا جائے تو وہ زندہ ہو جائے گا اور قاتل کا نام بتلا دے گا، اور ایسا ہی ہوا۔



الشَّرِیعَۃُ ـــ (شریعت)

مفردات البَھَائِمُ، واحد: بَھِیمَۃٌ جانوروں۔ شَرِیعَۃٌ جمع: شَرَائِعُ، قانون خداوندی۔ تُنِیرُ، أَنَارَ إِنَارَۃً (افعال) روشن کرنا۔ أَشْرَقَ إِشْرَاقاً (افعال) روشن کرنا۔ یَخْبِطُ، خَبَطَ خَبْطاً (ض) ٹیڑھا ٹیڑھا چلنا۔ عَشْوَاءُ، رتوندھن والی اونٹنی۔ أَوْھَامٌ، واحد: وَھْمٌ، خیالات۔ أَسَاطِیرُ، واحد: أُسْطُورَۃٌ، من گھڑت کہانیاں، بے اصل قصے۔ لَایُغْنِي، أَغْنیٰ إِغْنَاءً (افعال) کام آنا، فائدہ پہنچانا۔ تَفْرِیطٌ وإِفْرَاطٌ، کمی زیادتی۔ إِسْرَافٌ، حد سے تجاوز کرنا۔ یَھْضِمُونَ، ھَضَمَ ھَضْماً (ض) ہڑپ جانا۔ یَعْبَثُونَ، عَبِثَ عَبَثاً (س) کھلواڑ کرنا۔ اسْتَعْبَدُوا، اِسْتَعْبَدَ اِسْتِعْبَاداً (استفعال) غلام بنانا۔ شِیَعٌ، واحد: شِیْعَۃٌ گروہ، جماعت۔ الحَرْبُ الأُولیٰ، پہلی عالمی جنگ۔ اِسْتِبْدَاد، ظلم وزیادتی۔ ھَویٰ، خواہش۔ الأَعِزَّۃُ، واحد: عَزِیْزٌ، پیارا محبوب۔ نَبَتَتْ، نَبَتَ نَبَاتاً، (ن) اگنا۔ نَشَأَتْ، نَشَأَ نَشْأَۃً (ف) پروان چڑھنا، پرورش پانا۔ عِوَجٌ، کجی، ٹیڑھاپن۔ شَوْكٌ، جمع: أَشْوَاكٌ، کانٹا

ترجمہ بنی اسرائیل جانوروں کی زندگی سے انسانوں کی زندگی میں نکل آئے اور وہ لوگ بیابان خشکی میں آزاد شرفاء کی طرح زندگی گذارنے لگے، اب انہیں قانون خداوندی کی ضرورت تھی جو ان کے درمیان فیصلہ کرے اور ان کے سامنے ہدایت کے راستے کو روشن

کرے، بے شک انسان کسی قانون خداوندی اور نور الٰہی کے بغیر ایک انسان کی طرح زندگی نہیں گذار سکتا ہے، ساری کی ساری دنیا تاریکی ہی تاریکی میں ہے سوائے اس شخص کے جس کو اس کے رب کی جانب سے نور حاصل ہو جائے اور یہ وہی نور ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کا نور ہے جس کے ذریعہ لوگ راہنمائی حاصل کرتے ہیں، اور جو شخص اس نور سے راہنمائی حاصل نہ کرے وہ گمراہی میں رتوندھی والی اونٹنی کی طرح بھٹکتا رہتا ہے، کیونکہ اس نور کے بغیر عقائد چند وہمی خیالات اور خرافات ہیں جن پر بچے ہنستے ہیں، کیا تم نے مشرکین، کفار اور یہود و نصاریٰ کے عقائد اور ان کے خرافات اور ان کی من گھڑت کہانیوں کو نہیں سنا ہے، اور وہاں علم، جہالت، گمان، اندازے اور شک کا نام ہے، وہ لوگ نہیں اتباع کر رہے ہیں مگر گمان کی اور بے شک گمان حق کے بارے میں کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا. اور اخلاق افراط و تفریط (کمی زیادتی) اور کوتاہی اور حد سے بڑھ جانے کا نام ہے، کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو انبیاء کرامؑ کی پیروی نہیں کرتے ہیں وہ کس طرح لوگوں کے حقوق کو ہڑپ رہے ہیں اور کس طرح حدود سے تجاوز کر رہے ہیں اور کس طرح خواہشات کی پیروی کرتے ہیں، اور حکومت اور سیاست ظلم و زیادتی اور لوگوں کے مالوں، ان کے حقوق اور ان کے خونوں کو برباد کرنے کا نام ہے، کیا تم نے ان حاکموں کو نہیں دیکھا جو اللہ سے نہیں ڈرتے ہیں اور قانون خداوندی کی پیروی نہیں کرتے ہیں وہ کس طرح امانتوں میں خیانت کرتے ہیں اور کیسے اللہ تعالیٰ کے اموال سے کھلواڑ کرتے ہیں اور کس طرح لوگوں کے خونوں اور حقوق کے ساتھ کھلواڑ کرتے

کرتے ہیں، اور کس طرح انہوں نے لوگوں کو غلام بنا رکھا ہے اور ان کو مختلف گروہوں میں ٹکڑے ٹکڑے کر رکھا ہے، ان کے مردوں کو ذبح کرتے ہیں اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں، کیا تم کو معلوم ہے کہ پہلی عالمی جنگ میں کتنے لوگ قتل ہوئے اور دوسری عالمی جنگ میں کتنے لوگ ہلاک ہوگئے، پس دنیا ساری کی ساری تاریکی ہی تاریکی ہے سوائے اس شخص کے جس کو اس کی طرف سے نور حاصل ہوا ہو، تہہ بہ تہہ تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں، جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتا ہے تو اس کو دیکھ بھی نہیں سکتا، اور جس کو اللہ تعالیٰ نور نہ دے تو اس کے لیے کوئی نور نہیں حاصل ہوسکتا، اور نبیؑ لوگوں کو سکھاتا ہے کہ کیسے وہ اللہ کی عبادت کریں، نیز ان کو تعلیم دیتا ہے کہ ایک دوسرے سے باہم کیسے معاملہ کریں، نبیؑ لوگوں کو دین کے آداب کے ساتھ ساتھ زندگی کے آداب کی بھی تعلیم دیتا ہے، نیز ان کو کھانے، پینے، سونے اور مجلس کے آداب حتی کہ ہر چیز کے آداب کی تعلیم دیتا ہے، ان کو آداب سکھلاتا ہے جس طرح مہربان باپ اپنی محبوب اولاد کو سکھلاتا ہے، لوگ چھوٹے بچوں کی طرح ہیں وہ اپنے بڑھاپے میں انبیاء کی تربیت کے اس سے زیادہ محتاج ہوتے جتنا وہ اپنے بچپنے میں والد کی تربیت کے محتاج ہوتے ہیں، جو لوگ اس نبوت والی تربیت حاصل نہیں کرتے ہیں اور انبیاء کرام سے آداب نہیں سیکھتے ہیں وہ بیابان جنگل کے درختوں کی طرح ہیں جو خود اگتا ہے اور خود سے پروان چڑھتا ہے، چنانچہ تم ان میں ٹیڑھاپن، کانٹے اور فساد دیکھوگے۔

التَّوْرَاۃُ ——— (توریت)

مفردات لَایَضِیْعُ، ضَاعَ ضِیَاعًا(ض) ضائع ہونا، برباد ہونا۔ لَایَخْبِطُوا، خَبَطَ خَبْطًا، ٹیڑھے ٹیڑھے چلنا۔ عَشْوَاءُ رتوندھی والی اونٹنی، اندھی اونٹنی۔ یَصُوْمُ، صَامَ صَوْمًا(ن) روزہ رکھنا جُحْدٌ، واحد: جَاحِدٌ، منکر۔ اُخْلُفْ، خَلَفَ خِلَافَۃً، (ن) جانشین ہونا، خلیفہ ہونا۔ إِمَامٌ، جمع: اَئِمَّۃٌ رہنما، پیشوا۔ مِیْقَاتٌ، جمع: مَوَاقِیْتُ، مقررہ جگہ۔ حَثَّ حَثًّا(ن) ابھارنا۔ أَثَرٌ، نقش قدم۔ پیچھے۔ یُتِمُّ، أَتَمَّ إِتْمَامًا(افعال) پورا کرنا۔ نَاجَا مُنَاجَاۃً(مفاعلۃ) سرگوشی کرنا۔ أَدْنَا إِدْنَاءً(افعال) قریب کرنا۔ لَاتُدْرِکُ، أَدْرَکَ إِدْرَاکًا(افعال) احاطہ کرنا۔ اللَّطِیْفُ، باریک بین۔ الْخَبِیْرُ، باخبر۔ تَحْمِلُ، حَمَلَ حَمْلًا(ض) برداشت کرنا، اٹھانا۔ مُتَصَدِّعٌ، ریزہ ریزہ، پھٹا ہوا۔ اِسْتَقَرَّ اِسْتِقْرَارًا(استفعال) ٹھہرنا۔ تَجَلّٰی تَجَلِّیًا(تفعل) اچھی طرح ظاہر ہونا، تجلی فرمانا۔ دَکًّا(ن) کوٹنا، برابر کرنا۔ أَفَاقَ إِفَاقَۃً(افعال) ہوش میں آنا۔ خَرَّ خَرًّا(ض، ن) گرنا۔ صَعِقَ صَعْقًا(س) غشی طاری ہونا۔ اِصْطَفَیْتُ اِصْطِفَاءً(افتعال) منتخب کرنا، چننا۔ رِسَالَاتٌ، واحد: رِسَالَۃٌ، پیغامات۔ الْأَلْوَاحُ، واحد: لَوْحٌ، تختیاں۔ وَقَاحَۃٌ، بے شرمی، بے حیائی۔ جَسَارَۃٌ، دلیری، بے باکی۔ جَهْرَۃٌ، کھلم کھلا۔ الصَّاعِقَۃُ، جمع: صَوَاعِقُ، بجلی۔ أَهْلَکَ إِهْلَاکًا(افعال) ہلاک کرنا۔ السُّفَهَاءُ، واحد: سَفِیْهٌ، بے وقوف۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بنی اسرائیل برباد نہ ہوں جیسا کہ بہت سی امتیں بغیر کسی خدائی کتاب اور ہدایت کے برباد ہوگئیں، اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ وہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکتے نہ رہیں جیسا کہ بہت سی امتیں اندھی اونٹنی کی طرح بھٹک گئیں تھیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو حکم دیا کہ وہ پاکی حاصل کریں اور تیس دن روزہ رکھیں پھر کوہ طور پر آئیں تاکہ ان کا رب ان سے ہم کلام ہو اور ایک کتاب لے لیں جو بنی اسرائیل کے لیے رہنمائی ہوگی، حضرت موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو منتخب کیا جو اس پر گواہ ہوجائیں اس لیے کہ بنی اسرائیل منکر قوم تھی، اور حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی حضرت ہارون سے فرمایا کہ تم میری قوم میں میرے خلیفہ بن جاؤ، اور اصلاح کرو، اور فساد پھیلانے والوں کے راستے کی پیروی نہ کرنا، اس لیے کہ جماعت کے لیے کسی رہنما کا ہونا ضروری ہے، حضرت موسیٰ اپنے رب کے مقررہ جگہ کے لیے چل پڑے، لیکن اپنے رب کے شوق نے ان کو ابھارا، لہذا انہوں نے جلدی کی اور پہلے ہی کوہ طور پر پہنچ گئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا چیز تمہارے لیے اپنی قوم سے جلدی کا باعث بنی، حضرت موسیٰ نے فرمایا: وہ لوگ میرے پیچھے ہی ہیں، اے میرے رب میں نے آپ کے پاس آنے میں جلدی اس لیے کی تاکہ آپ راضی ہوجائیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اپنے رب کے مقررہ اوقات چالیس راتیں پوری کریں، حضرت موسیٰ کوہ طور پر پہنچے تو ان کے رب نے ان سے ہم کلامی کی، اور ان سے سرگوشی کی، اور ان کو اپنے قرب سے نوازا، تو اس نے ان کے شوق میں اضافہ کردیا، چنانچہ انہوں نے فرمایا: اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرادیجئے تاکہ میں آپ کو

دیکھ لوں، اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ حضرت موسیٰ اس کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اس لیے کہ نگاہیں اللہ تعالیٰ کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ نگاہوں کا احاطہ کرلیتا ہے، اور وہ انتہائی باریک بین اور باخبر ہے۔ اور بے شک پہاڑ اس کی تاب نہیں رکھتے بلکہ پہاڑ تو اس کی طاقت نہیں رکھتے کہ وہ اللہ کے کلام کا تحمل کرسکیں چہ جائیکہ اس کے نور کا تحمل کرسکیں، اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اس کو لرزتا ہوا اور اللہ کی خشیت سے ریزہ ریزہ ہوتا ہوا دیکھتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہرگز تم مجھے نہیں دیکھ سکتے ہو، لیکن تم پہاڑ کو دیکھو پس اگر وہ اپنی جگہ ٹھہرا رہا تو عنقریب تم مجھے دیکھ لوگے پس جب ان کے رب نے پہاڑ پر اپنی تجلی کا ظہور فرمایا تو اس تجلی نے اس پہاڑ کے ریزے ریزے کر دیے اور حضرت موسیٰؑ بے ہوش ہوکر گر پڑے، پس جب ان کو ہوش آیا تو فرمایا: آپ کی ذات پاک ہے میں آپ سے توبہ کرتا ہوں اور میں ایمان لانے والوں میں سب سے پہلا شخص ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ میں نے تم کو تمام لوگوں میں اپنے پیغامات اور اپنے کلام کے لیے منتخب کرلیا ہے، لہذا جو کچھ میں نے تم کو دیا ہے اس کو لے لو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ، حضرت موسیٰ نے تختیوں کو لے لیا اور اس میں بنی اسرائیل کی تمام ضروری چیزیں تھیں، وعظ ونصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ ان کو مضبوطی اور طاقت سے پکڑ لیں اور اپنی قوم کو حکم کریں کہ وہ ان کو اچھی طرح پکڑ لیں (ان پر اچھی طرح عمل کریں) جب حضرت موسیٰ اپنی قوم کے ستر آدمیوں کے پاس پہونچے اور ان کو اس کے بارے میں بتلایا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام فرمایا تھا، تو وہ لوگ بڑی بے حیائی اور دلیری کے ساتھ کہنے لگے، ہم لوگ ہرگز آپ کا یقین نہیں

کر سکتے ہیں یہاں تک ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو کھلم کھلا دیکھ نہ لیں۔
اللہ تعالیٰ کو اس بے حیائی اور جرءت پر غصہ آگیا، چنانچہ بجلی نے ان کو پکڑ لیا اس حال میں کہ وہ لوگ دیکھتے رہے، اور انہوں نے یہ دیکھ لیا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی بجلی کا وہ لوگ تحمل نہیں کر سکتے تو اللہ کے نور کا وہ لوگ کیسے تحمل کر سکتے ہیں، حضرت موسیٰ نے اپنے رب سے دعا کی اور کہا: اے میرے رب اگر آپ چاہتے تو اس سے پہلے ہی ان کو اور مجھ کو ہلاک کر دیتے، کیا آپ ہم سب کو اس وجہ سے ہلاک کر دیں گے جس کو ہم میں سے بے وقوف نے کیا ہے۔

العِجلُ — (بچھڑا)

مفردات العِجلُ، جمع: عُجُولٌ، بچھڑا۔ قُرُونٌ، واحد: قَرنٌ، صدیوں۔ تَسَرَّبَ، تَسَرُّبًا (تفعل) سرایت کرنا۔ وَاهِنٌ، کمزور۔ عَتِیقٌ، جمع: عُتَقَاءُ، پرانا، قدیم۔ فُرصَةٌ، موقع۔ اِنحَدَرُوا، اِنحَدَرَ اِنحِدَارًا (انفعال) بہنا۔ الحُدُورُ، نشیب۔ الرُّشدُ، ہدایت۔ الغَیُّ، گمراہی۔ جَازُوا، جَازَ جَوَازًا (ن) پار کرنا۔ یَعکُفُونَ، عَکَفَ عُکُوفًا (ن) ٹھہرنا، پڑنا، جھکنا۔ أَنعَمَ إِنعَامًا (افعال) انعام کرنا، نعمت عطا کرنا۔ أَبغِي، بَغَی بَغیًا (ض) تلاش کرنا۔ صَیدٌ، شکار۔ فَرِیسَةٌ شکار۔ خُوَارٌ، آواز۔ خَرُّوا، خَرَّ خَرًّا، (ض) گرنا۔ صُمٌّ، واحد: أَصَمُّ، بہرے۔ عُمیَانٌ، واحد: أَعمَی، اندھے أُشرِبُوا، أَشرَبَ إِشرَابًا (افعال) پلانا، حلول کرانا۔ فَتَنَ فَتنًا

دمن، فتنہ میں پڑنا، گمراہ کرنا، آزمائش کرنا۔

ترجمہ بنی اسرائیل صدیوں سے مصر کے اندر مشرکین کے ساتھ رہا کرتے تھے اور مصر میں قبطی لوگ بہت سی چیزوں کی عبادت کیا کرتے تھے، اور بنی اسرائیل اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کرتے تھے، ان سے شرک کی کراہت زائل ہوگئی اور شرک کی محبت ان میں سرایت کرگئی جیساکہ پانی پرانے کمزور گھر میں سرایت کرجاتا ہے، اور وہ لوگ جب جب موقع پاتے تھے شرک کی طرف مائل ہوجاتے تھے جیساکہ پانی نشیب میں بہہ کر چلا جاتا ہے، ان کے دل پھر گئے تھے اور ان کا ذوق بگڑ گیا تھا، پس جب وہ ہدایت کا راستہ دیکھتے تو اس کو اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر وہ گمراہی کے راستے کو دیکھتے تو اس کو اپنا راستہ بنالیتے، انہوں نے دریا کو پار کیا، پس وہ لوگ ایک ایسی قوم کے پاس آئے جو بتوں سے چمٹے پڑے تھے تو ان لوگوں نے کہا: اے موسیٰؑ! ہمارے لیے بھی معبود بنادو جیساکہ ان لوگوں کے واسطے چند معبود ہیں، حضرت موسیٰؑ برہم ہوئے اور فرمایا: بے شک تم لوگ جاہل قوم ہو، ہائے تعجب ہائے ظلم! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر انعام کیا اور تم کو فضیلت دی اور تمہیں ایسی چیز دی جو دنیا جہان میں کسی کو نہیں دی اس نے، کیا میں اللہ کے علاوہ تمہارے لیے کوئی معبود تلاش کروں، حالانکہ اس نے تم کو ساری دنیا پر فضیلت دی ہے، حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر چلے گئے اور ان سے چند دن غائب رہے، پس وہ لوگ شیطان کا شکار بن گئے اور شرک کے شکار ہوگئے، ان میں ایک شخص کھڑا ہوا جس کو سامری کہا جاتا تھا، چنانچہ اس نے ان کے واسطے ایک جسم والا بچھڑا بنایا جس کی

آواز تھی، ان لوگوں سے کہا: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی معبود ہے اور وہ اس کو بھول گئے، بنی اسرائیل اس بچھڑے کے فتنہ میں مبتلا ہو گئے اور اس پر بہرے اور اندھے ہو کر گر پڑے، کیا وہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کو کسی بات کا جواب بھی نہیں دیتا اور نہ ہی ان کے نقصان اور نفع کا مالک ہے، کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ ان سے بات بھی نہیں کرتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے، حضرت ہارونؑ نے ان کو اس سے روکا اور کافی کوشش کی اور فرمایا: اے میری قوم! تم لوگ اس کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو اور بے شک تمہارا رب رحمٰن (نہایت رحم کرنے والا) ہے، لہٰذا تم لوگ میری پیروی کرو، اور میرے حکم کی اطاعت کرو، لیکن بنی اسرائیل سامری کے جادو کے فتنہ میں مبتلا ہو چکے تھے اور ان کے دلوں میں بچھڑے کی محبت سرایت کر چکی تھی، چنانچہ ان لوگوں نے کہا: ہم لوگ برابر اسی کی عبادت کرتے رہیں گے، یہاں تک موسیٰ ہمارے پاس لوٹ کر آجائیں۔

العِقَابُ ــــ (سزا)

مفردات أَخْبَرَ إِخْبَاراً (افعال) خبر دینا، باخبر کرنا۔ أَضَلَّ إِضْلَالاً (افعال) گمراہ کرنا۔ غَضْبَان، جمع: غَضْبَی، ناراض، غصہ والا۔ أَسِفَ أَسَفاً (س) افسوس کرنا۔ اِعْتَذَرَ اِعْتِذَاراً (افتعال) معذرت کرنا۔ ضَلُّوا، ضَلَّ ضَلَالَةً (س ض) گمراہ ہونا۔ فَرَّقْتَ، فَرَّقَ تَفْرِيقاً (تفعیل) تفریق ڈالنا، پھوٹ پیدا کرنا۔

لَمْ تَرْقُبْ، رَقَبَ رُقُوْبًا (ن) نگہبانی کرنا، پاس ولحاظ کرنا۔ اِسْتَضْعَفُوْا اِسْتَضْعَفَ اِسْتِضْعَافًا (استفعال) کمزور سمجھنا۔ اِلْتَفَتَ اِلْتِفَاتًا، (افتعال) متوجہ ہونا۔ خَطْبٌ، حال، معاملہ۔ سَوَّلَتْ، سَوَّلَ تَسْوِیْلًا، (تفعیل) مزین کرنا۔ مِسَاسٌ، ہاتھ لگانا، چھونا۔ عَاقَبَ مُعَاقَبَۃً، (مفاعلۃ) سزا دینا۔ الانفراد، اکیلا ہونا، تنہا ہونا۔ لَایَأْلَفُ، أَلِفَ اِلفًا (س) مانوس ہونا، محبت کرنا۔ نَجَّسَ تَنْجِیْسًا (تفعیل) ناپاک کرنا، گندہ کرنا۔ یَتَقَذَّرُ، تَقَذَّرَ تَقَذُّرًا (تفعل) ناپاک سمجھنا، گندہ سمجھنا۔ یَنْبُذُ، نَبَذَ نَبْذًا (ن) چھوڑنا۔ مُذْنِبٌ، جمع: مُذْنِبُوْن گنہگار۔ إِحْرَاقٌ (افعال) جلانا۔ نَفَضَ نَفْضًا (ض) پھینکنا۔ بَارِیٌّ، بنانے والا۔ یَنَالُ نَالَ نَیْلًا (س) پہنچنا۔ المُفْتَرِیْن، واحد: المُفْتَرِیْ افترا پردازی کرنے والا۔ گڑھنے والا۔

ترجمہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو اس سے باخبر کیا کہ سامری نے بنی اسرائیل کو گمراہ کردیا ہے تو وہ اپنی قوم کی طرف غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے لوٹے، اپنی قوم پر برہم ہوئے اور اللہ کے لیے اپنے بھائی ہارون پر بھی غصہ ہوئے، فرمایا: اے ہارون! جب آپ نے ان کو گمراہ ہوتے ہوئے دیکھا تو کسی چیز نے آپ کو روکا کہ آپ میرے پاس آجائیں، کیا آپ نے میرے حکم کی نافرمانی کی ہے، حضرت ہارونؑ نے معذرت کی اور فرمایا: بے شک مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ کہنے لگیں کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان تفریق ڈالدی، اور تم نے میری بات کا پاس ولحاظ نہ رکھا، بے شک قوم نے مجھ کو کمزور کردیا تھا، اور میرے قتل کے درپے ہوگئے تھے، حضرت موسیٰؑ نے دعا کی اے

میرے رب! مجھے اور میرے بھائی کو معاف کر دیجئے اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرما لیجئے، اور آپ تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں پھر حضرت موسیٰ سامری کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا اے سامری!! تمہارا کیا واقعہ ہے؟ سامری نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور کہا: اسی طرح میرے نفس نے میرے لیے مزین کر دیا، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا، جاؤ، بے شک زندگی میں تمہاری یہ سزا ہے کہ تم کہتے پھروگے: مجھے ہاتھ نہ لگانا، حضرت موسیٰؑ نے اس کو تنہائی کی سزا دی، وہ اکیلے چلتا تھا اور اکیلے رہتا تھا وحشی جانوروں کی طرح، نہ تو وہ کسی سے انسیت رکھتا، اور نہ ہی اس سے کوئی انسیت رکھتا، اس سے بڑھ کر کون سی سزا ہو سکتی ہے؟ بے شک وہ شخص جس نے ہزاروں لوگوں کو شرک کی گندگی سے ناپاک کر دیا ضروری ہے کہ لوگ اس کو گندہ خیال کریں اور اس کو علاحدہ چھوڑ دیں، بے شک جس نے اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان تفریق ڈال دی واجب ہے کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان تفریق ڈال دی جائے، بے شک جس نے اللہ کی زمین میں شرک کی دعوت دی وہ گنہگار ہے اور واجب ہے کہ ساری زمین اس کے لیے قید خانہ بن جائے، پھر حضرت موسیٰؑ ملعون بچھڑے کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے جلانے کا حکم دیا، چنانچہ اس کو جلا دیا گیا پھر حضرت موسیٰ نے اس کو دریا میں پھینک کر بہا دیا، بنی اسرائیل نے اس معبود بچھڑے کا انجام دیکھ لیا، اور اس کی کمزوری اور عاجزی کو بھی دیکھ لیا، پھر حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی جانب متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اے میری قوم! بلا شبہ تم نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، بچھڑے کو معبود بنا کر، لہٰذا تم لوگ اپنے بنانے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اپنے آپ کو (ایک دوسرے کو)

قتل کرو، یہ تمہارے لیے تمہارے رب کے پاس زیادہ بہتر ہے، اسی طرح انہوں نے کیا اور جنہوں نے بچھڑے کی عبادت نہیں کی تھی، انہوں نے ان لوگوں کو قتل کیا جنہوں نے بچھڑے کی عبادت کی تھی اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کرلی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک جن لوگوں نے بچھڑے کو معبود بنایا ہے ان کو ان کے رب کا غصہ عنقریب پہنچے گا اور دنیا کی زندگی میں ان کو رسوائی حاصل ہوگی، اور اسی طرح ہم جھوٹی بات گھڑنے والوں کو سزا دیتے ہیں، اور اس طرح بچھڑے کی پوجا کرنے والوں کا قیامت تک حال رہے گا اور اسی طرح قیامت میں مشرکین کا حال رہے گا۔

جُبْنُ بَنِی إسْرَائِیْل

بنی اسرائیل کی بزدلی

مفردات جُبْنٌ، بزدلی۔ نَشَأَ نَشْأَةً (ف) پروان چڑھنا، پرورش پانا۔ العُبُودِیَّةُ، غلامی۔ الذُّلُّ، ذلت، رسوائی، الهَوَانُ، بے عزتی۔ شَبَّ شَبَابًا (ض) جوان ہونا۔ شَابَ شَیْبًا (ض) بوڑھا ہونا۔ الشُّبَّان، واحد: شَابٌّ، جوان۔ بَرَدَ بُرُدًا (ن) ٹھنڈا ہونا۔ عُرُوقٌ، واحد: عِرْقٌ، رگ۔ لَا یَحْلُمُوْنَ، حَلَمَ حُلْمًا (ن) خواب دیکھنا۔ سِیَادَةٌ، سرداری، سربراہی۔ لَا یَتَحَدَّثُوْنَ، تحدث تَحَدُّثًا (تفعل) بات چیت کرنا۔ غَزْوٌ، لڑائی، قتال۔ الغُرْبَةُ، مسافرت، اجنبیت۔ أَحْرَارٌ، واحد: حُرٌّ، آزاد۔ یُشَوِّقُ، شَوَّقَ تَشْوِیْقًا (تفعیل) شوق دلانا۔ یُهَوِّنُ، هَوَّنَ تَهْوِیْنًا (تفعیل) آسان

کرنا۔ اِسْتَوْلٰی اِسْتِیْلَاءً (استفعال) غالب آنا، قبضہ کرنا۔ الجَبَّارُوْنَ واحد: الجَبَّارُ، حیثیت اور طاقت والے۔ بَأْسٌ، زور، قوت۔ یَنْشَطُوْا، نَشِطَ نَشَاطًا (س) تیار ہونا، پھرتیلا ہونا، چست ہونا۔ تَنْتَزِعُوْا، اِنْتَزَعَ انْتِزَاعًا (انفعال) چھیننا۔ هَانَ هَوْنًا (ن) آسان ہونا۔ لَاتَرْتَدُّوْا، اِرْتَدَّ اِرْتِدَادًا (افتعال) واپس ہونا، پھرنا، پشت پھیرنا۔ خَاسِرِیْنَ، واحد: خَاسِرٌ نقصان اٹھانے والے، خسارے والے۔ یَحْذَرُ، حَذِرَ حَذَرًا (س) ڈرنا، اندیشہ ہونا۔ لَمْ یُؤَثِّرْ اَثَّرَ تَاثِیْرًا (تفعیل) مؤثر ہونا، اثر انداز ہونا۔ یَتِیْهُوْنَ، تَاهَ تِیْهَانًا (ض) بھٹکنا، حیران و سرگردان پھرنا۔ الجِیْلُ، جمع: اَجْیَالٌ، نسل۔ التِّیْهُ، چٹیل میدان۔

ترجمہ بنی اسرائیل مصر کے اندر غلامی اور ذلت و رسوائی میں پلے بڑھے تھے، اسی میں ان کے بچے جوان ہوئے اور جوان بوڑھے ہوئے تھے، اور ان کی رگوں میں خون ٹھنڈا ہو چکا تھا اور ان کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ وہ لوگ سرداری اور حکومت کا خواب بھی نہیں دیکھتے تھے، اور قتال اور جہاد کی بات بھی نہیں کرتے تھے، بنی اسرائیل پردیس میں اپنے ایام گذارتے تھے نہ تو ان کا کوئی وطن تھا اور نہ کوئی حکومت تھی چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے اللہ کی وحی کے ذریعہ یہ ارادہ کیا کہ وہ لوگ ارض مقدس یعنی اپنے آباؤ اجداد کی زمین میں داخل ہو جائیں اور اس میں بادشاہ اور آزاد ہو کر رہیں، لیکن حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی بزدل اور کمزور فطرت کو جانتے تھے، لہٰذا انہوں نے ان کو شوق دلانے اور ان کے لیے معاملہ کو آسان کرنے کا ارادہ کیا، اس لیے کہ ارض مقدس پر زبردست حیثیت والے

اور کنعانی غالب آ گئے تھے ، اور وہ زبردست طاقت والی اور جنگجو قوم تھی، اور بنی اسرائیل ارض مقدس میں داخل نہیں ہو سکتے تھے، یہاں تک کہ وہ لوگ اس سے ان ظالموں اور زورآوروں کو نکال دیں چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان پر اللہ کی نعمتوں اور ساری دنیا پر ان کی فضیلت کا تذکرہ کیا، تاکہ وہ لوگ اللہ کے راستے میں جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور تاکہ وہ لوگ اس گھٹیا زندگی کو ناپسند کریں جو انبیاء کرام کی اولاد اور بادشاہوں کے فرزندوں کے مناسب نہیں تھی، اور جس وقت حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ اس نے تمہارے اندر نبیوں کو بھیجا، اور تم کو بادشاہ بنایا، اور تم کو وہ چیز عطا کی جو دنیا میں ان میں کسی کو نہیں عطا کی، پھر حضرت موسی نے ان سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ارض مقدس کو تمہارے لیے مقرر کر دیا ہے، لہٰذا تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم اٹھ کھڑے ہو اور اس کو اپنے دشمنوں سے چھین لو، اور بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی کے لیے کسی چیز کا فیصلہ کر دیتا ہے اور اس کو اس کے لیے مقرر کر دیتا ہے تو اس پر اس چیز کو حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے اور اللہ کے فیصلے کو کوئی ٹالنے والا نہیں ہے۔ اے میری قوم! تم اس ارض مقدس میں داخل ہو جاؤ جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے حق میں لکھ دیا ہے، حضرت موسیٰؑ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں بزدلی کی طبیعت ان پر غالب نہ آ جائے اس لیے فرمایا: تم لوگ پشت پھیر کر نہ بھاگ جانا، ورنہ نقصان اٹھانے والے ہو جاؤ گے، حضرت موسیٰ کو جس چیز کا اندیشہ تھا وہی ہوا، چنانچہ ان کا جواب بالکل اسی کے مطابق تھا جو حضرت موسیٰ نے فرمایا تھا، اے موسی

بے شک اس میں زبردست قوت والی قوم رہتی ہے اور ہم لوگ اس میں ہرگز نہیں داخل ہو سکتے، یہاں تک کہ وہ لوگ اس سے نکل جائیں، اور انہوں نے بڑے وقار اور سکون کے ساتھ کہا: پس اگر وہ لوگ اس سے نکل کر چلے گئے تو ہم لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے، اللہ سے ڈرنے والوں میں سے دو شخصوں نے جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا، کہا تم لوگ ان کی جانب دروازے تک چلو، پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم ایمان والے ہو، لیکن یہ بات بھی ان کے حق میں مؤثر ثابت نہ ہو سکی، اور وہ لوگ کہنے لگے، اگر جانا ضروری ہے تو تم ہی معجزے کے ذریعہ چلے جاؤ، پس جب ہم سنیں گے کہ تم اس میں داخل ہو چکے ہو تو ہم آئیں گے اور ہم بھی اطمینان اور سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیں گے، ان لوگوں نے کہا اے موسیٰ! ہم ہرگز اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ لوگ اس میں ہیں، لہٰذا تم جاؤ اور تمہارا رب اور دونوں مل کر قتال کرو (دشمنوں سے) اور ہم تو یہاں بیٹھتے ہیں، اب حضرت موسیٰؑ کو غصہ آگیا اور ان لوگوں سے ناامید ہو گئے، فرمایا: اے ہمارے رب! بے شک میں اپنا اور اپنے بھائی کا مالک ہوں، لہٰذا آپ ہمارے اور نافرمان قوم کے درمیان جدائیگی فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وہ زمین ان کے لیے چالیس سال تک کے لیے حرام کر دی گئی، وہ لوگ زمین میں حیران اور سرگرداں پھرتے رہیں گے، اور آپ نافرمان لوگوں پر غم مت کیجئے، اس مدت میں یہ نسل مر جائے گی جو مصر کے اندر غلامی اور ذلت میں بڑھی ہے، اور ایک دوسری نسل پیدا ہوگی جو اس وادئ تیہہ میں شدت اور تنگی میں پروان بڑھے گی اور یہی مستقبل کی امت ہوگی۔

فِي سَبِيْلِ العِلْمِ — (علم کی راہ)

مفردات عَتَبَ عِتَابًا (ض) سرزنش کرنا، ملامت کرنا۔ مَجْمَعٌ، جمع: مَجَامِعُ، دو چیزوں کے ملنے کی جگہ، سنگم۔ حُوْتٌ، جمع: حِيْتَانٌ، مچھلی۔ مِكْتَلٌ، ٹوکری۔ زنبیل۔ الصَّخْرَةُ، چٹان۔ اِنْسَلَّ اِنْسِلَالًا (انفعال) چپکے سے نکل جانا۔ سَرَبٌ، راستہ۔ نَصَبٌ، تھکن۔ أَوَيْنَا اَوَى اُوِيًّا (ض) ٹھکانا لینا۔ مُسَجًّى، ڈھکے ہوئے، اوڑھے ہوئے۔ نَوْلٌ، اجرت، کرایہ۔ نَقَرَ نَقْرًا (ن) چونچ مارنا عُصْفُوْرٌ، جمع: عَصَافِيْرُ چڑیا۔ عَمَدَ عَمْدًا (ض) قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ نَزَعَ نَزْعًا (ض) نکالنا، اکھاڑنا۔ تُغْرِقُ، أَغْرَقَ إِغْرَاقًا (انعال) غرق کرنا، ڈوبانا۔ خَرَقْتَ، خَرَقَ خَرْقًا (ن) پھاڑنا۔ لَا تُرْهِقُ، أَرْهَقَ إِرْهَاقًا (انعال) تکلیف دینا۔ اِقْتَلَعَ اِقْتِلَاعًا (افتعال) اکھاڑنا۔ أَبَوْا، أَبَى إِبَاءً (ف) انکار کرنا۔ يُضَيِّفُوْا ضَيَّفَ تَضْيِيْفًا (تفعیل) مہمان نوازی کرنا۔ يَنْقَضُّ، اِنْقَضَّ اِنْقِضَاضًا (انفعال) گر جانا۔

ترجمہ حضور نبی علیہ الصلاۃ والسلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت موسیٰ بنی اسرائیل میں تقریر کرنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا، لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب نازل فرمایا اس لیے کہ انہوں

نے علم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد نہیں کیا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ دو دریاؤں کے سنگم پر میرا ایک بندہ ہے وہ تم سے زیادہ جاننے والا ہے، حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اے میرے رب! ان تک کیسے پہنچ سکتا ہوں؟ تو ان سے کہا گیا ایک ٹوکری (تھیلے) میں ایک مچھلی لے لو پس جب وہ تم سے گم ہوجائے تو وہیں وہ ہوں گے، پس حضرت موسیٰ چلے اور اپنے خادم یوشع بن نون کو بھی ساتھ لے کر چلے اور دونوں نے ایک ٹوکری میں ایک مچھلی لے لی، یہاں تک کہ جب دونوں چٹان کے پاس پہنچے تو دونوں اپنا سر رکھ کر سو گئے، پس مچھلی ٹوکری سے چپکے سے نکلی اور اس نے سمندر میں اپنا راستہ بنالیا، اور یہ حضرت موسیٰ اور یوشع بن نون کے لیے عجیب بات تھی، پھر وہ دونوں بقیہ رات اور بقیہ دن چلے، پس جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے اپنے نوجوان سے کہا: ہمارے واسطے کھانا لاؤ، بخدا اس سفر میں ہم کو کافی تھکاوٹ محسوس ہوئی ہے، حضرت موسیٰ کو کوئی تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی یہاں تک کہ اس جگہ سے آگے بڑھ گئے جس کا حکم دیا گیا تھا، چنانچہ ان کے نوجوان نے ان سے کہا: کیا آپ نے نہیں دیکھا، جس وقت ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے میں مچھلی کو بھول گیا، حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے، پس وہ دونوں الٹے پاؤں واپس ہوئے، چنانچہ جب وہ دونوں چٹان کے پاس پہنچے تو وہیں ایک شخص کپڑے میں ڈھکا ہوا تھا، تو حضرت موسیٰ نے سلام کیا، تو حضرت خضر نے کہا: آپ کی زمین میں سلام کیا؟ انہوں نے عرض کیا: میں موسیٰ ہوں تو حضرت خضرؑ نے کہا: کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے عرض کیا،

ہاں حضرت موسیٰ نے فرمایا: کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس بات پر کہ آپ مجھ کو وہ ہدایت کا علم سکھادیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھایا ہے، حضرت خضر نے فرمایا: تم میرے ساتھ صبر نہیں کر سکتے ہو، اے موسیٰ! بے شک مجھ کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عطا کیا ہے جس کو آپ نہیں جانتے ہیں اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ علم عطا کیا ہے جس کو میں نہیں جانتا ہوں، حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھ کو عنقریب صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا، پس دونوں سمندر کے کنارے کنارے چل پڑے، ان دونوں کے پاس کوئی کشتی نہیں تھی، اتنے میں ایک کشتی ان دونوں کے پاس سے گذری تو انہوں نے ان لوگوں سے بات چیت کی کہ ان کو بھی بٹھالیں حضرت خضر کو پہچان لیا گیا، لہذا ان لوگوں نے ان دونوں کو بغیر کسی اجرت کے سوار کرلیا، ایک چڑیا آئی اور کشتی کے ایک کنارے پر بیٹھ گئی، پھر اس نے ایک یا دو چونچ ماری، تو حضرت خضرؑ نے فرمایا: اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی نہیں مگر اس چڑیا کے سمندر میں چونچ مارنے کی مانند، پھر حضرت خضر نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کا قصد کیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا، پس حضرت موسیٰؑ نے کہا: ایسی قوم جس نے ہم کو بغیر کسی اجرت کے سوار کرلیا آپ نے ان کی کشتی کا قصد کر کے اس کو پھاڑ ڈالا تاکہ کشتی میں سوار لوگوں کو آپ غرق آب کردیں، حضرت خضرؑ نے فرمایا: کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کرسکو گے؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا: جو میں بھول گیا اس پر آپ میرا مواخذہ نہ فرمائیے اور مجھے میرے معاملے

میں تنگی میں مبتلا نہ کیجئے، یہ حضرت حضرت موسی کی پہلی بھول تھی، پھر وہ دونوں چلے تو اچانک ایک لڑکے کو چند لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو حضرت خضرؑ نے اوپر سے اس کے سر کو پکڑا اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر کو اکھاڑ ڈالا، بس حضرت موسیٰؑ بول پڑے: کیا آپ نے ایک بے گناہ جان کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر ڈالا، حضرت خضر نے فرمایا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم سے ہرگز میرے ساتھ صبر نہ ہو سکے گا؟ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب دونوں ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے، اور ان دونوں نے اس بستی میں ایک دیوار کو دیکھا جو گرا چاہتی تھی، حضرت خضر کھڑے ہوئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے سیدھی کر دی اب حضرت موسیٰؑ بول پڑے: اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے، اس پر حضرت خضر نے فرمایا: یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائیگی کا موقع ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسی پر رحم فرمائے، ہماری خواہش تھی کہ کاش وہ صبر کرتے یہاں تک کہ ان دونوں کی مزید باتوں کا ہمیں علم ہوتا۔

التَّأوِيل ——— (تعبیر اور حقیقت)

مفردات تَأوِيلٌ (تفعیل) کسی چیز کی حقیقت اور تعبیر بیان کرنا۔ نَبَّأَ تَنْبِئَةً (تفعیل) خبر دینا، باخبر کرنا۔ أَعِيبُ، عَابَ عَيْبًا (ض) عیب دار بنانا۔ وَرَاءٌ، آگے، سامنے۔ يَبْلُغَا، بَلَغَ بُلُوغًا (ن) پہنچنا، بالغ ہونا۔ أَشُدٌّ، بھرپور جوانی۔ كَنْزٌ جمع: كُنُوزٌ، خزانہ، دفینہ۔ يُحِيطُ،

اَحَاطَ اِحَاطَۃً (افعال) احاطہ کرنا، گھیرنا۔

ترجمہ پھر حضرت خضرؑ نے حضرت موسیٰؑ کو باخبر کیا اور کہا: بہرحال کشتی تو وہ چند مسکینوں کی تھی جو سمندر میں کام کیا کرتے تھے، چنانچہ میں نے ارادہ کیا کہ اس کو عیب دار بنادوں، اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اچھی کشتی زبردستی لے لیتا ہے، اور جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اس کے والدین مسلمان تھے چنانچہ ہم کو اندیشہ ہوا کہ وہ ان دونوں کو نافرمانی اور کفر پر مجبور نہ کردے پس ہم نے چاہا کہ ان دونوں کا رب ان کو پاکیزگی میں اس سے زیادہ بہتر اور مہربانی میں اس سے زیادہ قریب تر بدلہ میں دے دے، رہی دیوار تو وہ شہر کے دو یتیم بچوں کی تھی اور اس کے نیچے ان دونوں کا خزانہ تھا، اور ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا، پس تیرے رب نے یہ چاہا کہ وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں، یہ سب کچھ تمہارے رب کی رحمت سے ہوا، اور میں نے ان کو اپنی مرضی سے نہیں کیا، یہ سب ان باتوں کی تعبیر اور حقیقت ہے جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا، یہیں حضرت موسیٰ نے جان لیا کہ کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا، اور یہ کہ اس کا بعض علم بعض کے پاس ہے اور اس کا بعض علم دوسرے بعض کے پاس ہے، اور ہر علم والے سے بڑھ کر ایک علم والا ہے۔

بَنُوْا اِسْرَائِیْل بَعْدَ مُوْسٰی

بنی اسرائیل حضرت موسیٰؑ کے بعد

مفردات اَلْمَسْکَنَۃُ محتاجگی، بے چارگی۔ بَاءَ بَوْءً (ن) لوٹنا۔ اَسْخَطُوْا، اَسْخَطَ اسخاطًا (افعال) ناراض کرنا۔ اَنْجٰی اِنْجَاءً (افعال) نجات دینا، بچانا۔ یَسُوْمُوْنَ، سَامَ سَوْمًا (ن) چکھانا،

تکلیف دینا، أَغْرَقَ اِغْرَاقًا (افعال) غرق کرنا، ڈوبانا۔ ظَلَّلَ تَظْلِيلاً، (تفعیل) سایہ کرنا۔ فَجَّرَ تَفْجِيراً (پھاڑنا، جاری کرنا۔ عُيُونٌ، چشمے اِعْتَدُوا، اِعْتَدَىٰ، اِعْتِدَاءً (افتعال) ظلم کرنا۔ أَغْضَبُوا، أَغْضَبَ اِغْضَابًا (افعال) غصہ دلانا۔ أَشْفَقُ، سب سے زیادہ مہربان۔ يَحْنُوا، حَنَا حُنُوًّا (ن) مائل ہونا، مہربان ہونا۔ الفَطِيمُ، دودھ چھڑایا ہوا بچہ۔ الحَنُونُ مہربان۔ سَبُّوا، سَبَّ سَبًّا (ن) برا بھلا کہنا۔ جَفُوا، جَفَا جَفَاءً (ن) بدسلوکی سے پیش آنا۔ رَثَىٰ رِثَاءً (ض) مردہ پر رونا۔ خَلَّصَ تَخْلِيصًا (تفعیل) چھٹکارا دلانا، أَسْرٌ، قید۔ الأَشْقِيَاءُ، واحد: شَقِيٌّ، بدبخت، محروم، ذلیل أَذَوْا، آذَىٰ إِيذَاءً (افعال) تکلیف دینا، ایذارسانی کرنا۔ عَانَدُوا، عَانَدَ مُعَانَدَةً (مفاعلۃ) ہٹ دھرمی کرنا، سرکشی کرنا۔ سَخِرُوا، سَخِرَ سُخْراً (س) ٹھٹھا کرنا، مذاق اڑانا۔ وَجِيهٌ، جمع: وُجَهَاءُ، معزز، مقرب۔ الخِزْيُ، رسوائی۔

ترجمہ حضرت موسیٰؑ کی وفات ہوگئی اور بنی اسرائیل زمین میں اللہ کے عذاب اور اپنے اعمال کی سزا کی وجہ سے بھٹکتے رہے، اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت اور محتاجگی کو مسلّط کردیا اور وہ لوگ اللہ کے غضب کے مستحق ہوگئے، بے شک انہوں نے اس خدا کو ناراض کیا جس نے ان میں نبیوں کو مبعوث فرمایا، ان کو بادشاہ بنایا اور ان کو وہ چیز عطا کی جو ان کے زمانے میں ساری دنیا میں کسی کو عطا نہیں کیا، اسی خدا نے ان کو فرعونیوں سے نجات دی جو ان کو برا عذاب دیتے تھے، ان کے بیٹوں کو ذبح کردیتے تھے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اسی نے ان کے لیے سمندر کو پھاڑ دیا، اور ان کو بچالیا اور فرعونیوں کو غرق کردیا، حالانکہ وہ دیکھ رہے ہیں اسی خدا نے ان پر بادل کا سایہ کردیا اور ان کے کھانے اور پینے میں کشادگی کردی، اور ان تمام چیزوں کا بدلہ یہ تھا کہ انہوں نے اللہ کی نشانیوں کا انکار کردیا، نافرمانی کی، اور ظلم کیا اپنے نبی حضرت موسیٰؑ کو

ناراض کیا جو ان پر مخلوق میں سب سے زیادہ مہربان تھے اور ان پر ان کے ماں باپ سے بھی بڑھ کر مہربان تھے، وہ ان سے اس طرح محبت کرتے تھے جس طرح دودھ پلانے والی ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اور رحم دل ماں اپنے یتیم بچے پر مہربان ہوتی ہے، حضرت موسیٰؑ ہی ایسے عظیم آدمی تھے کہ جب جب بنی اسرائیل نے ان کو برا بھلا کہا تو انہوں نے ان کے لیے دعا کی، اور جب جب وہ لوگ ان پر ہنسے تو وہ ان کے لیے روئے اور جب جب انہوں نے ان کے ساتھ بے وفائی کی تو انہوں نے ان کے ساتھ ہمدردی کی حضرت موسیٰؑ وہ عظیم انسان تھے جنہوں نے ان کو فرعون کی قید سے چھڑایا اور ان کو مصر کے قید خانے سے نکال کر آزادی اور شرافت کی خشکی میں لائے اور محروم القسمت غلاموں کی زندگی سے آزاد شریفوں کی زندگی میں نکال کر لائے، ان کو ہی بنی اسرائیل نے ان کو ناراض کیا، ان کو تکلیف دی، ان کے ساتھ ہٹ دھرمی کی، ان کا مذاق اڑایا اور ان کو اپنے میں کا سب سے کمتر آدمی سمجھا، حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑے باعزت اور معزز تھے، کیا وہ لوگ اس عذاب، رسوائی، ذلت محتاجگی اور مسلسل بھٹکنے کے مستحق نہیں ہیں اور یہ کہ وہ کبھی بھی کامیاب نہ ہوں! کیوں نہیں! بے شک وہ لوگ ان تمام چیزوں کے بلکہ اپنے اعمال کی وجہ سے اس سے زیادہ کے مستحق تھے، اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا، لیکن وہی لوگ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔

